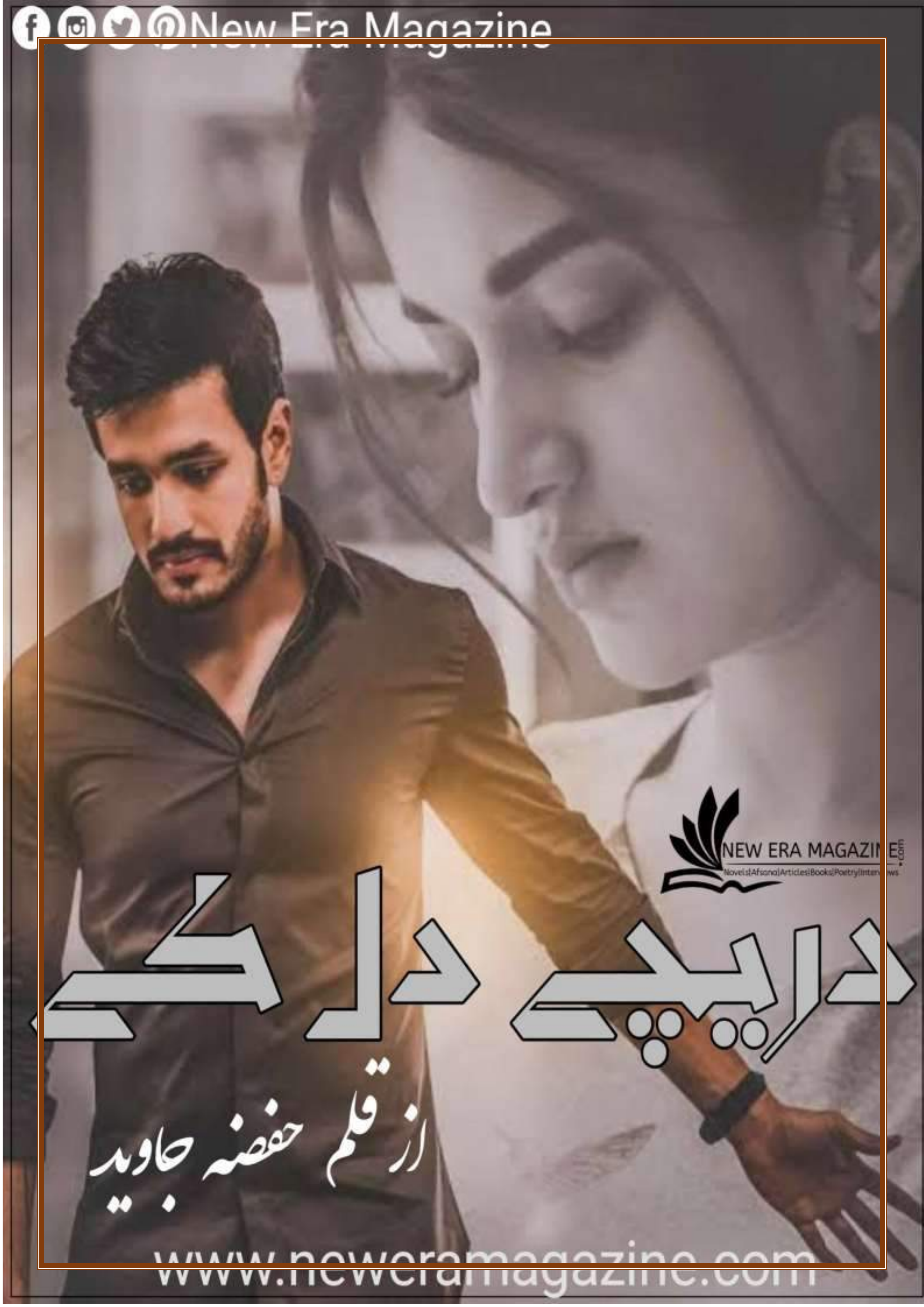
New Era Magazine
NEW ERA MAGAZINE
دریچے دل کے
از قلم حفصہ جاوید
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(مکمل ناول)

دریچے دل کے

از حفصہ جاوید

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کردی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

لیلی ابھی سوئی نہیں تھی۔ساری رات کام کرتے ہوئے اس کو وقت کا احساس نہیں ہوا۔اب وقت کا احساس بھی ہونا بند ہو گیا تھا۔پچھلے چھ سال سے یہ ایک robot کی حیثیت اختیار کر چکی تھی۔کام سے واپس آکر اس کے پاس اتنا وقت نہیں بچ پاتا تھا کہ یہ اپنی جان عزیز بہن کو وقت دیتی جس کی خاطر یہ زندہ تھی۔چھ سال پہلے سب کچھ کتنا خوبصورت تھا مگر ایک حادثہ کیسے اس کی زندگی بدل گیا۔کسی سے دل لگانے کی سزا اسے بہت بھیانک ملی تھی۔اپنے ماں باپ کو کھو دیا تھا اس نے۔کچھ بھی نہیں بچا تھا اس کے پاس سوائے ہیر کے۔

"لیلی یار تم بات کیوں نہیں کرتی۔جب دیکھو بس ایک ہی فکر ہوتی ہے کہ کہیں بابا کو برا نہ لگ جائے۔ہماری شادی ہونے والے ہے اب تو اپنے مامی ڈیڈی فیز سے نکل آئو۔"

لیلی کی آنکھوں سے ایک آنسو ٹوٹ کر نکلا۔

"ایسی لڑکیاں شادی کے قابل نہیں ہوتی باباسائیں۔یہ صرف وقت گزاری کے لیئے ہوتی ہیں۔بیوی تو وہ ہوتی ہے جس کو سات پردوں میں چھپایا گیا ہو۔"

یہ زہریلے الفاظ لیلی کی سماعتوں میں آج بھی گونج رہے تھے۔بیرسٹر لیلی خان جس کی

شہرت اتنی تھی کہ کہا جاتا یہ جس کیس کو لے لیتی ہے اسے ہارتی نہیں۔ مگر زندگی کے مقدمے میں لیلی خان ہار گئی۔

لیلی نے آئینے کے سامنے اپنا چہرہ دیکھا۔ کوئی لڑکی اسے خوبصورتی میں ہرا نہیں سکتی تھی مگر اس کی ایک بیوقوفی نے اسے عرش سے فرش پر لا پھینکا۔ اپنا گھر چھوڑ کر یہاں اس انجان شہر میں رہتے ہوئے لیلی ماں باپ کی قبروں پر جانے کو بھی ترس جاتی۔ اسے ہیر کی آواز آئی۔

"آپی کیا کر رہی ہیں یار ابھی بھی جاگ رہی ہیں۔"

ہیر معصوم بچوں کی طرح اس کے سینے سے لگ گئی۔ آخر اس سے پورے سات سال چھوٹی تھی۔ آج سے پورے چھ سال پہلے ہوئے حادثے کا علم ہیر کو تھا مگر یہ نہ سمجھ تھی اتنا نہیں جانتی تھی کہ اس کی آپی تو مر چکی ہیں چھ سال پہلے۔ یہ لڑکی تو زندہ لاش ہے۔

"ہیر تم ابھی تک جاگ رہی ہو بیٹا۔ جاؤ سو جاؤ صبح یونیورسٹی کے لیئے لیٹ ہو گا۔ منصور انکل کل بھی کہہ رہے تھے کہ آج کل پڑھائی پر دھیان نہیں دیتی تم۔"

"آپی ان کا بس چلے نہ تو وہ مجھے ڈھیر ساری کتابیں دے کر ہر وقت پڑھاتے ہی رہیں۔"

"بری بات بیٹا بابا کے دوست ہیں وہ۔ان کی وجہ سے ہی تو ہم آج یہاں محفوظ ہیں۔"

"اچھا آپی چھوڑیں ان سب باتوں کو آپ مجھے کہانی سنائیں گی وہی سنڈریلا والی۔"

"حقیقت میں کوئی سنڈریلا نہیں ہوتی ہیر میں تمہیں کیسے سمجھائوں۔"

لیلی نے اپنے خاموش آنسو دل میں اتارے اور ہیر کے ساتھ بیڈ پر سونے آگئی۔

لیلی کی ایک کلائنٹ کا بیٹا اس کے پاس بیٹھا تھا۔اس بچے کو دیکھ کر لیلی کے دل میں نجانے سالوں سے دفن ارمان جاگے تھے۔

"بیٹا کیا نام ہے آپ کا۔"

"محب نام ہے میرا آنٹی۔"

لیلی نے بچے کے سر پر ہاتھ پھیرا تو اسے پرانا وقت یاد آیا۔

ہسپتال کے بیڈ پر سوئیوں سے جکڑی ہوئی لیلی بلکل خاموش تھی۔ منصور انکل اس کے ساتھ تھے۔ منصور انکل کی بیوی مسز کرمانی اس کے سر میں ہاتھ پھیر رہی تھی۔

"بیٹا ہوش کرو۔ جس سے جانا ہوتا ہے وہ چلا جاتا ہے۔ خدا تمہیں اور اولاد دے گا۔"

لیلی نے اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھا جہاں اسے کوئی امید محسوس نہ کوئی۔ آج ایک ظالم شخص نے اس سے ایک بدلے کی خاطر سب کچھ چھین لیا تھا۔

"میڈیم وہ باہر آپ کو ناصر سر میڈینگ کے لیئے بلا رہے ہیں۔ "

لیلی نے آنسو صاف کیئے اور باہر کی بڑھی۔

فون کی بل بج رہی تھی۔ ہیر کمرے سے بھاگ کر نکلی اور بی اماں کو آوازیں دینے لگ گئی۔

"بی اماں کہاں ہیں آپ۔ جب دیکھو مجھے ہی گھر کے سارے کام کرنے پڑتے ہیں۔ یہ نلکے خراب ہو گئے تھے تو کسی ٹھیک کروانے والے کو بلا لیتی مجھے کیوں زحمت دی۔"

فون کان سے لگاتے ہو کسی کونے میں گھسی بی اماں کو ہیر آوازیں دے رہی تھی۔

"ہیلو۔"

"نہ سلام نہ دعا۔یہ زمانہ آگیا ہے کہ اب میری بہن مجھے سلام بھی نہیں کرے گی۔"

"عالم بھائی آپ۔"

"جی میں کہاں غائب ہو سب۔تمہاری بہن محترمہ بھی نظر نہیں آرہی وہ کہاں موجود ہیں۔"

"آپ اتنے دور بیٹھے ہیں کیسے نظر آئیں گی آپ کو۔اچھا بتائیں ہمارا بھتیجا کیسا ہے۔"

"بلکل ٹھیک ہے اور اپنی ماں کو یاد کرتا ہے۔اس مہینے چکر لگاؤں گا تم لوگوں کی طرف۔میں چاہتا ہوں ہادی اب لیلی کے پاس رہے۔بچا کب تک اس سے دور رہے گا آخر ہم والدین ہیں اس کے کمی محسوس کرتا ہے وہ لیلی کی۔"

"عالم بھائی آپی تو بتا نہیں کون سی دنیا میں رہتی ہیں۔ان کے پاس وقت ہی نہیں ہوتا۔ہادی کو بھی وہ بہت یاد کرتی ہیں مگر ان کے پاس وقت ہی نہیں میرے لیئے بھی۔آپ آجائیں میں اس مرتبہ آپی کو منالوں گی ہم ہادی کے ساتھ اکٹھے رہیں گے۔"

"تم بے فکر رہو اس بار آئوں گا تو تمہاری بہن کو ساتھ ہی واپس لائوں گا۔"

ہیر کو اپنے پیچھے لیلی کی آمد کا علم ہوا۔

"آپی۔۔۔۔آپی۔۔۔۔۔عالم بھائی کی کال ہے۔"

ہیر فون لیلی کے ہاتھ میں پکڑا کر چلی گئی۔

"ہیلو۔"

"اسلام علیکم لیلی کیسی ہو۔کتنے دن بعد سن رہا ہوں تمہاری آواز۔تم کتنی بے حس ہو کچھ احساس ہے تمہیں ہمارا بچہ تمہیں کتنا یاد کرتا ہے۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"جانتی ہوں میں مگر میں کچھ نہیں کر سکتی اس کے لیئے۔"

"کیوں لیلی تم اتنا بے رحم دل نہیں رکھتی لیا۔پرائے بچوں کے لیئے تم کتنے کام کرتی ہو اور اپنے ہی بچے کے لیئے اتنی سفاک کیسے ہو سکتی ہو۔اس دفعہ آئوں گا میں تو تمہیں ساتھ ہی واپس لے کر جائوں گا۔تمہارا ہاتھ بابا نے مرتے وقت بھی میرے ہاتھ میں دیا تھا۔"

"میں معافی کے قابل نہیں ہوں عالم۔مجھ سے اتنی ہمدردی مت کیا کرو۔تمہاری

باتیں مجھے مردہ میرب کی یاد دلاتی ہیں جبکہ اسے مرے ہوئے چھ سال ہو گئے۔میں نے گناہ کیا تھا اس کی سزا میرا مقدر ہے۔"

"تم اپنے حصے کی سزا کاٹ چکی ہو۔جتنی قصوروار تم ہو اتنا ہی قصوروار کوئی اور بھی ہے۔زندگی اکیلے نہیں گزرتی۔"

لیلی اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے بھیگی آواز میں بولی۔

"تم بھی خود پر یہ فارمولا اپلائے کر لو عالم۔"

"تم یہ بات کرتے ہوئے اچھی نہیں لگتی لیلی۔تم میرے لیئے آج بھی میرب ہو اور ہمیشہ رہو گی۔ساری عمر تمہارے لیئے انتظار کر سکتا ہوں۔میں صرف بابا کا بیٹا ہی نہیں تمہارا دوست اور چاہنے والا ہوں۔بابا کی بہت خواہش تھی میرا اور تمہارا ساتھ۔"

"میں بابا کی اچھی بیٹی نہیں ہوں عالم۔بیٹیاں کبھی باپ کا سر نہیں جھکاتی۔جو بیٹی اپنے ماں باپ کی بنائی حفاظتی حدود سے باہر آجائے تو پھر ٹھوکریں ہی اس کا مقدر ہوتی ہیں۔"

"بکواس مت کیا کرو میں سامنے ہوتا تو دو لگاتا تمہیں۔اچھا اپنے بیٹے سے بات تو کرو صبح

سے رو رہا ہے تمہارے لیئے۔"

لیلی نے نھنی سے آواز فون سے سنی۔

"ماما۔۔۔۔"

"ماما کی جان کیسے ہو میرے ہادی۔"

"میں ٹھیک ہوں ماما آپ کا بیٹا بہت زیادہ بریو ہے۔آپ کب لینے آئیں گی مجھے۔ بابا مجھے روز کہتے ہیں ماما کام میں بزی ہیں اس لیئے وہ ہمارے ساتھ نہیں رہتی۔ماما کام چھوڑ دیں مجھے زیادہ ضرورت ہے آپ کی۔"

ہادی بات کرتے ہوئے رونے لگ گیا۔

"اچھا پریشان نہیں ہو میں اپنے بیٹے کو جلدی پاس بلا لوں گی۔ بابا کو شکایت کا موقع مت دینا ہادی وہ دنیا کے سب سے اچھے بابا ہیں آپ کے لیئے۔"

میں جانتا ہوں ماما وہ ورلڈ کے بیسڈ بابا ہیں۔۔۔۔۔"

بہت دیر ہادی سے باتیں کرنے کے بعد لیلی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی جہاں یاد ماضی کبھی اس کا پیچھا نہیں چھوڑتے والا تھا۔

بہرام پاشا سومنگ کر رہا تھا۔اس کی رفتار بہت تیز تھی۔کالج میں ہونے والے سومنگ مقابلوں میں حصہ لیتا تھا یہ۔بہرام پاشا وجاہت کا جیتا جاگتا ثبوت تھا۔اس پر دنیا کی ہزاروں لڑکیاں مرتی تھی مگر یہ جتنا خوبصورت شکل سے تھا اندر سے اتنا ہی سفاک تھا۔سومنگ پول سے باہر آکر بہرام نے تولیہ بال خشک کرنے کے بعد چیئر پر پھینکا اور روم میں چینج کرنے چلا گیا۔عامر اس کے پیچھے آیا جو کب سے اس کا پول سے نکلنے کا منتظر تھا۔

"کیا ہوا عامر کوئی خاص بات ہے۔"

"سر آپ کی ایک بہت خاص میٹنگ تھی آج۔آپ نے پریس کانفرنس بھی کرنی تھی اور حویلی سے فون آیا تھا۔"

"کس کی کال تھی۔"

الماری سے اپنے کپڑے نکالتے ہوئے عامر سے مخاطب ہوا۔

"پاشا بیگم کی کال تھی وہ آپ کو یاد کر رہی ہیں کہتی ہیں کہ میرے بیٹے سے کہو مجھ سے

آ کر مل لے کتنا تڑپائے گا مجھے۔"

"ایسا کرو تم آج شام میری تمام میٹنگز کینسل کر دو آج ماں سے جا کر مل ہی لیتا ہوں میں. وہ سچ ہی کہتی ہیں میں بہت عرصے سے حویلی نہیں گیا تھا شہرام سے بھی ملاقات ہو جائے گی۔"

عامر اپنے سرد باس کو دیکھ رہا تھا جسے تنہائی سے بلکل خوف نہیں آتا تھا۔اس مینشن میں اتنی تنہائی تھی مگر بقول پاشا بہرام کے اسے تنہائی پسند تھی۔

عامر گاڑی کے پاس کھڑا ہوا پاشا بہرام کا منتظر تھا۔بہرام کے آتے ہی کالی گاڑی کے شیشے بند ہوئے۔35 سالہ پاشا بہرام کی آنکھوں کی میں ایک خاص چمک تھی جو کسی کو بھی زیر کر سکتی تھی اور انہیں کالی سحر آنکھوں نے کسی کی روشن آنکھوں کو ہمیشہ کے لیئے ویران کر دیا تھا۔

شہرام حویلی میں داخل ہوا تو سب سے پہلے اس نے دادی صاحب کو اپنا منتظر پایا۔

"ماں صدقے آ گئی تجھے گھر کی یاد یا اپنے دوستوں کے ساتھ ہی ہمیشہ رہنے کا ارادہ ہے .

"

"دادی صاحب آپ کیوں غصہ کرتی ہیں میں تھوڑی دیر کے لئے ہی تونہر کے پاس گیا تھا نہ کچھ بھی تو نہیں کیا میں نے اس دفعہ" .

"گاؤں کے اتنے بڑے سردار کے بیٹے ہو اس کے باوجود تمہاری ایسی حرکتیں ہیں جیسے کسی کمین کی اولاد ہو. مجھے نہیں پسند تمہارا نوکروں کے ساتھ گھومنا پھرنا اپنے بھائی بہرام سے کچھ سیکھو جو جتنی اوقات پر ہوتا ہے اسے اتنی ہی اوقات پر رکھنا چاہیے۔"

"دادی صاحب مجھے معلوم ہے اپنی حویلی کے اصول آپ بے فکر رہیے"

شیر بخش پاشا خان کے بیٹے تھے شہرام اور بہرام۔ حویلی اور خاندان نے گاؤں والوں پر حکومت کی تھی ان کے ظلم کے قصے پورے گائوں میں مشہور تھے۔ بہرام پاشا کے بارے میں کہا جاتا تھا کہ وہ اپنے باپ کی کاپی ہے. بے رحمی اس کے لہجے سے جھلکتی تھی۔اس حویلی میں ایک نوکر کو جانور سے زیادہ حیثیت نہ دی جاتی.

"جا اب تو جا اندر اور جا کر کھانا کھا لے صبح سے تیری ماں دی منتظر ہے۔"

دادی صاحب نے شہرام کو حویلی کے اندر بھیجا۔شہرام سیڑھیاں چڑھتا اپنے کمرے میں آیا۔شہرام کے کمرے میں ہر طرف ایک تصویر بنی ہوئی تھی جس میں ایک خوبصورت لڑکی ہاتھ میں گلاب لیے کھڑی تھی ".

"کیسی ہو میری گلبہار. آج تو بہت تھکا دینے والا دن تھا۔"

شہرام نے ٹیبل پر رکھی ہاتھ سے بنی ہوئی لڑکی کی تصویر سے باتیں شروع کردی۔

"مجھے تو لگتا ہے کہ تم جب تک مجھے ملو گی میں بوڑھا ہی ہو جاؤں گا. بھیا کہتے ہیں کہ وہ میری شادی جلدی کریں گے انہیں بہت خواہش ہے میرے بچے دیکھنے کی۔ لیکن میں چاہتا ہوں پہلے وہ شادی کریں انہیں حویلی آئے ہوئے پورا ایک سال ہو گیا ہے۔"

شہرام اپنے لالہ کو یاد کرتا ہوا مسکرانے لگا جو اس کی جان تھے۔دنیا میں جس انسان سے شہرام کا لگاؤ تھا وہ اس کے لالہ بہرام تھے۔

"چلو تم بھی یاد کرو گی آج تمہیں تنگ نہیں کرتا سو جاؤ تم بھی۔"

تصویر ٹیبل پر رکھی کر شہرام نے سر تکیئے پر رکھا اور سو گیا۔

ہیر نلکے سیٹ کر رہی تھی جب اچانک ہی ایک نلکا اس سے کھل گیا۔ پیچھے کھڑا معاذ بھی چیخ اٹھا.

"ہائے یہ مزدوروں والے کام تم نے کہاں سے شروع کر دیے۔"

ہیر پیچھے مڑی تو معاذ جو انکل منصور کا بیٹا تھا اور ہیر اور لیلیٰ کیلئے یہ بھائی کی حیثیت رکھتا تھا وہ پورا گیلا ہوا کھڑا تھا۔

"تمہارا آنا ضروری تھا اس وقت" .

"مجھے چھوڑو تم یہ بتاؤ تمہارا ان لڑکوں والے کاموں سے کیا کام" .

"بی اماں نے کسی کو بلایا ہی نہیں کہ گھر کے نلکے سیٹ کروا دیں پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے پانی ہی نہیں آرہا تھا تو میں نے کھول دیا بند ہی نہیں ہو رہا یہ۔"

"تم سے کچھ نہیں ہو گا بس ہر وقت باتیں کروالو ہٹو دیکھتا ہوں میں" .

"سارے لڑکوں والے کام کر سکتی ہوں میں لڑکوں سے کم نہیں ہوں" .

"وہ تو میرا اور تمہارا حال دیکھ کر ہی پتہ چل رہا ہے" .

"زیادہ باتیں کرنے کی ضرورت نہیں ہے ورنہ انکل کو جا کر ساری یونیورسٹی کی باتیں

بتادوں گی۔"

"توکل کے بجائے آج ہی چلی جائوں جس کو دیکھو مجھے تھمکا تا پھرتا ہے۔اندر جائو آرہا ہوں میں۔۔۔۔"

کبھی سنا ہے محبت کیا ہے

روح کا آئینہ دل کی روشنی

میں نے محبت کو دیکھا ہے

خردار کانٹوں سے لپٹا ایک پھول

پاس جائو تو احساس دے خوشبو گا

محسوس کرو تو کانٹوں کا جھنڈ

ہم آزما چکے محبت کو

اب نہ کریں ہم کبھی محبت

کہتے کسی کو سنا تھا

آزمائے ہوئے کو آزمایا نہیں کرتے

وہ دس اکتوبر کا دن میرب خانزادی کے لیئے زندگی کا بھیانک دن تھا۔ چھ سال پہلے ایک ہنستے بستے گھر کو ایک شیطان نے اپنے بدلے کی آگ میں جلا کر راکھ کر دیا تھا۔

بی اماں جن کا کام صبح صبح سب کو گھر میں اٹھانا تھا وہ اس وقت حویلی میں گھوم رہی تھیں۔ سب اپنے اپنے کمروں میں سو رہے تھے۔ سب سے زیادہ مشکل عالم کو جگانا ہوتا تھا۔

ماہا ٹیبل پر بیٹھی ہوئی چائے پی رہی تھی۔ صبح ان کی روٹین تھی نماز لے بعد واک کرنا بڑے خان کے ساتھ اور پھر چائے پینا۔ بڑے خان کا دن ماہا کے بغیر شروع نہیں ہوتا تھا۔ ماہا بڑے خان کی جان تھی۔ اس حویلی میں ماہا کے دم سے رونق تھی۔

"ہائے بچا ہم تنگ آگیا ہے تمہاری اولاد سے۔ مجھ بوڑھی میں کہاں جان باقی رہی تمہارے بچوں کو سنبھالنے کی۔"

"خدا آپ کو لمبی زندگی دے بی اماں۔ کون نہیں جاگ رہا۔"

"تمہارا لاڈلہ۔ مجھے تو سمجھ نہیں آتی یہ سب بچے بیٹھ کر رات تک کیا کرتے رہتے

ہیں۔"

"ارے بی اماں بچے ہیں کوئی مووی دیکھ رہے تھے۔میں خود جاتی ہوئی۔"

"رہنے دو تم پھر خان غصہ کریں گے کہ میری بیوی سے کام مت کروایا کرو۔"

"خان کو چھوڑیں آپ میں خود دیکھتی ہوں بچوں کو۔"

ہیر کالج یونیفارم میں دوڑتے ہوئے نیچے آئی۔

"ماماما۔"

"کیا آفت آگئی ہے ہیر۔تھوڑا تحمل پیدا کرو اپنے اندر۔"

"میرا ٹیسٹ ہے کالج میں مجھے جلدی جانا ہے آپ عالم بھائی سے کہیں مجھے چھوڑ آئیں۔"

"جائو تم بی اماں سے ناشتے کا کہو میں زرا تمہارے بھائی کو جاگا لوں۔"

ماہا عالم کے کمرے کی جا رہی تھی مگر رستے میں ہی انہیں اپنے سر کے سائیں کی آواز آئی۔

"ماہا روم میں آئیں ہمیں ہماری چیزیں نہیں مل رہی۔"

ماہا پہلے اپنے روم کی طرف گئی۔ماہا جانتی تھی ان کے بغیر خان کی صبح نہیں ہوتی۔آج خان واک پر نہیں گئے تھے۔

ماہا کمرے میں داخل ہوئی تو خان شیشے کے سامنے کھڑے بال بنا رہے تھے۔

"خان کبھی تو کوئی کام خود کر لیا کریں۔"

ماہا نے خان کی کالی واسکٹ اٹھا کر انہیں پہنائی۔

"آپ کے بغیر بھلا ہمارا کوئی کام ہو بھی سکتا ہے۔"

خان نے ماہا کی معصوم صورت دیکھ کر انہیں پیار سے مخاطب کیا۔

"آپ کی اب شرم کر جایا کریں چار بچے ہیں ہمارے کیا سوچتے ہوں گے سب۔مجھے تو بچوں کے سامنے جاتے ہوئے بھی شرم آتی ہے۔"

"بچوں کو اپنی زندگی گزارنے دیں ہم اپنی زندگی جیتے ہیں۔ویسے بھی ہم سب کی شادیاں کر کے یہاں سے کہیں دور اکیلے رہنے چلیں گے۔پھر سکون کی زندگی ہو گی ہماری۔"

"خان"

ماہانے خان کے سینے پر ہاتھ رکھ کر انہیں روکا۔

"ماہا آپ ہماری جان ہیں ایسا مت کیا کریں۔"

خان نے ان کا ہاتھ تھام کر لبوں سے لگایا۔

دروازہ کھلا اور آنے والا عالم تھا۔

"سوری ماما بابا۔"

عالم نے آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیا۔

"شرم تو نہیں آتی تم سب کو۔ماں باپ کے کمرے میں کھٹکٹا کر نہیں آ سکتے۔"

"سوری بابا وہ ہیر کو کالج جانا تھا۔میری گاڑی خراب ہے تو سوچا آپ کی گاڑی یا ماما کی گاڑی کی چابی لے لوں۔"

عالم نے آنکھوں کے سامنے ہاتھ رکھا ہوا تھا۔

"اب ہاتھ ہٹاؤ آنکھوں سے۔میرے بچے میرے سب سے بڑے دشمن رہے ہیں۔"

"تو آپ بھی شرم کیا کریں بابا کہیں بھی شروع ہو جاتے ہیں۔"

عالم نے گاڑی کی چابی اٹھائی اور باہر بھاگا۔

"بہت شرارتی ہو گیا ہے عالم۔"

"آپ کی ڈھیل کا نتیجہ ہے۔ مجھے تو لگتا ہی نہیں زندگی میں کبھی سنجیدہ ہو گا۔"

"چھوڑیں آپ اسے مجھ پر دھیان دیا کریں۔ بچے اب بڑے ہو رہے ہیں ان کی جلد ہی شادیاں کر دینا چاہتا ہوں میں۔ میرب سے عالم کی شادی بہت اچھی ثابت ہو گی۔ گھر میں رہی گی میرب میری آنکھوں کے سامنے تو اطمینان رہے گا۔"

"صیح کہتے ہیں آپ۔ جب عالم اتنی محبت کرتا ہے میرب سے تو باہر رشتے کا سوچیں بھی کیوں۔ خان کل میرب کی والدہ کی برسی ہے۔"

"یاد ہے مجھے۔ میں نے سارا انتظام کر دیا ہے آپ دیکھ لینا۔ میرب اس دن بہت اپسٹ ہو جاتی ہے معلوم تو ہے نہ آپ کو۔"

"خان میں اسے رونے نہیں دوں گی آپ بے فکر رہیں۔ اچھا نیچے چلیں ناشتہ کر لیں۔"

ماہا عثمان خان کی دوسری اور محبوب بیوی تھی جن سے ان کی شادی اپنی پہلی بیوی کی وفات کے بعد ہوئی۔ عالم عثمان کا سوتیلے بیٹا تھا جبکہ ہیر ان کی اور ماہا کی بیٹی تھی۔ میرب اور اس کا جڑواں بھائی شازل دونوں ماہا کے سوتیلے بچے تھے۔ شازل لندن میں پڑھ رہا تھا۔ یہ گھر بہت خوش حال گھرانہ تھا۔

عالم نے گھوڑے کی رفتار آہستہ کی۔ میرب اس سے بہت آگے جا چکی تھی۔ آج یہ پوسٹ رائٹنگ کلب آئے تھے۔ میرب شروع سے ہی ہورس رائٹنگ کرنا پسند کرتی تھی۔ میرب نے ہیلمنٹ پہن رکھی تھی۔ رائٹنگ شوز پہنے یہ گھوڑے کو تیز بھاگا رہی تھی۔ اس کے ساتھ ہی ایک اور شخص گھوڑا لے کر آگیا۔ حیرت کی بات یہ تھی کہ میرب سے زیادہ اس کی رفتار تھی۔ میرب اور بہرام پاشا میں مقابلہ لگ گیا۔ میرب بہرام پاشا کو دیکھ کر غصے میں آئی کہ کوئی کیسے اسے ہرا سکتا ہے۔ میرب کا گھوڑا بہت تیز تھا جس کے باعث گھوڑے نے چھلانگ لگا دی۔ میرب نے اسی لمحے زمین پر خود چھلانگ لگائی۔ یہ گھاس پر گری مگر چوٹ لگنے سے اس کی بچت ہو گئی۔ بہرام خان نے اپنا گھوڑا اس کے پاس روکا۔ میرب نے اپنا ہیلمنٹ اتارا تو بھورے بال بکھر

گئے۔میرب نے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔میرب اس وقت بلیک جینز پر پر بل شارٹ کرتا پہنے ہوئے تھی۔گلے میں چھوٹا ساڈوپٹہ جھول رہا تھا۔دودھیا سفید رنگت پر میرب کی سحر نیلی آنکھیں چمک رہی تھی۔گلابی لب آپس میں غصے سے پیوست تھے۔میرب گڑیا جیسی نازک تھی۔ایسا لگتا تھا جیسے ہاتھ لگانے سے یہ کانچ ٹوٹ جائے گا۔میرب کے پاس سامنے ایک ہاتھ آیا۔بہرام پاشا نے اسے ہاتھ دیا۔میرب نے بہرام پاشا کا ہاتھ دیکھ کر غصے سے پیچھے کیا۔

"ضرورت نہیں۔"

دراز قدو قامت کی مالک میرب بلکل اپنی ماں جیسی تھی۔میرب نے بہرام کو دیکھا جو اس وقت کی جینز اور کال شرٹ پہنے ہوئے تھے۔6 فٹ 2 انچ قد۔رنگ گورا تھا جو اس وقت کالے لباس میں اور زیادہ چمک رہا تھا۔کالی سحر آنکھیں بہرام پاشا کا خاصا تھی۔

"مجھے بہت خوشی ہوئی آپ جیسی لڑکی کو دیکھ کر۔آج پہلی بار کوئی گھوڑوں کی ریس کروانے کے لیئے مجھے اپنے برابر کا لگا۔"

بہرام جینز کی جیب میں اپنا ایک ہاتھ دیئے نرمی سے بول رہا تھا۔

"مجھے بلکل خوشی نہیں ہوئی اپنے مقابل کسی کو آتا دیکھ کر۔"

"یہ تو خامی ہوئی نہ۔ہمیشہ اکیلے ایک تاج پر راج نہیں کرنا چاہیئے مزا تو تب آتا ہے جب آپ کے مقابل حریف ہوتے ہیں۔"

"مجھے اکیلے ہی جیت ماننے کا شوق ہے۔"

میرب اب گھوڑے کی لگام تھام رہی تھی۔

"ویسے آپ کو پہلے کلب میں نہیں دیکھا۔"

"یہ تو پھر آپ کی غلطی ہے اس کلب کی جانی مانی ممبر ہوں میں۔البتہ آپ کو یہاں دیکھ کر حیرت ہو رہی ہے۔"

"میں بہرام پاشا۔مجھے کلب کی جو برانچ دوسرے شہروں میں ہیں ان کا ممبر بنے عرصہ ہو گیا۔"

"اچھی بات ہے اب آپ میرا رستہ چھوڑ دیں۔"

"اگر نہ چھوڑوں تو۔"

"تو یہ آپ کی غلطی ہے۔وہ میرا دوست آ گیا۔"

عالم میرب کے نزدیک آیا۔

"میرے کیا ہوا زیادہ چوٹ لگ گئی ہے۔"

"نہیں عالم گھوڑا اچھا نہیں ہے یہ۔اس کو عادت نہیں ہے اتنی تیزی کی اس لیئے مجھے گرادیا۔"

"اچھا چلو آجائو چلتے ہیں کب سے گھر سے ماما کی کال آرہی کہ کب واپس آئو گے۔"

بہرام عالم کے ساتھ کھڑی میرب کو دیکھ رہا تھا جس کی بازو پر عالم کا ہاتھ تھا۔دونوں میں بہت بے تکلفی تھی۔

"یہ کون ہیں میرب۔ان کی رائٹنگ بہت زبردست ہے۔"

"پتا نہیں کلب کے ممبر ہیں۔"

"میں عالم خان اور آپ۔"

عالم نے ہاتھ آگے بڑھایا۔

"میں بہرام پاشا خان ہوں۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"آپ سے مل کر خوشی ہوئی ہم اس کلب میں اکثر آتے رہتے ہیں امید ہے آپ سے ملاقات ہوتی رہے گی۔"

عالم نے میرب کا ہاتھ تھام اور گھوڑا کلب کے سٹاف کو دے کر باہر چلا گیا۔ بہرام کی آنکھوں میں میرب کو دیکھ کر ایک الگ ہی چمک آئی تھی۔

ہیر کافی دنوں سے نوٹ کر رہی تھی کہ ایک لڑکا اس کا پیچھا کرتا ہے مگر اس نے اس بات کو اتنا سنجیدہ نہ لیا۔ آخر اسے ایک دن یونیورسٹی میں ایک بدلے ملا جس پر اس کی پینٹ ہوئی تصور تھی اور پھولوں کے درمیان رکھی گئی تھی۔ ہیر نے اسے اپنی کسی دوست کا مذاق سمجھ کر اگنور کیا۔ آج صبح سے ہی ہیر کو دل یونیورسٹی میں نہیں لگ رہا تھا۔ بی اماں نے زبردستی اسے بھیجا تھا۔

ابھی یہ لیلیٰ کی منتظر تھی کہ ایک گاڑی اس کے پاس آکر رکی۔ آج یہ اپنی سہیلی کے ساتھ یونیورسٹی سے باہر آگئی تھی۔ اب لیلیٰ کی کال پر اس نے باہر ہی بیٹھنا بہتر سمجھا۔

گاڑی سے نکلنے والے لڑکے نے اس کا رستہ روکا۔ یہی لڑکا پچھلے پچھلے پورے ہفتے سے

اسے تنگ کر رہا تھا۔

"کیا بدتمیزی ہے یہ۔"

اپنے آگے اس لڑکے کے آنے پر ہیر نے چیخ کر کہا۔

"بدتمیزی نہیں ہے ہیر خان میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں۔ پتا ہے تمہاری بہت ساری تصویریں بنائی میں نے مجھے نہیں معلوم تھا کہ تم حقیقت میں ہو۔"

شہرام نے ہیر کا چہرہ تھامنا چاہا۔ ہیر نے شہرام کا ہاتھ زور سے جھٹکا۔

"یہ حرکتیں اپنی ماں بہن کے ساتھ جا کر کرنا۔ شرم نہیں آتی یوں بیچ رستے میں کسی لڑکی کا رستہ روکتے ہوئے۔ نہایت گھٹیا اور بیچ انسان ہو تم۔"

"ایسا مت کہو میں عام لڑکوں کی طرح نہیں ہوں۔ میرا کوئی غلط مقصد نہیں۔"

"غلط مقصد نہیں تو یوں بیچ سڑک کسی لڑکی کا رستہ روکنا زیب دیتا ہے تمہیں مسٹر۔ شکل سے اچھے خاصے لگتے ہو مگر شاید ماں باپ نے تربیت اچھی نہیں کی۔"

اتنے میں لیلی کی گاڑی ساتھ کھڑی ہو گئی۔

"کون ہے ہیر بیٹا۔"

"پتا نہیں آپی کوئی لوفر لفنگا پیچھے پڑ گیا ہے۔"

لیلی نے شہرام کو دیکھا تو پہچان لیا۔ یہ کیسے نہ پہچانتی اسے جس کے خاندان کے لڑکے نے لیلی کی زندگی برباد کردی۔

"تم شرم نہیں آتی کسی لڑکی کو تنگ کرتے ہوئے۔"

"دیکھیں مجھے ہیرا اچھی لگتی ہیں میں صرف۔۔۔۔۔۔"

لیلی کی طرف سے پڑنے والے زوردار تھپڑ نے شہرام کی بولتی بند کردی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"پاشا، شہرام پاشا ہو نہ بہرام پاشا کے بھائی۔ لڑکیوں کی عزتوں سے کھیلنے میں بہت مزہ آتا ہے نہ تم بھائیوں کو۔ جانتے ہو میں کون ہوں۔ خان لا فرم کی مالک۔ ابھی کہ ابھی کے ابھی تم پر harresement کا کیس کر کے اندر کروادوں گی۔ آئندہ میری بہن کے ارد گرد نظر آئے تو یقین مانو میرے ہاتھ سے گولی سیدھا تمہارے دل میں اترے گی۔"

ہیر گاڑی می بیٹھ چکی تھی۔

شہرام کو زندگی میں یہ پہلا تھپڑ پڑا تھا۔

شہرام آنکھیں بند کر کے تصویر بنا رہا تھا۔

"میرے شیر کیا کر رہے ہو۔"

بہرام آج صبح ہی حقی پہنچا تھا۔ صبح اسے پتا چلا کہ شہرام شہر گیا ہے۔

بہرام نے خود سے 10 سالہ چھوٹے شہرام کے کندھے پر ہاتھ رکھا جو تصویر بنا رہا تھا۔

"بھیا وہ کہتی ہے میں گھٹیا ہوں۔ مجھے وہ اپنی زندگی کے ہر ایک کونے میں چاہیئے۔ میں تو آٹھ سال سے اس کی تصویریں بناتا ہوں وہ نہیں جانتی میں اس سے کتنی محبت کرتا ہوں۔"

"کس کی بات کر رہے ہو تم۔"

"ہیر میری ہیر شہرام پاشا کی۔"

"کون لڑکی میرے شہزادے کو پسند آئی ہے۔"

"ہیر بھائی وہ لاہور میں رہتی ہے اپنی بہن کے ساتھ۔ خان خاندان سے تعلق ہے اس کا خان لا فرم ہے نہ اس کے مالک کی بیٹی ہے۔"

بہرام کی آنکھوں کے سامنے ایک معصوم کا چہرہ آگیا۔

"تم عثمان خان کی بات کر رہے ہو۔"

"جی بھائی۔"

"میں آتا ہوں۔"

بہرام فورا باہر چلا گیا۔وہ شہرام کو کیا بتاتا آج سے چھ سال پے کسی معصوم کی زندگی یہ تباہ کر چکا ہے۔بہرام جیسے ہی شہرام کے کمرے سے نکلا اس کا رخ اپنے کمرے کی طرف تھا۔وہ نرم سا لمس جو اسے چھ سال پہلے لے گیا اس لمحے کو یہ کیسے بھول سکتا تھا۔

"پاشا میں امید سے ہوں۔ہمارا بچہ اس دنیا میں آنے والا ہے۔"

میرب نے بہرام کا ہاتھ تھام کر نرم لہجے میں اسے بتایا۔

"کیا کہا۔"

"ہاں پاشا سچ میں میں امید سے ہوں۔آپ مجھ سے بہت محبت کرتے ہیں۔دیکھیں ہماری محبت کی نشانی میرے پاس ہے۔"

"شٹ اپ تم نے یہ سوچ بھی کیسے لیا کہ میں تمہارے اس بچے کو اپنا نام دوں گا۔تم اگر

میرے ساتھ رہ سکتی ہو میرے ساتھ اپنے دن حسین کر سکتی ہو تو نہ جانے کتنوں کو اپنے چال میں پھنسایا ہو گا۔"

"پاشا میں بیوی ہوں آپ کی۔آپ میری پاکیزگی کے گواہ ہیں۔آپ نے ہی مجھ سے میرے عشق کا ثبوت مانگا تھا نہ۔"

بہرام پاشا میرب کی بات پر قہقہ لگا کر ہنسا۔

بے بی تمہیں کیا لگا کہ میرا معیار اتنا گرا ہوا ہے کہ تم جیسی لڑکی سے شادی کروں گا میں۔وہ نکاح تمہاری نظر میں جو بھی ہو مگر میں اسے نہیں مانتا۔میری بیوی میرے خاندان سے ہو گی میرے ماں باپ کی پسند کی۔"

"پاشا ایسا مت کریں۔میں نے اپنی تمام حدود توڑ کر آپ کو اپنایا ہے۔"

"یاد رکھو بے بی حدود توڑنے والی لڑکیاں گھر بسانے کے قابل نہیں ہوتی ان کی صرف نمائش کی جاتی ہے اور قیمت لگائی جاتی ہے۔"

یہ الفاظ تھے یا تھپڑ جو میرب کو پڑا تھا۔جس خاندان کی میرب بیٹی تھی وہاں بیٹیوں کی پیدائش پر بیٹوں سے بڑھ کر خوشی منائی جاتی کہ گھر میں رحمت آئی ہے اور آج اسی کا

خاندان کو ایک ایسے شخص نے گالی دی تھی جس کو میرب نے اپنے سگے رشتوں سے بڑھ کر چاہا تھا۔ہاں یہی انجام تو ہوتا وجود کی محبت کا۔میرب نے کیا سوچا تھا شادی چھپ کر کرے گی تو پاشا اسے اپنا لے گا۔وہ خود نجانے کتنی لڑکیوں کے ساتھ ہوتا مگر بیوی اسے پاک اور شفاف چاہیئے تھے نا کہ میرب جیسی جو کسی کو اپنی محبت کا ثبوت دینے کے لیئے سب کچھ لوٹا دے۔میرب کی چیخیں آج بھی بہرام کے گانوں میں گونج رہی تھی۔ریلینگ پر ہاتھ رکھے بہرام پاشا نے آنکھیں بند کر رکھی تھی۔ایک بدلہ بہت کچھ اپنے ساتھ لے گیا۔بہرام پاشا کی پہلی اولاد بھی جسے خود اس نے دنیا کی نظر میں گالی بنا دیا تھا۔

لیلی گھر میں آئی اور ہیر کو اپنے ساتھ کمرے میں لے گئی۔

"سچ سچ بتانا مجھے اس تمہارا اس لڑکے سے کیا تعلق ہے“ .

”میرا اس سے کوئی تعلق نہیں آپی۔میں تو جانتی بھی نہیں اسے۔پچھلے پورے ایک ہفتے سے کوئی بندہ مجھے میری تصویریں بھیج رہا تھا جو خود ہاتھ سے بنی ہوئی تھی اور ساتھ میں بکے بھی۔میں نے اس بات کو سنجیدہ نہیں لیا مگر آج تو حد ہی ہو گئی ہے ہے میرا

راستہ ہی روک لیا۔"

"تم جانتی ہو وہ کون ہے۔"

لیلی ٹیبل پر سے ایک تصویر اٹھا کر ہیر سے سوال کرتے ہوئے بولی۔

"نہیں۔"

"تمہاری بہن کی خوشیاں چھیننے والے خاندان کا فرد ہے وہ۔ مجھے محبت کے نام پر جس نے برباد کیا اس شخص لاڈلا بھائی ہے وہ۔ عالم کا کزن ہے شہرام پاشا۔"

"کیا مطلب بہرام پاشا اس ذلیل کا بھائی ہے وہ۔"

"ہاں اور اب مجھے برباد کر لینے کے بعد ان کی نظر تم پر ہے۔ تمہیں ہر سرد اور گرم سے بچا کر رکھا ہے میں نے ہیر۔ عالم اور میں نے دنیا کے سامنے بہت سی چیزیں نہیں رکھی جو ہمارے ماضی کا حصہ ہیں۔ تم کیا چاہتی ہو کہ وہ سب اب دنیا کے سامنے آجائے ۔ نہیں نہ میری بہن ایسا کبھی نہیں چاہے گی وہ ضرور اپنی آپی کا ساتھ دے گی۔"

"آپی یہ بھی کوئی بولنے کی بات ہے میں شروع سے آپ کے ساتھ تھی اور ہمیشہ رہوں گی۔ میرے نزدیک زندگی میں کچھ بھی اتنا اہم نہیں ہے جتنی آپ ہیں۔"

"چلواب روم میں جائو اپنے۔"

ہیرا اپنے روم میں چلی گئی۔لیلی نے اپنے ہاتھ میں اٹھائی ہوئی تصویر کو دیکھا۔ماں باپ اپنے بھائی اور زندگی میں اس شخص کے ساتھ کھڑے جس نے زندگی کے ہر موڑ پر اس کا ساتھ دیا تھا لیلی نے یہ نہیں سوچا تھا کہ ان سب کا ہاتھ اس کے ہاتھ سے اپنی ایک غلطی کی وجہ سے بچھڑ جائے گا۔

لیلی نے آئینے میں کھڑے ہو کر خود کی شکل دیکھی۔اس وقت آئینہ اسے ایک سچ بتا رہا تھا کہ یہ بہت خوبصورت ہے مگر اس خوبصورتی کا کوئی فائدہ نہیں تھا جب اس کے پاس وہ رشتے ہی نہیں بچے تھے جو اس کے اپنے تھے۔

"تم سے دوبارہ ملاقات کا وقت آ گیا بہرام پاشا۔تم جانتے ہو تمہارے لیئے میرے دل میں اب تو نفرت بھی باقی نہیں رہی۔ نفرت تو ان لوگوں سے کی جاتی ہے جن سے کبھی محبت ہو اور میں نہیں مانتی ہمارے درمیان جو تھا وہ محبت تھی۔ تمہارے غلیظ ارادے تھے جو ہمارے درمیان آئے اور میری زندگی برباد کر کے لے گئے۔ تمہارا دھوکا سب لوگوں کے لیئے ایک سبق تھا کہ دیکھو محبت کبھی وجود کی چاہ نہیں مانگتی۔ محبت تو بس ایک جذبے کا نام ہے جو محبوب کو دیکھے بغیر بھی پروان چڑھ جاتا

ہے۔ملن اس محبت کی شرط نہیں ہوتی۔"

لیلی نے اپنی سونی کلائیوں کو سامنے رکھا جہاں عالم کانچ کی چوڑیاں ہر عید اسے پہناتا تھا۔عالم لیلی کی زندگی سے زیادہ میرب کی زندگی کا سچ تھا جس نے اسے اپنی عزت کی چادر سے ڈھکا تھا۔اس بچے کو اپنا نام دیا تھا جسے لوگ نجانے کتنی گالیاں دیتے۔آج اگر دنیا میں میرب لیلی خان کی عزت تھی تو وہ صرف عالم کی وجہ سے جس نے اس کے ہر گناہ کو چھپا دیا تھا مگر کیا ہر لڑکی کی زندگی میں عالم ہوتا ہے نہیں.

آج سالوں بعد لیلی اپنے شہر واپس آئی تھی۔اپنی بربادی کے ذمہ دار شخص کے دہلیز پر لیلی کبھی آنا نہیں چاہتی تھی مگر قسمت کو کچھ اور ہی منظور تھا۔لیلی مضبوط قدم اٹھاتے اندر بڑھ رہی تھی۔

"پتا نہیں کس کا بچہ لے آئی ہے جسے میرا بنا رہی ہے۔مسٹر خان آپ کی بیٹی ایک بد کردار لڑکی ہے۔پوچھیں اس سے کتنے لڑکوں کو پھنسا چکی ہے۔"

لیلی نے آفس کی دہلیز پار کی تو اس کے دل کی ڈھرکنوں میں ایک شور برپا ہو گیا۔یہ

reception پر آئی تو یہاں بیٹھی لڑکی نے اسے انتظار کا کہا۔ آدھے گھنٹے بعد اسے آفس میں بلایا گیا۔ یہ خود کو کمپوز کرتی آفس کی طرف بڑھی۔ سر پر حجاب لیئے سفید کرتی ٹرائوزر پہنے لیلی آج بھی ویسی ہی تھی جیسے چھ سال پہلے۔ آفس کا دروازہ کھلا تو سامنے بیٹھی شخص کو دیکھ کر لیلی کی آنکھوں کے سامنے کئی منظر گھوم گئے۔ مگر آج یہ یہاں اپنے لیئے نہیں اپنی بہن کے لیئے آئی تھی۔ بہرام پاشا اسے دیکھ کر حیران ہو گیا۔ لیلی آج بھی تو وہی بائیس سالہ لڑکی تھی۔

"تم۔۔۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بہرام پاشا اپنی سیٹ سے اٹھا۔

"ہاں میں۔ حیران ہو نہ میں یہاں کیسے۔"

"بلکل بھی نہیں آخر کو بیوی ہو تم میری کبھی بھی آسکتی ہو۔ لگتا ہے آج میری یاد نے تمہیں بہت زیادہ ستایا۔"

"مائے فٹ۔ شادی کون سے شادی جس کا کوئی ثبوت نہیں میرے پاس بھی اور تمہارے پاس بھی۔ تمہاری اطلاع کے لیئے عرض ہے میں اپنا ہم سفر ڈھونڈ چکی ہوں

جو تم جیسا گھٹیا نہیں نہ تمہارے جیسا گھٹیا خون ہے اس کا۔"

بہرام پاشا اپنی سیٹ سے اٹھا۔

"شٹ اپ۔۔۔۔۔"

"چلائو مت بہرام پاشا میں یہاں میرب خان نہیں بیرسٹر لیلی خان بن کر آئی ہوں۔ مجھے صرف میری بہن کی محبت نے مجبور کیا ہے تمہاری دہلیز پر آنے کے لیئے۔ اپنے بھائی کو لگام دو۔۔۔"

"تم تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے شہزادے کا نام لینے گی۔"

"اپنے اس گھٹیا اور پنچ بھائی سے کہنا میری بہن کے پیچھے آنا چھوڑ دے۔ جانتی ہوں تمہارا خاندان گھٹیا ہے۔ اپنے خاندان کی کسی گھٹیا لڑکی۔۔۔۔۔"

"تمہاری ہمت کیسی ہوئی میرے خاندان کی لڑکیوں پر انگلی اٹھانے کی۔"

"اویو شٹ اپ مسٹر پاشا۔ میں ایک سیکنڈ میں تمہارے اس نام نہاد عزت دار خاندان کی دھجیاں اڑا سکتی ہوں۔ مجھے صرف میری بہن سے غرض ہے۔ اپنے بھائی شہرام پاشا سے کہہ دو اگر دل میں اتنی ہی آگ لگی ہے تو اس مرتبہ اپنے بھائی کی طرح کسی لڑکی

کے جزباتوں سے نہ کھیلے بلکہ اپنے گھر کی چار دیواری سے ہی کوئی لڑکی دیکھ لے جس کا منہ بند کرنے میں بھی مسئلہ نہ ہو۔"

بہرام پاشا کا خون کھول رہا تھا۔ یہ وہ لڑکی تھی جو اس کے سامنے بولتی تک نہ تھی اور آج اس کی زبان کیسے چل رہی تھی اس کے آگے۔ لیلی نے اپنے بیگ سے تصویریں نکالی۔ بہرام پاشا کے پیروں تلے سے زمین نکل گئی۔ اس کی لاڈلی بہن اس نازیبا حالت میں۔

"مکافات عمل ضرور ہوتا ہے۔ جو کل کسی کی بیٹی کے ساتھ کیا تم نے آج وہی تمہاری بہن کر رہی ہے۔ تمہارا بھائی اگر باز نہ آیا تو یہ تصویریں مجھے لوگوں کو دیکھانے میں سیکنڈ نہیں لگیں گے۔ جیسے خان خاندان کی بے قصور لڑکی بدنام ہوئی تھی تمہارے خاندان کی لڑکی بھی نہیں بچے گی۔ مجھے اس انتقام پر مجبور مت کرو جو میں نہیں لینا چاہتی۔ میں ایک لڑکی کی عزت کو بہت قیمتی سمجھتی ہوں مگر جیسے تمہیں اپنی بہن عزیز ہے ویسے ہی مجھے بھی میری بہن عزیز ہے۔ امید ہے مسٹر پاشا آپ کو میری زبان اچھے سے سمجھ آ گئی ہو۔"

لیلی آنکھوں پر کالا چشمہ لگائے باہر نکل گئی ایک نیا باب کھول کر جس میں نجانے

شکست کس کی ہوتی۔

لیلی آفس سے باہر آئی اور بھاگتے ہوئے اپنی گاڑی کی طرف چلی گئی۔لیلی نے گاڑی کا دروازہ کھولا اور اندر بیٹھ کر اپنے موبائل سے اس نے عالم کا نمبر ملایا۔

"ہیلو۔"

"عالم۔۔۔۔۔مجھے تمہاری ضرورت ہے میں اس نام نہاد رشتے سے آزاد ہونا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔تم آجائو ہمارے بیٹے کو لے آئو اسے ماں کی ضرورت ہے۔۔۔عالم۔۔۔"

"میرب رونا بند کرو۔میں تمہارے پاس ہی ہوں۔تم سے کہا تھا نہ کہ جب تم مجھے بلائو گی تو اپنے پاس پائو گی مجھے۔تم نے مجھے آج یاد کیا اور یہ بات ثابت کر دی ہے کہ تم سے اہم نہ تو میری زندگی میں کوئی ہے اور نہ تمہاری زندگی میں میرے علاوہ کوئی اہم ہے۔میں آرہا ہوں ہمارے بیٹے کو لے کر۔"

لیلی نے سٹیرنگ پر اپنا سر ٹکایا۔بہرام اپنے آفس کی کھڑکی سے لیلی کی گاڑی کو دیکھ رہا تھا۔جس بات کا اسے ڈر تھا وہ ہو ہی گئی تھی۔جس چیز سے یہ بھاگ رہا تھا وہ ہو گئی تھی

۔لیلی اس کے سامنے آگئی تھی جس سے کبھی نہ ملنے کی دعا اس نے کی تھی۔

انجمن اس وقت خاموش اپنے بھائی کے سامنے بیٹھی تھی۔انجمن شہرام کے بعد بہرام کی لاڈلی تھی۔

"یہ کیا ہے انجم۔"

تصویریں انجمن کے آگے پھینکتے ہوئے بہرام نے اونچی آواز میں چیخ کر اس سے پوچھا۔وہ تو کمرہ ساؤنڈ پروف تھا جس کی بدولت باہر آواز نہیں جا رہی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"لالہ میں۔"

"کیا لالہ میں۔گھر سے نقاب کر کے اس لیئے نکلتی ہو کہ یوں کلب میں جا کر اپنی عزت کا جنازہ نکالو۔تمہیں کوئی احساس ہے اپنے ماں باپ کی عزت کا۔کتنے ناز سے پالا ہے ہم نے تمہیں اور تم نے یہ حرکت کی۔بتاؤ مجھے کون ہے یہ لڑکا اور کس حد تک تم نے ہمارے گھر کی عزت نیلام کر دی ہے۔"

انجمن بھائی کے پیروں میں گر گئی۔

"بھائی یہ میری یونورسٹی میں پڑھتا ہے۔میں اسے پسند کرتی ہوں۔ماں سے اس بات کا ذکر کیا تھا میں نے مگر وہ نہیں مانی۔میں اس کے بنا نہیں رہ سکتی لالہ۔"

بہرام نے ایک تھپڑ کھینچ کر انجمن کو مارا۔

"شرم سے ڈوب کر مر جاؤ تم کہیں۔آئیندہ کے بعد تم کالج نہیں جاؤ گی شہر۔گاؤں میں رہو گی تم۔کرتا تمہارا ابھی کوئی انتظام۔"

بہرام نے اسے کمرے سے باہر کیا۔شہرام تین دن سے حویلی نہیں آیا تھا۔بہرام جانتا تھا وہ پریشان ہے۔آج یہ اس راہ پر کھڑا تھا جس کی کوئی منزل نہیں تھی۔

"میرب بہرام پاشا تم مجھ سے بچ نہیں سکتی۔تم کیا سمجھتی ہو تم مجھے بلیک میل کرو گی۔آخر اتنے سالوں کے سوئے ہوئے جانور کو تم نے جاگا دیا ہے اب تم اپنی خیر منا لو۔"

بہرام نے سیگریٹ پیتے ہوئے نفرت سے سوچا۔

شہرام اس وقت اپنے دوست اور اپنے بھائی جیسے یار کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔

"عمار مجھے پتا میں کیا کروں۔وہ مجھ سے نفرت کرتی ہے میں نہیں جانتا اس کی وجہ۔"

"تو نے بات بھی تو بہت عجیب طریقے سے کی ہے نہ شہرام۔بندہ عقل کرتا ہے ہوش کے ناخن لیتا ہے۔ایسے بیچ سڑک میں کسی کا بھی رستہ روکے گا تو یہی سب ہو گا نہ۔میں تجھے مشورہ دیتا ہوں کہ بھابھی کو تھوڑا وقت دے۔ان کے نزدیک تو بہت احتیاط سے ہو۔یوں منہ اٹھا کر جائے گا نہ تیرا یہی حال کریں کریں گی بھابھی اور ان کے گھر والے۔"

"یار ویسے میری سالی صاحبہ تو بہت ہی سخت ہیں پہلی بار میں ہی تھپڑ لگا دیا۔"

"تو بھی تو حوصلہ کرتا۔"

"عمار اگر مجھے وہ نہ ملی نہ تو میں اسے سب دنیا سے چھپا کر کہیں لے جاؤں گا۔میں چاہتا ہوں وہ ہر پل ہر لمحہ میرے ساتھ رہے۔"

"تو ٹھیک کہہ رہا ہے مگر عشق کرو تو اس کے لیئے قید ضروری نہیں۔"

"تو کیا جانے میرے یار میں ہر حد سے گزر چکا ہوں اب۔خیر جو بھی ہے اب میں یہی کہوں گا کہ ہیر جو چاہے گی زندگی میں میں اسے دوں گا۔میں نے اسے آج سے چھ سال

پہلے دیکھا تھا تم جانتے ہو عمار تب سے لے کر اب تک وہ یہاں میرے دل میں بستی ہے۔"

شہرام نے اپنے دل کی طرف اشارہ کیا۔

"اچھا چل چھوڑ نہ یار مجھے پتا کہ تو نے جو اپنا کاٹیج لیا ہے اس کا کیا بنا۔"

"میں نے اسے پیر کے لیئے لیا ہے مستقبل میں ہم وہاں جایا کریں گے۔میں چاہتا ہوں کہ ہم جب ساتھ وقت گزاریں تو کوئی دخل اندازی نہ کرے۔"

"شہرام کبھی کبھی مجھے تجھے دیکھ کر ڈر لگنے لگتا ہے نجانے مستقبل کیا ہو گا تیرا۔"

"بس کر دے تو اب ناٹک۔کھانا لگوا بھوک لگ رہی ہے مجھے۔"

ہادی سویا ہوا تھا۔عالم آج تین سال بعد میرب لیلی خان سے مل رہا تھا۔یہ دوری بہت مشکل تھی مگر لیلی کے لیئے یہی بہتر تھا۔ہادی آج بہت زیادہ خوش تھا۔اس کے چہرے سے خوشی جھلک رہی تھی۔ہادی نے اپنی ماں اور آنی کے لیئے بہت سے تحفے خریدے تھے۔عالم نے گاڑی کے رکنے پر باہر دیکھا۔یہ خان خاندان کا شہر والا مینشن تھا جہاں

خان خاندان کے لوگ بہت کم آتے تھے۔

ہادی فوراجاگ گیا۔

"باباہم آگئے۔"

"جی ہم آگئے۔ جلدی سے آجائوماما اور آنی ہمارا انتظار کر رہی ہیں۔"

ہادی عالم کا ہاتھ چھڑوا کر مَنشن کے اندر بھاگا۔ہادی نے سامنے کھڑی اپنی ماں کو دیکھا۔4سالہ ہادی اپنی ماں کے پاس دوڑتے ہوئے گیا۔

"ماما۔۔۔۔۔۔"

ہادی کو بانوں میں بھرتے ہوئے لیلی کے آنسو نکل آئے۔

"ماما میں نے بہت مس کیا آپ کو۔"

"میں نے بھی میری جان میرے شہزادے۔"

ہادی نے چہرہ ماں کی طرف موڑا تو لیلی نے ایک لمحے کے لیئے آنکھیں بند کر لی۔۔ بہرام پاشا کا ہر ایک نقش اس کے بیٹے نے چرایا تھا۔ بہرام پاشا کی شکل اور ہادی کی شکل میں تھوڑا سا بھی فرق نہ تھا۔عالم اندر داخل ہوا تو لیلی نے اسے نظر اٹھا کر

دیکھا۔وہی نرم گرم سا لہجہ ہمیشہ کی طرح لیلی کو عزت دیتا ہوا۔خوبصورت نور بھرے چہرے کے ساتھ عالم اپنی اہمیت آپ رکھتا تھا۔

"اسلام علیکم کیسی ہو میرب۔"

"لیلی نام ہے میرا عالم شائد تم بھول گئے ہو اور وعلیکم اسلام میں بلکل ٹھیک ہوں۔"

"مجھے خوشی ہے کہ تم ٹھیک ہو۔ہادی تمہیں بہت یاد کرتا تھا۔ہادی کی جان بستی ہے تم میں۔"

عالم۔۔۔۔۔۔"

"بولو لیلی کیا کہنا ہے۔"

"تم دنیا کے سب سے اچھے انسان ہو۔"

"میں اتنا بھی اچھا نہیں ہوں لیلی۔"

"تم ہوں اور ہمیشہ رہو گے۔"

عالم اور لیلی دونوں ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔آج بھی کچھ نہیں بدلا تھا بس کچھ لمحے بدل گئے تھے۔

شہرام ہیر کی یونورسٹی کے باہر کھڑا تھا۔ معمول کے مطابق ہیر آئی اور اپنی گاڑی میں بیٹھ گئی۔ ڈرائیور سے ہیر نے آج اپنی دوست کے گھر جانے کے لیئے کہا تھا۔ گاڑی ہیر کی سہیلی کے گھر کے باہر رکی۔ ہیر نے ڈرائیور سے بات کی۔ ڈرائیور سے بات کرنے کے بعد ہیر اپنی سہیلی کے گھر کے اندر چلی گئی۔ شہرام بھی ہیر کے ساتھ ہی اس کی سہیلی کے گھر کے اندر گیا۔ یہ کار پورچ تھا اس سے پہلے کے ہیر اندر گھر کی طرف جاتی شہرام نے اسے اپنے پاس کھینچا اور اس کے منہ پر ہاتھ رکھا۔ گیٹ پر چوکیدار نہیں تھا جس کی بدولت شہرام باآسانی ہیر کے پیچھے آ گیا۔

"آواز نہیں نکالنا تم۔"

شہرام نے ہیر کے چہرے پر ہاتھ رکھا ہوا تھا۔ ہیر کی آنکھیں خوف کی شدد سے باہر آنے کو تھی۔ شہرام ہیر کے بہت نزدیک تھا۔ ہیر شہرام کی گرم سانسوں کو اپنے چہرے پر محسوس کر رہی تھی۔ شہرام ہیر کو تھامے گھر سے باہر لے آیا اور اپنی گاڑی میں پھینک کر یہ فوراً ہی ڈرائیونگ سیٹ پر آ گیا۔

"""گھٹیا انسان ہمت کیسے ہوئی تمہاری یہ سب کرنے کی۔"

ہیر چیخی۔شہرام نے اس کے لبوں پر انگلی رکھی۔ہیر نے شہرام کی انگلی جھٹکی اور باہر نکلنا چاہا۔

"یہ دروازہ نہیں کھلے گا جب تک تم میری بات نہیں سن لیتی۔"

"کیا سنانا ہے کچھ رہ گیا تھا تمہارے بھائی سے جس بات کا بدلہ تم لینے آئے ہو۔"

"تمہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے میرے لالہ کسی چیز میں شامل نہیں ہیں وہ تو مجھ سے بہت زیادہ محبت کرتے ہیں۔وہ تو تم سے ملنا چاہتے ہیں کیونکہ تم ان کے بھائی کی پسند ہو۔"

"جا کر اپنے بھائی سے پوچھنا آج سے چھ سال پہلے میری بہن سے نکاح کیا تھا تمہارے بھائی نے۔تم جانتے ہو میری بہن پریگننٹ تھی مگر تمہارے بھائی نے اپنے بچے کو نام دینے سے انکار کر دیا۔میرے بابا اور ماما دونوں ہمیں چھوڑ کر اس دنیا سے چلے گئے۔تم اس خاندان سے ہو جس سے میں سالوں سے نفرت کرتی آئی ہوں۔اپنی بہن کو ایک پل کے لیئے بھی خوش نہیں دیکھا میں نے۔ان کی آنکھوں میں ہمیشہ ہی ایک اداسی رہتی ہے۔اس سب کا ذمہ دار تمہارا بھائی ہے۔تمہارے باپ نے اپنی خاندانی دشمنی نکالی تھی میری معصوم بہن سے۔"

"ایسا کچھ نہیں ہے ہیر تمہیں ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی ہے میں مان ہی نہیں سکتا لالہ ایسا کچھ کر سکتے ہیں"

ہیر ہنسنے لگ گئی۔

"خیر اپنے بھائی سے کہنا میں میرب خان نہیں ہوں جس معصوم لڑکی کو اس نے بے وقوف بنالیا تھا۔ میں ہیر خان ہوں تم جیسے گھٹیا اور پنچ خاندان کے لڑکوں کو سبق سکھانا اچھے سے جانتی ہوں۔"

"پلیز ہیر میرے خاندان کے بارے میں ایسی باتیں مت کرو۔"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"او تو مسٹر شہرام کو میری باتیں بری لگی۔ یقین کرو کہنے کو تو میں بہت کچھ کہہ سکتی ہوں مگر میری تربیت گوارہ نہیں کرتی۔ مجھے چھوڑ کر اپنے خاندان کی کوئی لڑکی دیکھو جسے تم بے وقوف بنا سکو۔ میں تم جیسے لڑکوں کو دیکھنا تو دور بات کرنا پسند نہیں کرتی ان سے۔"

شہرام خاموش تھا۔ ہیر دروازہ کھولنے کی کوشش کر رہی تھی۔ ہیر نے شہرام کی طرف دیکھا۔

"دروازہ کھولو۔"

"پہلے میری بات سن لو تمہیں کوئی غلط فہمی۔۔۔۔۔"

"مجھے تمہاری کوئی بات نہیں سننی۔ تم خود کو کیا سمجھتے ہو شہرام پاشا۔میں کبھی نہیں بھول سکتی تمہارے بھائی کا مکروہ چہرہ۔اپنے ہاتھوں سے اسے مارنے کا دل کرتا ہے آج بھی۔ خیر میں تم سے منہ لگانا نہیں چاہتی۔ باقی کی باتیں اپنے باپ اور بھائی سے پوچھنا دروازہ کھولو۔"

شہرام نے ہیر کا ہاتھ تھاما اور اپنا ہاتھ میں اٹھائی ہوئی انگھوٹی ہیر کے ہاتھ کی زینت بنا دی۔

"آج سے تم میری امانت ہو۔میں ماضی کی کوئی بات نہیں جانتا۔تم میری ہو اور میری ہی رہو گی اس بات کو دماغ میں بٹھالو۔"

شہرام نے سرد لہجے میں ہیر کو کیا۔ہیر نے نفرت سے منہ پھیرا اور ہاتھ میں پہنی ہوئی انگھوٹی کو اتارنا چاہا جو اس کے ہاتھ میں پھنس گئی تھی۔

"یہ کبھی نہیں اترے گی۔میں تمہیں ہر اس چیز سے چھپالوں گا جو ہمارے درمیان

دوری پیدا کرے گی۔"

"خبردار جو اپنی بکواس کو جاری رکھا۔ تم سمجھتے کیا ہو خود کو ہاں۔ کہیں کے منسٹر ہو یا غنڈے۔"

"میں جیسا بھی ہوں تمہارا ہوں۔ تم میرے لیئے ہی بنائی گئی ہو اور میری ہی رہو گی۔ جاؤ اور اپنے دماغ میں بٹھا لو گے میرے علاوہ سب لڑکے تمہارے کچھ نہیں لگتے۔"

ہیر دروازہ کھلنے پر بھاگی اور اپنی دوست کے گھر میں گھس گئی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شہرام کا دماغ یہ سوچ کر پھٹ رہا تھا کہ اگر سچ میں ویسا ہوا جیسا ہیر کہہ رہی ہے تو یہ ہیر کا سامنا کیسے کرے گا۔اسے بہرام سے بات کرنی تھی جو گاؤں جا کر ہی ممکن تھا۔

معاز منصور صاحب کا بیٹا تھا جو عالم کے ماموں تھے یعنی ماہا بیگم کے بھائی۔ہیر اور لیلی جب شہر آئی تو منصور صاحب نے ہی انہیں سنبھالا۔معاز ہیر اور لیلی کے بہت قریب تھا۔ابھی معاز لیلی اور عالم کے ساتھ اپنے چاچو یعنی عالم کے دوسرے ماموں کی بیٹی کی

شادی پر آیا ہوا تھا۔ معاز نے عالم اور لیلی کو بہت سال بعد اکٹھے دیکھا تھا۔ سب کو یہی پتا تھا کہ عالم اور لیلی میاں بیوی ہیں مگر ایسا نہیں تھا۔ عالم نے لیلی کے بچے کو نام دینے کے لیئے سب سے یہ جھوٹ بولا تھا۔ منصور صاحب اس حقیقت سے واقف تھے مگر اور کوئی نہیں۔ عالم ہادی کی پیدائش کے ایک سال بعد واپس گائوں چلا گیا جہاں خان کا گھر تھا۔ خان کی تمام ذمہ داریاں عالم دیکھتا تھا۔ اس شادی میں بھی عالم اور لیلی بطور میاں بیوی آئے تھے۔ لیلی کو عزت عالم نے دی تھی ورنہ اس کا بچہ دنیا والوں کی نظر میں ناجائز کہلاتا اور اس کی زندگی بہت تنگ ہو جاتی۔ زید نے آج اپنی بہن کے نکاح والے دن بہت زیادہ اہتمام کیا تھا۔ سارے خاندان والے جمع تھے۔ ہیر لیلی اور عالم کے ساتھ نہیں آئی تھی وہ اماں بی کے پاس تھی۔ ہیر کے پیپر ہو رہے تھے جس کی وجہ سے وہ گھر میں ہی تھی۔ لیلی سادہ سا تیار ہوئی تو عالم کی بڑی مامی نے اس کو خوب سنائی کہ سہاگن ہو کر کیا حال بنا رکھا ہے اپنا۔ زبردستی سب لڑکیوں کے لیئے بنائے ہوئے پیلے فراکوں میں سے ایک لیلی کو دیا۔ لیلی کو زبردستی پھولوں کا زیور پہنایا تھا بڑی مامی نے۔ لیلی باہر آئی تو خاندان کے سب لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ اس خاندان نے کبھی لیلی کو ماما کی سوتیلی بیٹی نہیں سمجھا تھا۔ عالم ہادی اور معاز کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ لیلی آکر اس کے ساتھ بیٹھ گئی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اوے واہ آپی کیا لگ رہی ہیں آپ۔مجھے تو لگتا ہے آج بھائی کے ہوش اڑانے ہیں آپ نے۔"

معاز نے عالم کی طرف اشارہ کیا۔عالم نے نظر اٹھا کر لیلی کو دیکھا پھر نظر جھکا لی۔ابھی وہ حق نہیں رکھتا تھا کہ لیلی کو نظر بھر کے دیکھے۔

"ارے معاز میں تو کہتی ہوں یہ لڑکی دو دن رہے نہ ہمارے پاس اس کو سیدھا کر کے بھیجیں۔ہمارا عالم اتنا یونیک پیس ہے لڑکیاں مرتی ہیں اس کے پیچھے اور ایک یہ ہے عالم کو کوئی لفٹ ہی نہیں۔"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زید کی بیوی دوستانہ انداز سے عالم اور لیلی دونوں کو چھیڑ رہی تھی۔عالم خاموشی سے اپنی خالی آنکھوں سے لیلی کو دیکھ رہا تھا جو ہمیشہ کی طرح بہت نروس تھی۔کوئی اس حقیقت کو نہیں جانتا تھا کہ یہاں بیٹھے دو نفوس میں کوئی تعلق نہیں ہے۔عالم نے ہادی کو بچوں کے ساتھ بھیجا اور خود اٹھنے لگا جب زید کی بیوی اور بڑی مامی نے اسے روکا۔

"کدھر جا رہے ہو بیٹھو یہاں پر۔"

عالم خاموشی سے واپس بیٹھا۔

"ارے ہمارے ہاں رسم ہے کہ سہاگن لڑکیاں دلہن کو پہلی مہندی لگاتی ہیں تم دونوں بھی یہاں سب سے خوش حال شادی شدہ جوڑا ہو اس لیئے صدف کو پہلی مہندی تم دونوں لگائو۔"

بڑی مامی نے ان دونوں کو زبردستی صدف کے پاس بٹھایا۔لیلی کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اس سچویشن میں کیا کرے۔لیلی کے ہاتھ بھیگ گئے۔یہ ڈرامہ عالم اور لیلی بخوبی سالوں سے نبھاتے آئے تھے مگر اب لیلی کے لیئے مشکل ہو رہا تھا۔صدف نے اپنا ہاتھ آگے کیا۔

"سن لیں بھابھی میرے ہاتھ کی مہندی خراب مت کرنا۔"

صدف نے کھکھلا کر لیلی کو چھیڑا۔صدف کے ہاتھ پر روایتی ٹکا لگاتے ہوئے لیلی عالم کی طرف دیکھ رہی تھی۔عالم نے رسم کے مطابق لیلی کا ہاتھ تھاما۔لیلی کو یہ بات بری لگ رہی تھا اور عالم کو بھی مگر دونوں مجبور تھے۔لیلی نے فوراسے اپنا کام ختم کیا اور اٹھ گئی۔عالم بھی تھوڑی دیر بعد باہر چلا گیا۔عالم جب دوبارہ واپس آیا تو زید کی بیوی یعنی بھابھی لیلی کے ہاتھ پر ضد کر کے مہندی لگوا رہی تھی۔عالم دور کھڑا یہ منظر دیکھ رہا تھا۔یہ بچپن کی ایک یاد میں چلا گیا۔

عالم اور میرب لیلی خان اس وقت پندرہ برس کے تھے۔ صبح عید تھی اور ماما بے انتہا مصروف تھی۔ لیلی کب سے انتظار کر رہی تھی کہ وہ آئیں اور اس کو مہندی لگائیں۔ لیلی آخر کار چڑ گئی۔

"میں کب سے انتظار کر رہی ہوں ماما کا مگر مجال ہے جو انہیں وقت ملے۔"

لیلی غصے میں کشن پھینک رہی تھی جب عالم نے ایک کشن کیچ کیا۔

"یار پریشان کیوں ہوتی ہو میں ہوں نہ۔"

"تم مہندی لگا سکتے ہو کوئی۔"

لیلی نے چڑ کر عالم پر طنز کیا۔

'تم کہو تو میں لگا بھی سکتا ہوں۔"

"میں نے اپنے ہاتھوں پر نقش و نگار نہیں بنوانے۔"

"یار غصہ مت کرو ایک بار اعتبار تو کر کے دیکھو۔"

عالم نے لیلی کی بند مٹھی کھولی۔ عالم نے سامنے پڑی مہندی کے ڈیزائن والی کتاب سے مہندی دیکھی اور لیلی کے ہاتھ پر لگانا شروع کی۔ عالم کی ڈرائنگ اچھی تھی اسی لیئے

قابل قبول مہندی لگا دی۔

"ارے واہ پارٹنر تم نے تو کمال کر دیا۔"

لیلی نے اپنے ہاتھ دیکھا اور عالم کے کام کی تعریف کی۔ دور کھڑے خان اپنے بچوں کو دیکھ کر خوش ہوئے۔ ان کا خواب تھا کہ لیلی کے ہاتھ میں عالم کے نام کی مہندی لگے۔

معاز کے کھینچنے پر عالم کو ہوش آیا جو اسے لیلی کے پاس لے آیا۔

"بھائی بھابھی کو اٹھائیں نہ ہمارے ساتھ لٹی ڈالیں۔ سالوں ہو گئے کسی کی شادی کو انجوائے کیئے۔"

سب کے زبردستی کرنے کرنے پر لیلی اٹھی۔ عالم اس کے ساتھ تھا۔ دونوں کزنز کے گھیرے میں آئے اور ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے ان کا ساتھ دینے لگے۔ عالم جانتا تھا لیلی کے دل پر کیا گزری ہے اور لیلی جانتی تھی کہ عالم نے اس کے لیئے اور اس کے بچے کے لیئے کیا قربانی دی ہے۔

بہرام نے اپنی الماری کھولی ہوئی تھی۔ اس میں رکھا ہوا ایک ڈوپٹا آج بھی کسی کی یاد

دلاتا تھا۔ میرب خان کا وہ نرم سارویہ وہ محبت بھرا لمس بہرام کیسے بھول سکتا تھا مگر خاندانی دشمنی نے بہرام سے وہ کروایا جو یہ کرنے کے بارے میں سوچ نہیں سکتا تھا۔ بہرام کے باپ نے اس سے کہا تھا کہ تم نکاح مت کرنا مگر اسے نا جانے کیا ہوا کہ یہ نکاح کر بیٹھا۔ شاید یہ برداشت نہیں کر سکتا تھا کہ میرب کسی اور کی ہو۔ اتنے سال اس نے خود کو میرب سے دور رکھا کہ کہیں دل پھر کوئی بغاوت نہ کر دے۔ دروازہ کھلا اور اندر آنے والا شہرام تھا۔

"ارے میری جان تم کب آئے۔"

"میں آپ سے بات کرنے آیا ہوں لالہ۔"

شہرام کی آنکھیں اس وقت سرخی نائل تھی جو اس کی کیفیت بیان کر رہی تھی۔

"کیا ہوا بچے کوئی کام ہے لالہ سے۔"

بہرام نے شہرام کے چہرے پر ہاتھ پھیرا۔

"لالہ آج سے چھ سال پہلے آپ نے میرب لیلی خان سے شادی کی تھی۔"

شہرام کے سوال پر بہرام کی آنکھیں سرد ہوئی۔ اس نے اپنے ہاتھ اپنے پہلو میں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

گرائے۔

"تم سے یہ بات کس نے کہی۔"

"آپ اس بات کو چھوڑدیں کہ مجھے کیسے علم ہوا۔مجھے صرف اتنا بتادیں لالہ کیا یہ سچ ہے۔"

"اس بات کو چھوڑدو شہرام تم کچھ نہیں جانتے۔"

"بولیں نہ لالہ کیا آپ نے اپنے بچے کو اپنا نام نہیں دیا تھا۔ایک لڑکی کی زندگی برباد کی تھی آپ نے اور بابا نے۔"

"شہرام تم مجھ سے سوال کرنے کا حق نہیں رکھتے۔"

"کیوں لالہ کیوں حق نہیں رکھتا۔آپ کی وجہ سے میری ہیر مجھ سے اتنی بدگمان ہے وہ مجھے کہتی ہے میں بھی آپ ہی طرح گھٹیا ہوں۔"

"شہرام بھول جائو اس لڑکی کو۔تمہاری زندگی بہت اچھی گزرے گی۔"

"اس کے بغیر میری کوئی زندگی نہیں لالہ۔میں آپ کو چھوڑدوں گا مگر ہیر کو نہیں ۔میں آپ کی طرح کسی کی بیٹی کے ساتھ نہیں کھیلتا۔ہمارے گھر میں بھی بہنیں ہیں

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شاید آپ یہ بات بھول گئے تھے۔"

"شہرام تم کل کی محبت کے لیئے اپنے لالہ کے خلاف جائو گے۔"

"وہ کل کی محبت نہیں ہے لالہ وہ یہاں بستی ہے میرے دل میں۔میں صرف ایک وجود ہوں اس میں روح میری باربی میری ہیر ہے۔آج جو کامیابی میں نے حاصل کی ہے وہ صرف ہیر کی خاطر اس کو اچھی زندگی دینے کی خاطر۔"

"شہرام آگ سے مت کھیلو۔"

"واپسی کا کوئی رستہ نہیں لالہ اور ہو گا بھی نہیں۔"

شہرام غصے سے کہہ کر چلا گیا جبکہ بہرام کی آنکھیں سرد ہو گئی۔

ماضی

بہرام آج ایک یونورسٹی کے ایوینٹ پر مدعو تھا۔بہرام کے خاندان میں اس کے چچا ایک جانے مانے بیرسٹر تھے جنھیں گزرے کئی برس ہو گئے تھے۔آج بہت عرصے بعد بہرام پاشا ایک لا یونورسٹی آیا تھا۔اس کے پیچھے اس کا چھپا ہوا ایک مقصد بھی

تھا۔ہال میں سربراہی کرسی پر بیٹھے ہوئے اس کی نظر دروازے پر ہی تھی جہاں سے آنے والی شخصیت کا اسے بے صبری سے انتظار تھا۔

لیلی اپنی دوستوں کے ساتھ ہال میں آئی۔آج لیلی کا اس یونورسٹی میں آخری دن تھا۔لا کر چکی تھی لیلی اور اب اس کا مستقبل اپنے باپ کے ساتھ اس کے لا فرم میں تھا۔لیلی نے پریکٹس اپنے باپ کے ساتھ ہی کرنی تھی۔کون نہیں جانتا تھا خان کو وہ ایک جانے مانے لا فرم کے مالک تھے۔لا فرما بہت کم کامیاب ہوتی تھی مگر خان نے اپنی لا فرم کو کامیابی کی بلندیوں تک پہنچایا۔

لیلی سٹیج پر اپنی سہیلی کے ساتھ آئی۔آج لیلی نے کمپیرنگ کرنی تھی۔لیلی جیسی لڑکی یونورسٹی کے ہر قدم پر کامیاب رہی تھی اس کی سب سے بڑی وجہ عالم بھی تھا جس نے اس کو بہت زیادہ سپورٹ کیا تھا۔اپنے دور کی یہ ایک لائق سٹوڈنٹ تھی مگر اپنے والد کے ساتھ ان کے شعبے کو اپنی زندگی میں اختیار کرنے کی وجہ سے اسے کافی مدد ملی۔

لیلی نے اس وقت وائٹ رنگ کا فراک زیب تن کیا ہوا تھا۔ہاتھوں میں بہت خوبصورت پنک اور سفید رنگ کی کانچ کی چوڑیاں تھی جو اسے عالم نے صبح ہی تحفے میں دی تھی۔بالوں کو کھلا چھوڑے چہرے پر ہلکا میک اپ کیئے لیلی اس وقت کسی کے بھی

دل میں باآسانی اتر سکتی تھی۔لیلی سٹیج سے اتری اور اپنے ایک ٹیچر کے پاس آئی جو بہرام کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔بہرام کی نظر لیلی پر تھی۔لیلی نے بھی اسے پہچان لیئے تھا مگر ظاہر نہیں ہونے دیا تھا۔اپنے ٹیچر سے کچھ بات کر کے لیلی چلی گئی۔لیلی نے بہرام کو دیکھا اور پھر سٹیج پر دوبارہ چڑھ گئی۔بہرام کی نظر اس پورے ہال میں لیلی پر ہی تھی اور یہ بات لیلی نے بھی نوٹ کی تھی۔

"میرب جلدی سے آئو بیگ سٹیج کوئی مسئلہ ہو گیا ہے میڈیم تمہیں بلا رہی ہیں۔"

لیلی ایک لڑکی کی بات سنتے ہی بیگ سٹیج چلی گئی۔ فنکشن بہت اچھے سے اختتام پذیر ہوا۔شام یہاں جو ڈنر پارٹی تھی اس وقت سارے ہی۔یونیورسٹی کے سٹوڈنٹ جمع تھے۔لیلی کی ملاقات اس وقت عالم سے ہوئی۔

"کیسی ہیں آپ مس میرب۔"

بہرام نے لیلی کو مخاطب کیا جو اس وقت بہت خاموش تھی۔

"میں ٹھیک ہوں مسٹر پاشا۔"

"ویسے شاید آپ اس دن کی ملاقات کو لے کر شاید ناراض ہیں۔"

"ارے نہیں مسٹر پاشا وہ تو بس ویسے ہی کہہ دیا تھا۔ میں رائٹنگ کے معاملے میں بہت سنجیدہ ہوں نہ۔"

"یہ تو بہت اچھی بات ہے۔ایسا کیوں نہ کریں کہ آپ رائٹنگ کلب آئیں وہاں پر ایک میچ ہو جائے مزہ آئے گا۔"

"ضرور میں ویسے بھی کلب میں ہونے والے بہت سے مقابلوں حصہ لے چکی ہوں۔"

"ملاقات ہو گی پھر میرب وہاں آپ سے۔"

"ضرور مسٹر پاشا۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لیلی بہرام سے بات کرنے کے بعد ہٹ گئی۔ بہرام لیلی کو ہی دیکھ رہا تھا جو اپنی کسی سہیلی کے ساتھ کھڑی باتیں کر رہی تھی۔اس کی سہیلی نے کچھ کہا تو لیلی نے اپنی چوڑیاں آنکھوں کے سامنے رکھ کے ہلائی۔ بہرام یہ منظر دیکھ رہا تھا۔لیلی کی نظر بہرام پر پڑی تو اس نے فوراً سے اپنا چہرہ پھیر لیا۔ بہرام اس کی حرکت پر ہنسنے لگ گیا۔

یہ شام اپنے اختتام کے ساتھ بہت سے راض لے کر دفن ہوئی تھی۔

عالم نے لیلی کا ہاتھ تھاما ہوا تھا اور یہ اسے ڈاکٹر کے پاس لایا تھا۔ لیلی کی پریگننسی کو چھ ماہ ہو گئے تھے۔ لیلی اس وقت میں نہ ہی کچھ بولتی تھی اور نہ ہی اپنا خیال رکھتی تھی۔ ڈاکٹر نے لیلی کا چیک اپ کیا اور عالم کے پاس آئی۔

"مسٹر عالم مجھے آپ سے اکیلے میں بات کرنی ہے۔"

عالم ڈاکٹر کے ساتھ اس کے کیبن میں بیٹھا تھا۔

"دیکھیں مسٹر عالم لیلی کی حالت بہت خراب ہے۔ آپ سمجھ سکتے ہیں لیلی کس کنڈیشن میں ہے۔ اس کا وزن کم ہو گیا بجائے بڑھنے کے۔ لیلی کے بچے کی گروتھ تو ٹھیک ہے مگر لیلی کی کنڈیشن بلکل ٹھیک نہیں تھی۔ آپ کوشش کریں کہ لیلی کو جتنا جلدی ہو سکے اس فیز سے نکالیں۔"

"ڈاکٹر میں پوری کوشش کر رہا ہوں۔"

"امید ہے جب وہ اگلی بار آئے گی تو ٹھیک ہو گی۔"

عالم ڈاکٹر سے بات کرنے کے بعد باہر آیا۔ لیلی سامنے کرسی پر بیٹھی تھی۔ کالی چادر کے ہالے میں لیلی کا چہرہ ذرد رنگ لیئے ہوا تھا۔ وجود کو چادر میں چھپائے لیلی خاموش سے

سکن بیٹھی تھی۔نرس نے لیلی کے بازو میں انجکشن لگایا۔

"آپ کے شوہر آپ سے بڑی محبت کرتے ہیں میڈیم۔آپ بھی اپنا خیال رکھیں نہ دیکھیں وہ آپ کے لیئے کتنے پریشان رہتے ہیں۔"

لیلی نے نرس کی کسی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔عالم لیلی کے پاس آیا۔نرس ان دونوں کو چھوڑ کر چلی گئی۔یہ ان کا اپنا علاقہ تھا سوات۔باہر ہلکی ہلکی سردی تھی۔عالم نے لیلی کی چادر ٹھیک کروائی اور اٹھا کر باہر لایا اور گاڑی میں بٹھایا۔لیلی عالم کے بیٹھنے کے بعد بہت مدہم آواز میں بولی۔

"مر جانے دو اس بچے کو اور مجھے۔جس کو دنیا جائز ہونے کے باوجود گناہ کہے ایسے بچے کا اس دنیا میں آنے کا کوئی فائدہ نہیں۔"

"تمہاری ایک بات نہ سنوں اب میں۔یہ بچہ میرے نام کے ساتھ اس دنیا میں جانا جائے گا۔"

"یہ جس کا خون ہے اسی کا رہے گا عالم۔میرا تمہارا کوئی رشتہ نہیں۔تم میرے کچھ نہیں لگتے پھر دنیا کے سامنے کیوں میری عزت رکھتے ہو ہاں۔"

"میں تمہارے ساتھ پچھلے کتنے سالوں سے یوں۔ایک گھر میں رہیں ہیں ہم۔تمہارے والد نے مجھے باپ بن کر پالا ہے۔یہ جائیدادیہ دولت سب بابا کی ہے مگر وہ یہ سب میرے سپرد کر کے گئے ہیں۔وہ مجھے اپنا بیٹا مانتے تھے تو میں اتنا کم ظرف نہیں ہوں کی ان کی بیٹی کو تکلیف میں تنہا چھوڑ دوں۔جو بابا کا احسان ہے مجھ پر اس کے بدلے میں ساری عمر بھی اترتا نہیں تو نہیں اتار سکتا۔"

"تمہاری زبان تمہارا ساتھ نہیں دیتی عالم۔تم آج بھی مجھ جیسی بے وفا کے ساتھ کیسے ہو۔میں نے تو تم سے وفا نہیں کی تمہارے بجائے ایک خود غرض اور مطلبی شخص کو اپنا سب کچھ دے دیا۔"

"لیلی یہ بات یاد رکھو میں نے تم سے عشق کیا ہے۔میرے عشق کی کوئی حد نہیں۔عشق کبھی انسان کو رسوا نہیں کرتا۔میں تم سے بے پناہ عشق کرتا ہوں اور مجھے یہ گوارا نہیں کہ تمہیں دنیا والے کچھ کہیں۔"

"عالم مت کرو مجھ سے ہمدردی۔"

لیلی نے اپنی آنکھیں بند کرتے ہوئے عالم کو تھکے ہوئے انداز میں کہا۔

"یہ ہمدردی نہیں محبت ہے اگر تم سمجھ پائو تو۔جو ہو چکا ہے وہ ختم کرو۔تم اس شخص سے طلاق لو۔"

"میں۔۔۔۔۔۔۔کیسے یہ سب کروں گی عالم۔"

"تم جب تیار ہو تو مجھے آواز دینا میں حاضر ہو جائوں گا۔ابھی کے لیئے آنے والی جان پر دھیان دو۔میں اسے خود پال لوں گا۔یہ ہمارے گھر کا وارث ہے۔تم بیگم سرکار ہو میری چاہے ہمارے درمیان کوئی رشتہ نہیں لیکن لوگ اس حقیقت سے ناواقف ہیں۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"تھک جائو گے عالم۔"

"سچا عشق نہیں تھکتا میرب لیلی خان۔"

عالم نے لیلی کو نیند میں جاتے دیکھا اور گاڑی چلادی۔

حال

بہرام اپنے دوست کی بہن کی شادی میں آیا ہوا تھا۔ایک بچہ اس کے پاس سے بھاگتا ہوا

اس کے دوست کے پاس آیا۔

"چاچو چاچو بابا بلا رہے ہیں آپ کو۔"

زید ہادی کی طرف متوجہ ہوا۔ بہرام نے جیسے ہی ہادی کو دیکھا یہ چونک گیا کیونکہ ہادی کا ہر ایک نقش اس کا بچپن تھا۔ ہادی کو دیکھ کر یوں گمان ہوتا تھا کہ یہ بہرام ہے۔

"چاچو کی جان چاچو آتے ہیں آپ جائو اندر۔"

ہادی اندر بھاگ گیا۔

"یہ کون تھا زید۔"

"میرے کزن کا بیٹا ہے۔ بہت شرارتی ہے۔ آج کافی عرصے بعد یوں اس کے والدین اسے فیملی فنکشن پر لائے تو بہت خوش ہے۔"

"کون سے کزن کا بیٹا ہے تمہارے زید۔"

"عالم اور لیلی دونوں کا بیٹا ہے۔"

بہرام کی زمین ہل گئی تھی۔ لیلی وہ تو بہرام کی بیوی تھی پھر اس کا اور عالم کا بچہ۔

"لیلی اور عالم ان کی شادی کب ہوئی۔"

"چھ سال ہو گئے۔ دونوں اندر ہیں آئو تمہیں ملواتا ہوں ان سے۔"

بہرام جانتا تھا زید عالم کے ماموں کا بیٹا ہے مگر زید بہرام کے بارے میں نہیں جانتا تھا۔ فیملی ہال کی طرف جاتے ہوئے بہرام کو میوزک کی آواز آرہی تھی۔ ہال میں صرف فیملی ممبر تھے۔ فنکشن ختم ہو چکا تھا بس خاندان والے باقی تھے۔ بہرام کی نظر سامنے پڑی تو اٹھنے سے انکاری تھی۔ گرین کلر کے لہنگے پر سر پر ڈوپٹے کے ساتھ ماتھا پٹی لگائے لیلی کھڑی تھی۔ ساتھ میں سفید کرتے میں ملبوس عالم تھا جس نے ہادی کو اٹھا رکھا تھا اور ہادی کو پکڑ کر دونوں کسی گانے پر ڈانس کر رہے تھے۔

"وہ دیکھو بہرام لیلی اور عالم۔ دونوں بہت خوش ہیں۔ میں تو عالم کو دیکھ کر اس کی قسمت پر رشک کرتا ہوں کہ اسے لیلی جیسی لڑکی ملی ہے۔"

عالم نے کوئی بات کی جس سے لیلی اور ہادی دونوں ہنس پڑے۔ بہرام کا خون کھول اٹھا۔ اس نے لیلی کے بارے میں کوئی بھی معلومات ان سالوں میں نہیں رکھی تھی۔ اس نے لیلی کو مکمل چھوڑ دیا تھا مگر وہ اس کے نکاح میں تھی اور اس نے شادی کر لی۔

"لیلی میرے دوست بہرام سے ملو۔"

زید بہرام کو لیلی کے پاس لایا۔عالم نے نظر اٹھائی تو اس کی گرفت ہادی پر مضبوط ہو گئی۔عالم نے بڑھ کر لیلی کو کمر سے تھاما اور بہرام سے ملا۔

"ہیلو مسٹر بہرام کیسے ہیں آپ۔"

بہرام تو لیلی کو ہی دیکھ رہا تھا جس کی نظر میں بے انتہا نفرت تھی اس کے لیئے۔

"بابا یہ انکل کون ہیں۔"

"بیٹا زید چاچو کے دوست ہیں۔آپ جائو آنی کے پاس میں آپ کی ماما کو لاتا ہوں۔"

زید بھی بہرام کے پاس سے ہٹا۔

"بہت جلدی نہیں کی شادی کرنے میں۔تم جانتی ہو بیوی ہو تم میری اور اس کے باوجود تم نے اس شخص سے شادی کر لی۔"

لیلی کو دیکھتے ہوئے بہرام زہر خندہ لہجے میں بولا۔لیلی کے بجائے عالم نے جواب دیا بہرام کی بات کا۔

"کون سی شادی مسٹر بہرام جس کا ہر ثبوت مٹا دیا تھا تم نے۔بقول تمہارے وہ نکاح تو

نقلی تھا پھر ہماری شادی پر اتنا اعتراض کیوں۔ تم بات کرنے کے لائق نہیں ہو بھری محفل میں تم نے لیلی کے ساتھ ہر رشتے کو ماننے سے انکار کیا اب ہماری زندگی میں دخل اندازی بند کرو۔"

"شٹ اپ بیوی ہے یہ میری۔"

"اپنے زبان کو قابو میں رکھو تو تمہارے لیئے بہتر ہے بہرام پاشا۔ میں تمہاری نام نہاد عزت کی دھجیاں اڑانے میں دیر نہیں لگاؤں گی۔ اپنا یہ غلیظ چہرہ لے کر یہاں سے چلے جاؤ اس سے پہلے کے میں تمہیں تمہاری اوقات یاد کروادوں۔"

لیلی نے عالم کا ہاتھ تھام رکھا تھا۔

"تم کیا سمجھتی ہو اتنی آسانی سے ہمارے رشتے کو بھول جاؤ گی تمہیں تمہاری حیثیت بہت جلد واضح کروں گا میں۔"

"تمہاری حیثیت بھی میرے نزدیک ایک غلیظ شخص سے زیادہ کچھ نہیں۔"

لیلی عالم کے ساتھ ہال سے نکلی۔ لیلی کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔ کوئی نہیں جانتا تھا عالم اور خان بابا کے درمیان چھپے اس رات کے راض کو جس دن عالم نے لیلی پر اپنی عزت

کی چادر ڈالی تھی۔کوئی رشتہ ہو کر نہ بھی دنیا کی نظر میں ان کا بہت گہرا تعلق تھا۔

ہیر بی اماں لے پاس سے ابھی ہی اٹھ کر کمرے میں آئی تھی۔ہیر کے ہاتھ میں یہ ابھی بھی ہیرے کی انگوٹھی پوری آب وتاب سے چمک رہی تھی۔ہیر کو یقین تھا کہ یہ شخص پاگل ہے۔آپی اور بھائی کے واپس آتے ہی ہیر نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ بھائی کے ساتھ سوات چلی جائے گی۔ پیپر تو ویسے بھی ختم ہو گئے تھے۔

ہیر کا فون بجا۔

"ہیلو۔"

ہیر نے جیسے ہی بولا آگے سے ایک تھکی تھکی سے آواز آئی۔

"کیسی ہو باربی۔"

"کون۔"

"شہرام پاشا جس کے نام کی انگوٹھی تم نے اپنے ہاتھ میں پہن رکھی ہے۔تم ٹھیک تھی کچھ غلطی میرے خاندان کی طرف سے ہوئی ہے میں اس کے لیئے معذرت چاہتا ہوں

بس تم مجھ سے ناراض مت ہو۔"

"تمہیں میرا نمبر کا نے دیا ہاں۔ تمہیں شرافت کی زبان سمجھ نہیں آتی کیا کہ میں تم جیسے انسان کے ساتھ رہنا تو دور تمہاری طرف دیکھنا بھی پسند نہیں کرتی۔ تمہارے بھائی نے جو کیا ہے ہمارے لیئے وہی کافی ہے۔میں نہ کبھی تمہاری تھی نہ کبھی ہو سکتی ہوں۔"

"تم میری تھی ہو اور رہو گی باربی۔ بہت جلد تم میرے پاس ہو گی باربی۔"

ہیر نے غصے سے فون بند کر دیا۔ یہ بندہ تو سر ہی چڑھتا جا رہا تھا۔

بہرام اپنے روم میں آیا اور آتے ہی اپنا کوٹ اٹھا کر پھینکا۔ بہرام کا خون کھول رہا تھا یوں ایک بچے کے ساتھ اور عالم کے ساتھ لیلی کو دیکھ کر۔

"بچہ شادی یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ تم میری بیوی ہو میں نے اس لیئے تمہیں ساری زندگی اپنے نام کا پابند کیا تھا کہ کوئی تمہاری طرف دیکھ نہ سکے۔ تم ایسا نہیں کر سکتی۔"

بہرام کمرے کی ہر چیز پھینک رہا تھا جب اس کی نظر اپنے بچپن کی تصویر پر پڑی۔ ہادی

کی اور اس تصویر کی مشابہت دیکھ کر دوپل بہرام رکا۔

"بچہ۔۔۔۔۔۔میرا بچہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

بہرام کے آنکھیں اس وقت بے یقینی کی کیفیت میں تھی۔

"وہ بلکل میری طرح تھا میرا بچہ۔۔۔۔۔۔۔"

بہرام نے اس بچے کی شکل یاد کی۔

"اگر ایسا ہے تو میرب تم نے اچھا نہیں کیا میرے بیٹے کو مجھ سے دور کر کے تمہیں حساب دینا ہو گا۔۔۔۔۔۔"

کمرے کی ہر چیز کو پھینکتے ہوئے بہرام جنونی کیفیت میں مبتلا تھا۔ مگر وہ یہ بھول گیا تھا کہ اس کا مقابلہ میرب سے نہیں لیلی سے ہے۔

عمار شہرام کے ساتھ اس کے سوات والے کاٹیج میں آیا تھا جو شہر سے قدرے دور تھی۔ اس جگہ کا پتا اس نے کسی کو نہیں بتایا تھا سوائے عمار کے۔ شہرام کا ارادہ ہیر سے شادی کے بعد کچھ عرصہ یہاں رہنے کا تھا۔ عمار شہرام کی بنائی ہوئی فیشن کمپنی کا سی ای

او تھا۔ شہرام خود کمپنی کا مالک اور چیر پرسن تھا۔ شہرام نے سارا کام عمار کے سپرد کیا ۔اس نے عمار سے ضروری کاموں کی لسٹ لی جو یہ یہاں پورے کرنے والا تھا۔ ویسے بھی اسے نئ فیشن لائن لانچ کرنی تھی جس کے لیئے سکون چاہیے تھا اور یہ جگہ پہاڑی علاقہ تھی اور شہر سے بہت دور.

"شہرام اب تیرا اگلا قدم کیا ہو گا۔"

"میرا اگلا قدم تمہاری بھابھی کو اپنے پاس لانا ہے۔"

"شہرام تم جو کرنے جارہے ہو اس طرح تو بھابھی تم سے اور بھی دور ہو جائیں گی۔ تم جانتے ہو زبردستی کے رشتوں کا کوئی مستقبل نہیں ہوتا۔ پھر جو بہرام بھائی بھابھی کی بہن کے ساتھ کر چکے ہیں میرا نہیں خیال کہ کبھی ہیر بھابھی تمہیں اپنا پائیں گی یا تم پر یقین کر پائیں گی۔"

"میں زندہ نہیں رہ پاؤں گا عمار۔"

"یہ غلط ہے شہرام تم جانتے ہو اور زبردستی سے کبھی زندگیاں نہیں بنتی

حقیقت میں بھابھی تجھے کبھی نہیں اپنائیں گی اور سب سے بڑی بات کہ تم انہیں یوں

اتنے دور اپنوں سے دور رکھ کر خود سے اور دور کر دو گے۔"

"میں اور کیا کروں عمار۔ میرا بھائی جو کام کر چکا ہے اس کے بعد تو مجھے کوئی امید نہیں کہ ہیر کی بہن کبھی میرے یا ہیر کے رشتے کے لیئے مانیں گی۔ سب سے بڑی بات بابا نے اپنی کوئی پرانی خاندانی دشمنی نکالی ہے ہیر کے والد سے۔"

"اتنا سب کچھ جان لینے کے بعد بھی تم ہیر بھابھی کی زندگی خراب کر رہے ہو۔ جان لو جب ماں باپ کسی رشتے کے لیئے راضی نہ ہوں تو وہ رشتہ کبھی کامیاب نہیں جاتا۔"

"ماں باپ کیسی باتیں کرتے ہو تم عمار۔ وہ ماں باپ جنہوں نے ہمیشہ سے بہرام بھائی کو اپنا سب کچھ مانا ہے۔ تم جانتے ہو بہرام بھائی نے بابا کو ہر غلط سہی میں ساتھ دیا ہے جس کے باعث وہ کبھی سکون میں نہیں رہے۔ تم نہیں جانتے ہیر کی بہن ہی وہ لڑکی ہیں جن کی چیزیں بھائی کے پاس دیکھی ہیں میں نے۔ وہ شادی نہیں کرتے کیوں کہ اس کی وجہ لیلی خان ہیں۔ بھائی نے بابا کی بات تو مان لی مگر اپنی زندگی ضرور برباد کر لی ہے۔"

"یہ ان کا اپنا فعل ہے بہرام مگر تم جو کرو گے وہ تمہارا فعل ہو گا یاد رکھنا اس کے لیئے کسی کو ذمہ دار نہیں ٹھہرا سکتے تم۔"

"جو میں جانتا ہوں وہ باتیں تم نہیں جانتے عمار جلد از جلد نکاح کا انتظام کرو میں ہیر کو یہاں لے کر آنا چاہتا ہوں۔"

"ایک مرتبہ پھر سوچ لو شہرام تمہارا ایک عمل ساری زندگی کے لیے تمہارے لیے بھاری ہو گا۔"

"میں نے سوچ سمجھ کر ہی فیصلہ کیا ہے اور اب واپسی کا کوئی راستہ نہیں ہے عمار۔"

شہرام بات کرنے کے بعد کمرے سے باہر نکل گیا۔اس وقت عمار کو بھی سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کرے۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہیر کا آج آخری پیپر تھا اور آج ہی لیلی اور عالم نے واپس آنا تھا.لیلی اور عالم کے واپس آنے کے بعد ہیر نے سوچا تھا کہ وہ تمام بات ان دونوں کو بتا دے گی اور کچھ عرصے کے لیے سوات چلی جائے گی۔ہیر میں بی اماں کو بھی کچھ نہیں بتایا تھا صبح صبح یہ گھر سے بہت جلدی میں نکلی تھی پیپر دینے کے بعد یہ اپنے ڈرائیور کا انتظار کر رہی تھی جو بہت دیر سے نہیں آیا تھا۔ہیر آرام سے یونیورسٹی سے نکلی اور اپنے ساتھ آئی سہیلی سے کہا

کہ اسے سامنے دکان سے ہی کچھ چیزیں چاہیئں جو یہ لے گی۔ ہیر آرام سے سامنے والی دکان پر جارہی تھی جب شہرام کی گاڑی اس کے سامنے آئی۔

"یہ پھر آگیا۔"

ہیر نے شہرام کو دیکھا تو اس کے چہرے پر غصہ اگیا۔ ہیر کی سہیلی پیچھے تھی اور دکان سامنے تھے مگر شہرام کی گاڑی ذراہٹ کے کھڑی تھی جس کی بدولت ہیر کی سہیلی یہ سب نہ دیکھ پائی۔

"تم پھر آگئے کیا تمہیں چین نہیں آتا۔"

ہیرا ابھی بول ہی رہی تھی جب اپنی چہرے پر اسے کچھ محسوس ہوا۔ ہیر نے اپنے حواس قابو میں کیئے تو اسے ناک میں کوئی دوائی جاتی محسوس ہوئی۔ ہیر کو کچھ سمجھ نہیں آیا اور یہ شہرام کی بازو میں ہی بغیر مزاحمت کے بے ہوش ہوگئ۔

"سوری میری باربی یہ کرنا ضروری تھا ورنہ ہم کبھی ایک نہ ہو پاتے۔"

شہرام نے ہیر کو اٹھایا اور اپنی گاڑی میں بٹھایا۔ ہیر کی سہیلی کو لگا کہ ہیر کو ابھی دیر ہے اسی وجہ سے وہ یونورسٹی کے اندر واپس چلی گئ۔

سخت سردی کے احساس سے ہیر کی آنکھ کھلی۔ذہن اپنی جگہ پر نہیں تھا۔پھولوں سے سجا کمرے میں ہیر لیٹی ہوئی تھی۔اپنے اوپر سفید رنگ کی موٹی رضائی ہیر نے ہٹائی۔اسے گرمی لگی۔کمرے میں آتش دان میں لکڑی جل رہی تھی۔ہر طرف پھول ہی پھول تھے مختلف رنگوں گے۔سرخ گلاب ہیر کے ہاتھوں میں تھے اور بستر پر بھی۔بہت مشکل سے ہیر سہارا لے کر اٹھی۔یہ انہی کپڑوں میں ملبوس تھی جو اس نے صبح پہن رکھے تھے۔ان کپڑوں پر اسے کسی نے دو سویٹر پہنا دیۓ تھے۔پائوں میں جلابیں تھی۔

"یہاں سردی ہے جبکہ میں تو جہاں تھی وہاں موسم ہلکا سرد تھا۔برف باری ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہاں تو برف باری ہو رہی ہے۔"

سامنے کھڑکی سے باہر نظر آتی برف باری کو دیکھ کر ہیر کا دماغ گھوم گیا۔سامنے ہی کمرے کا دروازہ کھلا تھا۔ہر طرف لکڑی کا فرش تھا اور اس پر کارپٹ بچھی ہوئی تھی۔ہیر نے اپنا ڈوپتا دیکھا جو بیڈ پر تھا۔ہیر فورا اسے ڈوپٹہ کیئے باہر آئی۔کمرے سے باہر بہت خوبصورتی سے سب کچھ سجا ہوا تھا۔روشنی ہی روشنی تھی ہر طرف۔ہیر کے پیروں میں پھول آئے۔ہیر نے آواز دی۔

NEW ERA MAGAZINE .com

"کوئی ہے۔"

عمار اور شہرام ایک کمرے سے نکلے۔ عمار کو شہرام نے اشارہ کیا۔

"تم گھٹیا انسان مجھے کہاں لے آئے ہو۔"

"پریشان مت کو باربی ہم اپنے گھر میں ہے۔ یہ میرا کاٹیج ہے جو تمہارے لیئے میں نے بنایا ہے۔اس کاٹیج کی ہر ایک چیز تمہاری پسند کے مطابق ہے۔"

"شٹ اپ۔ تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی مجھے یہاں لانے کی۔ کچھ شرم باقی ہے تم میں یا مر گئی۔ تم اپنے بھائی کی طرح ہی گھٹیا ہو مجھے زہر لگتا ہے تم اور تمہارا خاندان۔"

"تمہارا تعلق میرے خاندان سے ہے بھی نہیں باربی صرف مجھ سے ہے۔"

عمار ان دونوں کی بات سنتے ہوئے اندر چلا گیا تھا۔اس وقت صرف ہیر اور شہرام ہی ایک دوسرے کے سامنے کھڑے تھے۔

"تم کیا سمجھتے ہو کہ یوں مجھے یہاں لا کر اپنی مردانگی ثابت کر لوگے تو یہ تمہاری بھول ہے شہرام پاشا۔ تمہارا کمینہ اور ذلیل بھائی دوبار میری بہن کی زندگی برباد کر چکا ہے ۔کیا تمہیں سکون نہیں اب بھی۔ تمہاری شکل دیکھ کر مجھے نفرت ہوتی ہے۔"

ہیر یہ کہتے ہی کاٹیج کے دروازے کی طرف گئی جو باہر جاتا تھا۔باہر کا دروازہ کھولتے ہی لان میں اسے برف باری ہوتے ملی۔ہیر کی سردی سے سانس رک گئی۔بے تحاشا سردی تھی۔دور دور تک دھواں پھیلا ہوا تھا۔

"ہیر میری باربی اندر آجائو۔"

"دور ہو جائے گھٹیا انسان۔"

اندر آنے پر ہیر نے شہرام کو دھکا دیا۔

"ہیر میری جان ابھی تھوڑی دیر میں ہمارا نکاح ہے تم خود کو اس نکاح کے لیئے تیار کر لو۔"

"تم کیا سمجھتے ہو کہ یہ کیا کوئی فلم یا ڈرامہ ہے جہاں تم مجھے میری عزت کے بارے میں بلیک میل کرو گے اور میں مان جائوں گی۔ہر گز ایسا نہیں ہو گا شہرام پاشا میں بہت مضبوط اور تم۔جیسوں کی ان باتوں میں نہیں آتی۔"

شہرام ہیر کے پاس آیا اور اسے تھام کر دیوار کے ساتھ لگایا۔

"میں تمہیں کبھی یوں نہیں کہوں گا ہاں البتہ تمہیں ایک بات ضرور کہوں گا کہ تمہیں

اپنی بہن اور بھائی سے بہت زیادہ محبت ہے نا اور ان دونوں کا بیٹا جو ساتھ آ رہا ہے اس سے بھی تو جان لو کہ جب تک تم میری نہیں ہو جاتی ان کی جان میرے ہاتھ میں ہے.

"ہیر شہرام کی بات سمجھ کر اسے دھکا دیتے ہوئے بولی۔

"ہو نا تم بھی اپنے بھائی کی طرح گھٹیا اور اسی گھٹیا خاندان کا خون جس نے میری بہن کی زندگی برباد کی کیسے بھول گئی میں کہ تم بھی اسی خاندان کا خون ہو جس نے میرے باپ سے بدلہ لینے کے لیے میری معصوم بہن کو استعمال کیا" .

"ہیر تمہیں جتنے مرضی اختلافات ہیں میرے خاندان سے میں تمہیں پہلے ہی کہہ چکا ہوں اگر تم چاہو گی تو ہم ان سے کبھی نہیں ملیں گے مگر جب تک تم میرے ساتھ نہیں ہو گی میں کسی کو بھی سکون میں رہنے نہیں دونگا۔"

"تم مجھے کبھی حاصل نہیں کر پاؤ گے شہرام پاشا یاد رکھو تم نے میری زندگی میں اپنا جو خراب مقام بنایا ہے وہ کبھی درست نہیں ہو سکتا۔"

شہرام ہیر کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھا گیا۔

"میں بہت مجبور ہوں ہیر یہ قدم اٹھانے پر۔ میں نے تمہیں اپنے تصور میں ہر جگہ پایا

ہے تمہیں اپنی زندگی کا حصہ بنایا ہے اپنی۔ میں جو سانس لیتا ہوں نہ صرف تمہاری وجہ سے لیتا ہوں۔"

"کیوں ایسی باتیں کرتے ہو شہرام پاشا جن کا کوئی وجود نہیں۔ تم نے آج مجھے میرے گھر سے اٹھایا ہے مگر کیا تم نے میری عزت کا خیال کیا۔ تم تو اس جگہ سے واپسی پر اتنے کی پاکیزہ ہو گے جتنے آج ہو مگر کیا میں اتنی پاکیزہ کہلاؤں گی ہر گز نہ۔"

شہرام نے سامنے پڑا ہوا ٹی وی آن کیا۔ ٹی وہ پر ایک خبر چل رہی تھی۔

"جی ہاں تو ہم آپ کو خبر دیتے ہیں کہ مشہور زمانہ فیشن کمپنی کے مالک شہرام پاشا نے نکاح کر لیا ہے۔ جی ہاں 24 سال کی عمر میں بلندیوں کو چھونے والے شہرام جن پر ہزاروں لڑکیاں مرتی تھی انہوں نے شادی کر لی ہے۔ سننے میں آیا ہے کہ ان کی شادی مشہور زمانہ بیرسٹر میرب لیلی خان کی بہن سے ہوئی ہے۔ دونوں میاں بیوی اس وقت اپنا ہنی مون منانے نکل گئے ہیں۔"

شہرام نے ٹی وی بند کر دیا۔

"یہ تم نے کی کیا شہرام پاشا۔ تم نے میری آپی کے سامنے مجھے منہ دیکھانے لائق نہیں

چھوڑا۔"

ہیر نے شہرام کا کالر پکڑا۔

"تم نے اپنی عزت کی بات کی تھی نہ تو لو میں نے اپنی عزت بنا دیا پوری دنیا کے سامنے تمہیں۔ پوری دنیا کی نظر میں تم میری بیوی ہو۔ اب اگر تمہیں اپنی بہن اور بھائی کی زندگی عزیز ہے تو مجھ سے نکاح کرنا ہی ہو گا تمہیں۔"

"نہیں کروں گی میں ایسا یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا میں کمزور عورت نہیں ہوں۔"

"جانتا ہوں تم کمزور نہیں مگر جہاں بات اپنوں کی آتی ہے انسان کمزور ہو جاتا ہے۔ تم نہیں جانتی اگر تمہاری بہن سہی سلامت گھر نہ بھی پہنچی تو تم اس جگہ قید رہو گی۔ کوئی نہیں جانتا یہ کون سی جگہ ہے۔ پوری دنیا میں مشہور ہو چکا ہے تم میری بیوی ہو کوئی تمہیں تلاش کرنے نہیں آئے گا۔"

ہیر شہرام کی بات پر فرش پر بیٹھ گئی۔

"صرف دس منٹ ہیں تمہارے پاس یا نکاح یا عمر بھر کی قید۔"

شہرام سفاکی سے یہ کہہ کر نکل گیا۔

"میں کبھی تمھیں دل سے نہیں اپناؤں گی شہرام پاشا۔ میری بہن جتنی نفرت تمہارے بھائی سے کرتی ہے اس سے کئی گنا زیادہ میں تم سے نفرت کروں گی۔"

ہیر کے پاس کوئی چارہ نہیں تھا۔

"جس دن میں اس قید سے آزاد ہو جاؤں گی وہ دن اس نام نہاد رشتے کا آخری دن ہو گا۔"

نکاح کرنے پر دستخط کرتے ہوئے ہیر کی آنکھ سے ایک آنسو گرا۔ ہیر خاموشی سے بیڈ پر بیٹھی تھی جب شہرام کھانے کی ٹرے لے کر اندر آیا۔ سبزیوں اور چکن والا سوپ ساتھ میں گوشت والے چاول تھے۔ ہیر نے غصے رخ پھیر لیا۔

"باربی کھانا کھاؤ میری جان۔ تم اب میری ہو اس لیئے ہر چیز کو اپنے دل و دماغ سے نکال دو۔"

"یہ باتیں اتنی آرام سے دل و دماغ سے نہیں نکلتی شہرام پاشا۔ تم کیا جانو عورت کسی مضبوط چٹان جیسی ہے جسے خطرہ طوفان سے تمہاری طرح کے لوگوں سے ہوتا ہے۔"

"میں اپنی ہر چیز مانتا ہوں مگر میرے دل کا قرار میری روح کا چین تم کیا جانو تمہاری کیا

اہمیت ہے میری زندگی میں۔" شہرام نے سوپ کا بائول ہیر کو پکڑایا جو بھوک ہونے کے باعث ہیر نے تھام لیا۔

"ہیر ایک ایگریمنٹ کرتے ہیں۔ تم میرے ساتھ یہاں اچھے سے رہو میں تمہیں یہاں سے جاتے ہی تمہاری بہن سے ملنے دوں گا۔"

ہیر سوپ پیتے ہوئے شہرام کی بات پر ہنسی۔

"جیسے تم مجھے روک سکتے ہو نہ میری بہن سے ملنے سے۔ تم کیا جانو میں تمہارا کیا حال کروں گی یہاں سے نکل کر۔ تمہارے ساتھ رہنا تو دور کی بات تمہیں دو پل کے لیئے برداشت نہ کروں میں۔"

شہرام بھی سوپ پیتے ہوئے ہنسا۔

"چلو وہ تو بعد میں دیکھا جائے گا۔ پہلے ہم اپنے آنے والے مستقبل کا تو سوچیں۔ ہمارے چھوٹے چھوٹے تین بچے ہوں گے۔ اگر تینوں بیٹے ہوتی یا بیٹیاں تو بھی چلے گا۔ مجھے بس میرے بچوں کو دیکھنا ہے۔"

"تمہارے خواب خواب رہ جائیں گے شہرام پاشا۔"

"شہرام خواب نہیں دیکھتا خواب کی تعبیر پاتا ہے۔"

سوپ پی کر ہیر نے دودھ کو گرم گلاس اٹھایا۔اس وقت ہیر کو سردی بھی لگ رہی تھی۔دودھ پیتے ہی ہیر غنودگی میں جانے لگی۔

"سوری باربی تمہیں پرسکون رکھنے کے لیئے آج کے دن یہ کرناپڑا۔تم سکون سے سو جائو باقی باتیں کل کریں گے۔"

"شہرام نے ہیر کو سیدھا لٹایا۔اس کے اوپر کمفٹر دیااور کمرے سے باہر آیا۔عمار کچھ دیر پہلے ہی مولوی اور چند گواہوں کے ساتھ باہر نکلا تھا.شہرام خود بھی صوفے پر بیٹھ گیا۔آج جو ہوا اس کے بعد ایک بڑا طوفان آنا تھا جس کا علم شہرام کو نہیں تھا۔

****

لیلی خان اور عالم دونوں ہادی کے ساتھ گھر میں داخل ہوئے تو بی اماں بلکل نڈھال سی بیٹھی تھی۔مسز کرمانی منصور صاحب کی بیوی ان کے پاس تھی۔معاذ فون پر کسی سے بات کر رہا تھا۔

"کیا ہوا بی اماں سب ٹھیک تو ہے نہ۔"

"پتر تو آگئی۔ میری بچی ہیر گھر نہیں آئی شام ہو گئی ہے۔ میری بچی نجانے کہاں ہے کس مصیبت میں ہے۔ کچھ کرنہ تو میں بہت پریشان ہوں۔ جہاں اسے آخری بار دیکھا گیا ہے وہاں دکان والے کہتے ہیں کہ کوئی لڑکا اسے گاڑی میں لے کر گیا ہے۔"

لیلی کے ہاتھ میں اٹھایا ہوا بیگ گر گیا۔

"بہرام پاشا۔۔۔۔۔۔۔۔ اتنی گھٹیا حرکت کرو گے تم مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی۔ میری چاند جیسی بہن کو نقصان پہنچایا ہے تم۔ نے اب تم مجھ سے نہیں بچ پاؤ گے۔"

عالم نے ہادی کو اندر بھیجا اور نیچے بیٹھی لیلی کے پاس آیا۔

"حوصلہ کرو لیلی سب ٹھیک ہو گا۔ میں ابھی بات کرتا ہوں اپنے ایک دوست سے وہ پولیس میں ہے ضرور ہماری مدد کرے گا۔"

"نہیں عالم یہ جنگ اب شدد اختیار کر چکی ہے۔ میں بہرام پاشا کو نہیں چھوڑوں گی۔ یا تو اب وہ رہے گا یا میں۔"

لیلی گاڑی کی چابی سامنے پڑے ٹیبل سے اٹھاتے ہوئے باہر کی طرف بڑھی۔ عالم اس

کے پیچھے ہی گیا۔

"لیلی تم اکیلے مت جائو۔"

"عالم میں آج اکیلے جائوں گی تمہیں بتاہے اب میں طوفان سے نہیں ڈرتی میرے اندر تمام احساسات توکب کے مرچکے ہیں اب صرف یہ وجود باقی ہے۔میں خود جائوں گی اس شخص کے پاس جواس سب کا ذمہ دار ہے۔تم اپنے دوست سے بات کرو بہرام پاشا کے والد محترم کوان کے گھر سے بلوایا جائے جو کہتے تھے کہ ہم بڑی عزت والے ہیں۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لیلی گاڑی کی طرف بڑھی اور بیٹھتے ہی گاڑی بھاگادی۔لیلی رورہی تھی اور ساتھ ساتھ اپنے آنسو صاف کررہی تھی۔

"جو میرے ساتھ ہوا وہ میں تمہارے ساتھ ہر گز نہیں ہونے دوں گی میری جان۔میں تمہاری آپا ہوں جس نے تمہارے لیئے بہت سارا کچھ سوچ رکھا ہے۔جب مجھے تکلیف ہوتی تھی تو پہلا خیال مجھے میری اولاد کا نہیں تمہارا آتا تھا کیونکہ میں تمہیں اپنی چھوٹی سی بیٹی مانتی ہوں جس نے میری وجہ سے اپنا سب کچھ کھودیا۔"

تین گھنٹے کے بعد لیلی اپنی مطلوبہ جگہ پر تھی۔شہرام خان کے بنگلے کے آگے گاڑی روکتے ہوئے لیلی نے خود کو کمپوز کیا۔

"جی میڈیم کس سے ملنا ہے۔"

"تمہارے صاحب بہرام پاشا کو کہو لیلی میرب خان آئی ہیں۔"

چوکیدار اندر گیا اور حکم ملتے ہی باہر آیا۔لیلی فوراً ہی اندر گئی۔بہرام آگے سے آرہا تھا۔

"کیا سرپرائز ہے میں تمہارے پاس آہی رہا تھا۔آخر کو اپنے بچے کی ماں سے جو ملنا تھا۔"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لیلی نے رکھ کر بہرام کے چہرے پر تھپڑ لگایا۔

"تمہاری یہ جرات۔"

بہرام نے لیلی کو بازو سے تھام لیا۔لیلی اپنی حفاظت کرنا سیکھ چکی تھی۔لیلی نے اسے زور سے پیچھے پھینکا۔

" گھٹیا انسان تمہیں شرم نہ آئی میری بہن کے ساتھ یہ سب کرتے ہو۔تمہارے بھائی کو بہت آگ لگی ہوئی تھی پھر سے کسی لڑکی کی زندگی خراب کرنے کا جنوں تھا

اسے جو میری بہن کو دن میں سب کے سامنے گاڑی میں لے گیا۔آخر کو میں کیوں بھول جاتی ہوں گندا خون ہو تم۔۔۔۔۔"

"شٹ اپ کیا کہہ رہی ہو تم۔تم نے مجھ سے میرے بیٹے کی پہچان چھپائی اور اب تم کیا چاہتی ہو کہ میں تمہاری بات کا یقین کروں۔"

"بچہ کیسا بچہ ہاں جس کو بھرے زمانے میں تم چھوڑ گئے تھے۔تم نے پیچھے مڑ کر دیکھا کے میرا کیا ہوا۔جس بیٹے کی تم بات کرتے ہو وہ تمہارا دوسرا بچہ ہے تمہارا پہلا بچہ تو مر گیا تھا جس کے قتل تم ہو۔تمہیں ان ہاتھوں پر خون نظر نہیں آتا۔خیر جو بات میں کرنے آئی ہوں وہ تمہیں سنی ہو گی۔میری بہن مجھے چاہیئے۔اپنے بھائی سے کہو میری بہن مجھے واپس کرے ورنہ جو حال میں تمہارے خاندان کا کروں گی وہ تمہاری آنے والی ہو نسل یاد کرے گی۔"

"میں نہیں جانتا تمہاری بہن کہاں ہے۔"

"پاشا صاحب اپنے یہ انداز ان لوگوں کو دیکھنا جو جانتے نہ ہوں تمہیں۔ارے تم تو وہ بھیڑیے یا جو اپنے ہی بچوں کو کھا جاتا ہے۔تم کیا سمجھتے ہو تم بچ جاؤ گے ہر بار کی طرح۔سن کو اپنی ذاتی زندگی میں آنے والا ہر دکھ میں نے خاموشی سے برداشت کیا مگر

اپنی بہن کی زندگی کبھی خراب نہیں کرنے دوں گی۔آج اگر تم مجھے میری بہن کے بارے میں نہیں بتائو گے تو صبح کی ہر خبر میں تمہارے خاندان کا نام ہو گا۔تمہارے گھٹیا باپ کا نام ہر جگہ ہو گا۔تمہارے نام نہاد مرتبے کو آگ لگا دوں گی میں۔"

"کہا رہا ہوں نہ میں کہ مجھے نہیں پتا تمہاری بہن کے بارے میں۔ایک بات میری بھی سن لو کہ میں تم سے اپنا بیٹا لے کر رہوں گا۔"

لیلی بہرام کی بات پر ہنسی۔

"اچھا کس حق سے۔تم اس بات کو اتنے یقین سے کیسے کہہ سکتے ہو کہ وہ تمہارا ہی۔بچہ ہے۔میں تو پچھلے چھ سال سے عالم کی بیوی ہوں نہ پھر وہ بچہ تمہارا کیسے ہوا۔"

"لیلی۔۔۔۔۔۔۔"

بہرام چیخا۔

"تکلیف ہوئی نہ۔یاد رکھو بہرام پاشا تم مجھے برباد کرنے آئو گے تو تمہیں دگنا برباد کروں گی میں۔وہ سنا تو ہو گا وہ شخص بڑا خطرناک ہوتا ہے جس کے پاس کھونے کو کچھ نہ ہو۔میرے پاس بھی کھونے کو کچھ نہین۔جس بیٹا کی تم بات کرتے ہو نہ وہ بھی تمہارا

ہے اس کی مجھے پرواہ صرف اتنی سی ہے کہ میں نے اسے پیدا کیا ہے اور اس کی حفاظت کرنا میرا فرض ہے۔ تم جیسا خود غرض مطلب پرست نہیں بنائوں گی اسے۔ وہ مجھے اس لیئے عزیز ہے کہ اس کی رگوں میں اگر تمہارا خون ہے تو میرا خون بھی اس کے وجود کا حصہ ہے۔ میرے باپ کا نام بھی اس کے ساتھ ہے اس کی ماں کی طرف سے۔۔۔۔۔"

لیلی گہرے سانس لے رہی تھی۔

"تمہیں تو دکھ ہوا نہ کہ تمہارے بیٹے میں میرے خاندان کا خون کیوں آگیا۔ مجھے خوشی ہوتی ہے اپنے بیٹے کو دیکھ کر کیونکہ وہ تمہاری شکست بنے گا۔ تم اسے دنیا کے سامنے قبول نہیں کر سکتے اگر ایسا کرو گے تو مجھے بیوی ماننا ہوگا اور ایسا تم کر نہیں سکتے۔ اس لیئے ساری زندگی اپنے بیٹے کے منہ سے باپ کا لفظ سننے کے لیئے ترسو گے۔ تمہارا بیٹا کسی اور کو باپ کہتا ہے۔"

"وہ میرا ہی بیٹا ہے اور میرا ہی رہے گا جیسے تم میری بیوی۔"

"مزاق اچھا کر لیتے ہو تم بہرام پاشا۔ میں تمہاری بیوی کبھی نہیں تھی تم نے خود کہا تھا کہ وہ نکاح تو ایک ڈرامہ تھا پھر کیسی شادی اور کون سا رشتہ۔"

لیلی نے اپنے دل پر ہاتھ رکھا۔لیلی کو شدید تکلیف ہو رہی تھی سانس لینے میں۔

"لیلی۔۔۔۔۔"

بہرام لیلی کی حالت دیکھتے اس کے پاس آیا۔

"دور رہو۔۔۔۔۔۔دور۔۔۔۔۔۔۔ہیر۔۔۔۔۔۔عالم۔۔۔۔۔عالم مجھے سانس نہیں آرہا ۔۔۔۔۔عالم۔۔۔۔۔۔۔"

لیلی کو بہرام تھام چکا تھا۔

"کیا ہوا تمہیں میرب۔۔۔۔۔۔۔بولو نہ کیا ہوا تمہیں۔"

لیلی کی آنکھیں بند ہو چکی تھی اور ناک سے خون کی لکیر آنے لگی تھی۔

"میرب۔۔۔۔۔"

بہرام زور سے چیخا۔بہرام کو نہیں معلوم تھا کے وہ کیسے لیلی کو ہسپتال لے کر گیا۔لیلی کو جھٹکے لگ رہے تھے۔

"ڈاکٹر۔۔۔۔۔۔پلیز ہیلپ۔"

"کیاہوا ہے۔"

"مجھے نہیں پتا یہ بے ہوش ہو گئی پلیز دیکھیں نہ۔"

"آپ آن کے کیا لگتے ہیں۔"

"شوہر ہوں میں ان کا۔آپ پلیز جو مرضی لیناچاہتے ہیں مجھ سے لے لیں ان کو دیکھیں۔"

ڈاکٹر نے نرس کو اشارہ کیا جو کچھ لوگوں کے ساتھ لیلی کو آئی سی یو میں لے گئے۔بہرام کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیاہوا ہے۔

"ڈاکٹر۔۔۔۔۔۔"

ڈاکٹر باہر آیااور بہرام فوراًاس کے پاس آیا۔

"مسٹر بہرام آپ کی وائف کو بہت شدید panic attack ہوا ہے۔ان کی ہسٹری ہے شاید اس سب میں جس کی بدولت وہ اس حال میں ہیں۔دماغ کی نس پھٹ گئی ہے۔اگر خون جم جاتا تو ہم ان کو بچانہ پاتے۔نروس بریک ڈائون ہوا ہے ان کا۔"

"ڈاکٹر لیلی بچ تو جائے گی نہ۔"

"امید ہے کیونکہ لیلی کی ایک پاور بہت سٹرانگ ہے جس کی بدولت وہ یہ سب فیس کر گئی۔ مگر اگلے چوبیس گھنٹے کے بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔آپ کو انتظار کرنا ہوگا۔"

بہرام شکست کی حالت میں باہر بیٹھ ہوا تھا۔ نجانے اس کے جانے کے بعد لیلی کی زندگی میں کیا مشکلات آئی تھی۔ایک بات تو یہ اچھے سے جان گیا تھا کہ لیلی اور عالم کا کوئی رشتہ نہیں مگر پھر دنیا کے سامنے جھوٹ کیوں۔لیلی نے اس کے بچے کو چھپا رکھا تھا جس کو اس کے باپ نے کبھی محسوس ہی نہیں کیا تھا۔اب لیلی کتنی بری حالت میں تھی۔

"سنو مجھے آگے آدھے گھنٹے میں بتاؤ کہ شہرام کہاں ہے۔ہوسکے تو عمار سے پتا کرو مجھے شہرام کسی بھی قیمت پر اپنے سامنے چاہیئے۔"

اپنے خاص بندے کو کال کرنے کے بعد بہرام ابھی سوچ ہی رہا تھا کہ عالم اور معاذ اس کے قریب آئے۔عالم نے بہرام کو کالر سے پکڑ کر پھینکا۔

"تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی لیلی کو تکلیف دینے کی۔کیا کوئی کسر باقی رہ گئی تھی ہاں۔شرم نہیں آئی تمہیں ایک ایسہ لڑکی کو توڑتے ہوئے جس کے پاس کھونے کو کچھ ہے ہی نہیں۔مگر تم کیوں خیال کروگے وہ تمہاری کچھ لگتی بھی تو نہیں۔مگر وہ جس

حالت میں ہے میں اس کے لیئے تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گا۔"

"میں نے ایسا کچھ نہیں کیا۔"

بہرام نے اپنا کالر عالم سے چھڑوایا۔

"تم جیسا شخص تو زندگی میں نفرت کے لائق بھی نہیں ہے۔دفع ہو جائو یہاں سے۔اب جو ہو گا وہ تم دیکھو گے۔اگر مجھے میری بہن نہ ملی تو تمہارا وہ حال کروں گا کہ دنیا دیکھے گی۔وہ دیکھو سورج نکلنے میں کچھ ہی وقت ہے۔تمہارے خاندان کی بربادی کا آغاز ہو چکا ہے بہرام پاشا۔"

بہرام نے عالم کو غصے سے دیکھا۔

"تمہیں میں دیکھ لوں گا۔آج تک کسی کی اتنی ہمت نہیں ہوئی کہ بہرام پاشا کے خاندان تک پہنچے۔"

"تو سن لو آج تک کسی کی اتنی بھی ہمت نہیں ہوئی کہ عالم خان کہ گھر والوں پر بڑی نظر رکھے۔تمہارے بھائی کے ساتھ ساتھ میں تمہارا وہ حال کروں گا کہ سب دیکھتے رہ جائیں گے۔" ابھی یہ لڑ رہے تھے کہ ڈاکٹر باہر آیا۔لیلی کی حالت بہت خراب ہو گئی

تھی۔عالم کو تو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔ایک طرف ہیر تھی اور دوسری طرف لیلی۔

دو گھنٹوں بعد بی اماں مسز کرمانی کے ساتھ ہسپتال آگئی۔ان کے ساتھ ایک بچہ بھی تھا۔ہادی عالم کو ڈھونڈ رہا تھا جو ڈاکٹر کے پاس گیا تھا۔بہرام نے اپنے بیٹے کو دیکھا اور اسے پاس بلایا۔

"کیا نام ہے بیٹا آپ کا۔"

بہرام نے ہادی کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھا ہوئے اس کے چہرے پر ہاتھ پھیرا۔ایسا لگتا تھا بہرام کی کاپی سامنے کھڑی ہے۔

"عبدالہادی نام ہے میرا۔"

"بہت اچھا نام ہے آپ کا۔بیٹا آپ کے بابا کون ہیں۔"

"میرے بابا عالم بابا ہیں۔لیکن ماما کہتی ہیں عالم بابا میرے اینجل ہیں میرے رئیل فادر ماما کو چھوڑ گئے تھے۔وہ بیڈ بوائے تھے پتا عالم بابا ماما کے پاس آئے اور ہمیں بہت سارا پیار کیا۔"

اپنے بارے میں یہ سب سن کر بہرام کو سمجھ نہیں آئی۔یعنی اس کا بیٹا جانتا تھا عالم اس کا

باپ نہیں مگر جو خاکہ بہرام کا ہادی کے دماغ میں تھا وہ بھی اچھا نہیں تھا۔یعنی اتنا برا بتایا تھا بہرام کے بارے میں لیلی نے ہادی کو۔

"انکل میری ماما کہاں ہیں۔"

"بیٹا انہیں آرام کی ضرورت ہے اس وقت وہ اندر ہیں اس روم میں وہ جیسے ہی ٹھیک ہوتی ہیں ان سے مل لینا آپ۔"

عالم پیچھے سے آیا۔

"دور رہو میرے بیٹے سے۔"

ہادی فورا عالم کے پاس آیا۔عالم نے ہادی کو اٹھالیا۔بہرام کی آنکھوں میں یہ منظر دیکھ کر مرچی لگ گئی۔اس کا اپنا خون اسے ہی نہیں پہچانتا تھا اور ایک غیر کی بازو میں کتنے آرام سے چلا گیا۔ہاں بہرام کو سچ میں حق نہیں تھا ہادی کی زندگی میں۔جو یہ لیلی کے ساتھ کر چکا تھا اس کے بعد تو بلکل بھی نہیں۔

"میں تمہیں یہاں دیکھنا نہیں چاہتا۔میری میرب اور میرے بیٹے کی زندگی سے دور چلے جائو۔ویسے بھی دنیا کی نظر میں میرب میری بیوی ہے۔تمہیں بہت جلد طلاق کے

کاغذات پہنچ جائیں گے اور میں اپنی بہن کو بھی صبح تک دیکھنا چاہتا ہوں ورنہ انجام کے ذمہ دار تم خود ہو گے۔"

عالم ہادی کو لیئے چلا گیا۔ بہرام اس حالت میں نہیں تھا کہ وہ کچھ کہہ پاتا۔ شہرام سے بہرام کو ایسی امید نہیں تھی۔

بہرام کو ایک میسج آیا۔

"سلام بھائی میں عمار۔ آپ شہرام کو مت تلاش کریں۔ وہ ہیر بھابھی کے ساتھ ایک اچھی جگہ پر ہے۔ دونوں کا نکاح ہو گیا ہے اور شہرام بہت جلد ہیر بھابھی کے ساتھ آپ سب کے پاس ہو گا۔ شہرام نے کہا ہے کہ وہ واپس آکر آپ سے ملنے گا تب تک کے لیئے اسے تلاش کرنا چھوڑ دیں۔ میں جانتا ہوں وہ کہاں ہے مگر میں آپ کو نہیں بتائوں گا۔ میں خود کچھ عرصے کے لیئے باہر جا رہا ہوں۔ واپس آئوں گا تو ملاقات ہو گی۔"

عامر کا پیغام پڑھ کر بہرام کا شدید غصہ آیا۔

"یہ کیا کر دیا تم نے شہرام۔ تم نے میرے وہ پرانے زخم آج پھر سے تازہ کر دیئے ہیں جو مجھے جینے نہیں دیتے۔ تم تو مجھ سے بہت محبت کرتے تھے نہ مگر تم نے اپنے لالہ کو

انجانے میں وہ تکلیف دے دی ہے جو شاید میری جان لے لے۔"

شہرام کی آنکھوں سے اس وقت آنسو بہہ رہے تھے۔ کیا کچھ نہیں ہوا تھا ان گزرے سالوں میں۔ایک ایسا انسان بن گیا تھا بہرام جس کی کوئی زندگی نہیں تھی۔

****

ہیر کی آنکھ کھلی تو اسے سمجھنے میں تھوڑا وقت لگا کہ یہ کہاں ہے۔اپنے اوپر رکھے ہوئے شہرام کے ہاتھ کو اس نے ہٹایا۔ پیر بیڈ سے اٹھی اور رات کا منظر یاد کرنے لگی جب دودھ لینے کے بعد یہ فوراً سے ہی سو گئی تھی۔ ہیر کو یقین ہو گیا تھا کہ دودھ میں ایسی کوئی چیز تھی جس کی بدولت اس کو نیند آگئی تھی۔

"باربی تم جاگ گئی ہو۔"

"تم نے رات کو میرے ساتھ کیا کیا۔"

"کچھ بھی نہیں باربی تمہیں سکون کی ضرورت تھی اور میں نے تمہارے دودھ میں نیند کی گولی ڈال دی۔ میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں اور تمہارے بے ہوشی کا فائدہ اٹھانے کا سوچ بھی نہیں سکتا میں۔"

"تم جیسے انسان سے امید بھی کیا کی جاسکتی ہے۔مجھے میرے گھر جانا ہے میں تمہارے ساتھ دو سیکنڈ کے لیئے بھی نہیں رہ سکتی۔"

ہیر صوفے پر بیٹھ کر تیز آواز میں شہرام سے بولی۔

"باربی اب رہنا تو تمہیں ساری زندگی کے لیئے میرے ساتھ ہی ہے بے شک تم اسے قبول نہ کعو۔"

"تمہاری کوئی بہن ہے شہرام۔"

"ہاں میری دو بہنیں ہیں۔ایک فوت ہو گئی ہے اور ایک ابھی چھوٹی ہے۔بی اے میں پڑھ رہی ہے۔"

"سوچو اگر اسے کوئی لڑکا یوں اپنی قید میں رکھے تو تمہیں کیسا لگے گا۔اچھا لگے گا نہ آخر کو تم نے بھی تو کسی کی بیٹی کو اپنی قید میں رکھا ہوا ہے۔"

"میں ایسا ہر گز نہیں چاہوں گا پلیز تم میرے عمل کے لیے میری بہن کو قصوروار مت ٹھہرائو۔"

"واہ پاشا صاحب جہاں بات بہن کی آتی ہے وہاں آپ جناب کی عزت جوش مارتی

ہے۔اپنی بہن پر تو آئی کوئی تکلیف برداشت نہیں ہوتی مگر دوسروں کی بیٹیوں کا کیا جسے تم جیسے لوگ دو کوڑی کا بھی نہیں چھوڑتے۔"

"پلیز ہیر مجھے سمجھنے کی کوشش کرو جو کچھ ہوا ہے اس میں سراسر میری ہی غلطی ہے ۔کسی کا عمل دخل نہیں ہے سب میں۔"

"تم جانتے ہو شہرام تمہیں دیکھ کر تمہارے خاندان کی ذہنیت پتا چلتی ہے انتہائی گھٹیا ہے تمہارا خاندان جس کے نزدیک عورت کچھ نہیں۔میرے بھیا کہا کرتے تھے کہ عورت بڑی قیمتی چیز ہے۔ایک مرد کا ظرف اس کی عورت کی خوشی دیکھ کر پتا چلتا ہے۔مگر تم کیا جانو ظرف کیا ہوتا ہے یہ لفظ تو شاید تم نے کبھی بھی سنا نہ ہو۔میں تمہیں پھر سے کہتی ہوں کے مجھے گھر چھوڑ دو۔ہم نہ کبھی ایک تھے نہ کبھی ہو سکتے ہیں۔"

"ہیر تم جانتی ہو نہ میں تم سے کتنی محبت کرتا ہوں۔"

"محبت اس لفظ کا ذکر مجھ سے مت کیا کرو۔"

ہیر صوفے پر بیٹھے ہوئے شہرام کو سنا رہی تھی۔شہرام ہیر کے پاس آیا اور ہیر کو اپنی بانہوں میں بھرا۔شہرام نے ہیر کے بالوں میں چہرہ چھپایا تو ہیر نے اسے خود سے دور

کرنے کی کوشش کی۔

"میرے قریب مت آنا تم۔ تم سمجھتے کیا ہو خود کو ہاں۔ میرے نزدیک تمہاری کوئی اہمیت نہیں میں تم جیسے انسان سے نفرت بھی کرنا اپنی توہین سمجھتی ہوں۔"

"تمہیں اس رشتے کا احساس بھی تو کروانا ضروری ہے ورنہ تم یہی سمجھا گی کہ میں تمہارے لیئے کچھ نہیں۔"

شہرام نے ہیر کو اٹھایا اور بیڈ پر لایا۔ ہیر کو شہرام سے ایسی امید نہیں تھی۔ شہرام کی آنکھوں میں جو چمک ہیر نے دیکھی ہیر کو اس لمحے شہرام سے سخت نفرت ہوئی۔ شہرام کو اپنے قریب آتا دیکھ کر ہیر پیچھے ہوئی۔

"مت کرو شہرام۔ میں ساری زندگی تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی۔ تم نے مجھ سے شادی کرلی ہے اب مجھے آزاد کردو۔ دیکھو میں تمہیں کبھی تنگ نہیں کروں گی۔"

"شش اس لمحے تم سب کچھ چھوڑدو ہیر۔ اس لمحے صرف اتنا سوچو کہ میں اور تم ایک دوسرے کے ساتھ ہیں۔"

شہرام نے ہیر کو کچھ کہنے کا موقع ہی نہیں دیا۔ شہرام نہیں جانتا تھا کہ اس کے ایک عمل

سے ہیر اس سے کتنے دور چلی گئی ہے۔

دن کا وقت تھا مگر ہیر کو اندازہ نہیں ہو سکا۔ سرد موسم کی بدولت باہر اندھیرا ہی تھا۔ ایسا ہی اندھیرا ہیر کی زندگی میں تھا۔ ہیر اپنے سب کچھ ایک لمحے میں شہرام جیسے شخص کو دے چکی تھی۔ ہیر کی آنکھوں سے آنسو اب تھم چکے تھے مگر پھر بھی ہیر کو رونا آرہا تھا اور اس کا دل کر رہا تھا کہ یہ اس سب سے بہت دور چلی جائے۔ ہیر بیڈ سے اٹھی۔ اس نے پیروں میں جوتے بھی نہیں پہنے تھے۔ یہ۔ سیدھا باہر کی طرف بڑھی۔ سخت سردی تھی۔ ہیر نے مین گیٹ کھولا اور پیروں میں چپل کے بغیر ہی باہر نکل آئی۔ ہیر کو نہیں پتا چلا کے سامنے کیا ہے اور کون سا رستہ ہے۔ اسے بس شہرام سے بہت دور جانا تھا جہاں شہرام کا سایہ بھی اس تک نہ پہنچے۔ ہیر بھاگنے لگ گئی۔ ابھی یہ تھوڑا دور ہی بھاگی تھی کہ سامنے آنے والی کھائی کو نہ دیکھ پائی اور برف سے سلپ ہو کر کھائی میں گری۔ اس کی چیخ فضا میں گونجی۔ شہرام جو باتھ روم سے نکلا تھا ہیر کو نہ پا کر فوراً باہر کی طرف بھاگا۔ ہیر کے قدموں کے نشان سے یہ کھائی تک پہنچا۔

"باربی یہ کیا کر لیا تم نے میری جان۔" شہرام نیچے اترا۔ ہیر اس وقت نیم غنودگی کی

حالت میں تھی۔ شہرام نے اسے اٹھایا۔ ہیر کی آنکھوں کے آگے تاریکی چھا گئی۔

ہیر کی جب دوبارہ آنکھ کھلی تو یہ ہسپتال کے بیڈ پر تھی۔ ایک ہاتھ میں ڈرپ لگے ہوئی تھی۔ دوسرے ہاتھ میں پٹی تھی۔ پاؤں پر پلاسٹر تھا۔ سر پر بھی پٹی بندھی ہوئی تھی۔ ہیر کو اس وقت اپنے وجود میں سخت درد تھا۔ برف کی وجہ سے ہیر کو کافی زیادہ چوٹ آئی تھی۔

"باربی تمہیں ہوش آگیا۔"

شہرام ہیر کے پاس آیا اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔

"تم پھر آگئے ہو۔ تمہیں شرم نہیں آتی شہرام پاشا۔ تم جیسے انسان سے نفرت کرتی ہوں میں۔ تم صرف وجود کی چاہ رکھتے ہو اور کچھ نہیں۔ تم نے مجھے داغدار کر دیا ہے۔ تم سے جتنی نفرت میں کرتی ہوں شاید ہی کسی اور سے کرتی ہوں۔"

"باربی جو ہوا وہ جائز تھا۔ میں تمہارا شوہر ہوں۔"

"زبردستی کے شوہر۔ کیوں سمجھنے لگ ہو تم مجھے ایک ملکیت۔ میں جیتی جاگتی انسان ہوں میں جس کے احساسات ہیں مگر تم نہیں سمجھو گے۔ ہو گئی ہے نہ اب تمہاری

خواہش پوری مجھے اب گھر جانے دو۔"

شہرام نے ہیر کے ماتھے پر اپنا ماتھا رکھا۔

"باربی ہمارا رشتہ کچھ وقت کا نہیں ہمیشہ کا ہے۔ہم تبھی الگ ہوں گے جب میری موت ہو گی۔"

ہیر نے چہرہ پھیر لیا۔ڈاکٹر ہیر کا چیک اپ کرنے آئی۔شہرام کچھ دیر کے لیئے باہر چلا گیا۔

""ڈاکٹر مجھے اس آدمی نے قید کر رکھا ہے۔میرا نکاح زبردستی اس کے ساتھ ہوا ہے۔آپ کے پاس کوئی فون ہے تو مجھے دے دیں مجھے اپنے گھر اطلاع کرنی ہے۔میری بہن بہت پریشان ہوں گی۔"

ہیر نے ڈرپ اتارتی ڈاکٹر سے التجا کی۔

"دیکھیں مسز پاشا ہم جانتے ہیں آپ کے اور آپ کے شوہر کے درمیان تلخیاں ہیں مگر اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ آپ اپنے رشتے کے بارے میں ایسی باتیں کریں۔آپ اس وقت ذہنی طور پر بہت ڈسٹرب ہیں مگر مجھے امید ہے آپ کے شوہر آپ سے اتنی

محبت کرتے ہیں کہ جلد ہی آپ ٹھیک ہو جائیں گی۔"

"وہ میرے شوہر زبردستی کے ہیں۔آپ سمجھ کیوں نہیں رہی کہ مجھے اغوا کیا ہے انہوں نے۔"

"مسز پاشا آپ کی شادی کی خبر میں نے خود ٹی وی میں دیکھی ہے۔میں آپ کو پھر کہوں گی کہ چھوٹی سی بات پر اپنا گھر خراب مت کریں۔ مسٹر پاشا نے مجھے بتایا ہے کہ آپ اپنے گھر جانا چاہتی تھی مگر انہوں نے کچھ وقت انتظار کے لیئے کہا تو آپ ناراض ہو کر گاڑی لے کر نکلی۔دیکھیں آپ کی غلطی سے اب آپ ایک ماہ تک ٹھیک سے چل نہیں پائیں گی۔"

"دیکھیں آپ میری بات۔۔۔۔۔"

"پلیز مسز پاشا آپ آرام کریں۔"

"مجھے اتنا بتا دیں یہ کون سی جگہ ہے۔"

"آپ سوات میں ہیں مسز پاشا۔امید ہے آپ میری باتوں کو سمجھیں گی اور اپنے شوہر سے نفرت کے بجائے محبت کا اظہار کریں گی۔"

ڈاکٹر باہر چلی گئی۔ہیر کو معلوم ہو گیا تھا کہ اب چاہے یہ جو مرضی کرلے زمانہ اس کا اعتبار نہیں کرے گا۔ہیر جانتی تھی کہ خبروں میں آنے کے بعد تو کوئی بلکل یقین نہیں کرے گا کہ اس کی شادی زبردستی ہوئی ہے۔نجانے لیلی نے خبریں دیکھی ہیں ہوں گی یا نہیں۔ہیر نہیں جانتی تھی کہ لیلی بھی تو آنکھیں بند کیئے بیٹھی ہے۔

ڈاکٹر سے اجازت لینے کے بعد شہرام آیا اور ہیر کو اپنی بانہوں میں اٹھایا۔ہسپتال والے یہ منظر بہت اشتیاق سے دیکھ رہے تھے۔ہیر کو جیب میں بٹھا کر شہرام دوسری طرف آیا۔شہرام نے ہیر کا ہاتھ تھاما اور اسے کے ہاتھ پر اپنے لب رکھے۔

"تم نے جو آج کیا وہ آئندہ مت کرنا۔میں تمہیں تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا۔تم تو میری زندگی کو۔"

ہیر نے اپنا ہاتھ چھڑایا اور سیٹ کے ساتھ ٹیک لگالی۔شہرام ڈرائیو کرتے ہوئے ساتھ ساتھ ہیر کو بھی دیکھ رہا تھا۔دو گھنٹے بعد یہ لوگ دوبارہ اسی کاٹیج میں آ گئے۔

"ہیر تم بیٹھو یہاں میں آتا ہوں۔"

ہیر کو بیڈ پر بے چھوڑ کر شہرام باہر گیا۔شہرام واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں گیلا کپڑا

تھا۔ گرم پانی بھی تھا ایک مگ میں۔

"کیا کرنے والے ہو تم۔"

"بے فکر رہو تمہارے ہاتھوں پر چوٹ لگی اس لیئے تمہاری مدد کرنے لگا ہوں۔ تم مجھے بہت عزیز ہو میری باربی۔ آئندہ ایسی حرکت مت کرنا۔ ہمارا گھر تیار ہو رہا ہے اور آخری مراحل میں ہے۔ جیسے ہی ہمارا گھر تیار ہو جاتا ہے ہم یہاں سے چلے جائیں گے۔"

"میں تمہارے ساتھ رہوں گی یہ تمہاری خیام خیالی ہے۔ اس قید سے نکلنے کے بعد میں سیدھا اپنی آپی کے پاس جائوں گی۔"

"چلی جانا مگر تھوڑی دیر کے لیئے۔ بیوی اپنے شوہر کے گھر ہی اچھی لگتی ہے۔"

"بیوی۔۔۔۔ بڑے آئے مجھے یہاں قید کرنے والے۔ تم اور کچھ بھی نہیں کر سکتے ہو سوائے کمزور عورت کو زیر کرنے کے۔"

"آج تو یہ سب باتیں کر دی آئندہ مت کرنا پاشا بیگم۔ مجھے یہ باتیں نہیں پسند۔"

شہرام گرم گیلے کپڑے سے ہیر کا چہرہ صاف کر رہا تھا۔ ہیر کو شہرام کے ہاتھوں کا لمس

سخت برا لگ رہا تھا۔ہیر کو ایسا لگ رہا تھا جیسے یہ سانپ کے ہاتھ ہوں۔شہرام باہر گیا۔ہیر بند دروازے کو دیکھ رہی تھی۔"نجانے مستقبل کیا لانے والا تھا۔لیلی آپی نجانے کیا کر رہی ہوں۔مجھے تلاش تو کر رہی ہوں گی۔کاش ہم یہاں سے بہت دور چلے جاتے جہاں اس خاندان کا کوئی فرد ہم سے نہ ملتا۔ہم اپنی دنیا میں خوش تھے۔بابا میں اور شازل بھیا عالم بھیا۔آپ کتنا ہنسا کرتی تھی نہ آپی مگر اب تو آپ نے بھی ہنسنا چھوڑ دیا تھا۔ہمارا گھر کیسے ویران ہو گیا تھا نہ آپی۔کاش پاشا خاندان کبھی ہمارے نزدیک نہ آیا ہوتا۔کاش ہم اپنی دنیا میں خوش رہتے۔"

ماضی

شازل کا شاندار رزلٹ آیا تھا۔سب گھر والے باہر کھانا کھانے آئے ہوئے تھے۔شازل کے ساتھ بیٹھی ہوئی میرب مینیو کارڈ دیکھ رہی تھی۔

"اب کھانا منگوا بھی تو میرب۔ایک تو مجھے سمجھ نہیں آتی ہم باہر آتے ہیں اور اس میں تم جیسے بور بندے کا کیا کام۔"

شازل نے مینیو کارڈ میرب سے لیا۔

"بابا دیکھیں نہ شازل ہمیشہ ایسی ہی حرکتیں کرتا ہے۔آپ۔اسے کیوں نہیں کہتے کہ مجھے عزت دیا کرے۔میں بڑی ہوں اس سے۔"

"صرف دس منٹ۔یاد رکھو ہم دونوں جڑواں ہیں۔"

"یہی تو زندگی کا سب سے بڑا روگ ہے کہ تم میرے جڑواں بھائی ہو۔سچ میں لوگ تو اپنی بہنوں کے لیئے کیا کچھ کرے ہیں اور ایک تم ہو نہ کام نہ کاج دشمن اناج۔"

"جی بلکل میں تو مفت کی روٹیاں توڑتا ہوں اور اپنے بارے میں خیال ہے۔مجھ سے زیادی پیسے تو بابا تمہیں دیتے ہیں۔مجھے سمجھ نہیں آتی کس اینگل سے تم میری بہن لگتی ہو۔"

عالم اور ہیر نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے برگر ٹیبل پر رکھ کر ان دونوں کے ساتھ بیٹھ گئے۔

"دیکھ لیں ماما بابا یہ دونوں باز نہیں آتے۔آپ انہیں سمجھاتے کیا نہیں اب اتنے بڑے ہو گئے ہیں۔اب بھی یہ حرکتیں کریں گے۔سچ میں ان دونوں کے ساتھ تو باہر آنا ہی

نہیں چاہیئے۔دیکھولوگ کیسے ہماری طرف دیکھ رہے ہیں۔"

عالم نے برگر خان کو دیتے ہوئے لیلی اور شازل کو گھورا۔

"تم تو بس ہی کردو مسٹر کھڑوس۔تم سے امید ہی نہیں ہے تم میرا کسی لڑائی میں ساتھ دوگے۔بابا پتا ہے کالج میں اس کے ساتھ جاتے ہوئے مجھے لگا کہ چلو میرا بھائی ہے کالج میں میرا روب ہوگا۔سارے خواب خاک میں ملا دیئے میرے۔الٹا میرے ٹیچرز سے آکر میری ہی رپورٹ لیتے ہیں محترم۔"

"تو تم سے کس نے کہا دیا مسٹر شازل خان کہ میں تمہاری کسی غلط کام میں حمایت کروں گا۔بابا کالج میں ہر طرف مسٹر شازل صاحب کے چرچے ہوتے ہیں۔جہاں کہیں لڑائی ہو وہاں یہ پایا جاتا ہے۔آپ بتائیں مجھے کیا ضرورت پڑی ہے اس کے پیچھے خود کو بدنام کرنے کی۔"

"جو تین ماہ بڑے ہو اس کا لحاظ کرتا ہوں ورنہ تمہیں بتاتا میں۔بابا آپ نے اسے سکول جلدی کیوں بھیجا تھا۔"

"تم دونوں خاموش ہوگے یا نہیں۔عجاز آگیا ہوں میں تم دونوں کی لڑائیوں سے۔بھائی

ہو مگر لڑتے ہو دیکھ کو تو ایسا لگتا ہے ساس بہو لڑ رہی ہیں۔"

خان نے ہنستے ہوئے دونوں کا مذاق بنایا۔

"بابا آپ ہر بار ایسا ہی کرتے ہیں۔ ہمارے گھر میں نہ ایک ہی بندی ہے جسے ڈانٹ نہیں پڑتی وہ یہ چھوٹی ہے۔"

شازل نے ہیر کی طرف اشارہ کی جو اپنا جوس ختم کر رہی تھی۔

"تو کس نے کہا ایک دوسرے کے ساتھ لڑنے کو بھیا۔ میں تو کہتی ہوں کسی دن آپ کا ان دونوں کے ساتھ میچ کرواتے ہیں مزہ آجائے گا۔"

ہیر کا اشارہ لیلی اور عالم کی طرف تھا۔

"چلو چپ کر و اب سب۔ ماہا آیئے ہم تھوڑی دیر کے لیئے گھوم آتے ہیں بچے بیٹھ کر باتیں کر رہے ہیں۔"

خان نے ماہا کا ہاتھ پکڑا۔

"صاف کہیں آپ کو ماما کے ساتھ اکیلے میں وقت گزارنا ہے۔ بچے تو بچے یہاں تو ماما بابا بھی ہم سے دو ہاتھ آگے ہیں۔"

شازل کی بات پر خان نے اس کے سر پر تھپڑ لگایا۔سب ہنس رہے تھے مگر کوئی نہیں جانتا تھا کہ ان کی یہ مسکراہٹ تو کچھ وقت لے لیئے ہے پھر غم ان کے خاندان میں آجائے گا۔

ماضی

لیلی آج کورٹ گئی ہوئی تھی اپنے بابا کے ساتھ۔واپسی پر اس نے بابا سے کہا کہ اسے کچھ دیر کے لیئے اپنی سہیلی سے ملنے جانا ہے۔لیلی اپنی دوست سے مل کر ہوٹل کے اندر ہی بیٹھی تھی جب اسے اپنے سامنے بیٹھا ہوا بہرام نظر آیا۔بہرام شاید کسی سے ملنے آیا تھا۔بہرام اٹھ کر لیلی کے ٹیبل کی طرف آیا۔

"السلام علیکم کیسی ہیں آپ میرب۔"

"میں بلکل ٹھیک ہوں مسٹر پاشا۔"

"آپ آج یہاں کیا اتفاق ہے۔"

"جی میں اپنی دوست سے ملنے آئی تھی۔"

"میں کیا آپ کے ساتھ بیٹھ جائوں۔"

"جی ضرور بیٹھ جائیں۔آپ شاید کسی سے ملنے آئے تھے۔"

"ارے نہیں میں تو بس ایسے ہی یہاں کافی پینے آیا تھا۔آپ شاید کورٹ سے واپس آئی ہیں۔"

"جی میرے بابا کے ساتھ ایک کیس دیکھا آج میں نے۔آپ کو تو پتا ہے کہ بابا اگر آپ کے باس ہوں تو آپ کو ہر کام وقت پر دینا ہوتا ہے۔میرے بابا کام بھی معاملے میں بہت سخت ہیں۔"

بہرام کی نظر لیلی کے ہاتھوں پر تھی۔

"آپ اپنے والد سے بہت زیادہ اٹیچ ہیں۔"

"جی میرے والد میرے لیئے سب کچھ ہیں۔وہ ایک آئیڈیل انسان ہیں۔ان سے اچھا میں نے آج تک کوئی نہیں دیکھا۔"

"والدین تو سب اولاد کے لیئے بہت اہم ہوتے ہیں۔آپ کو آگے کیا کرنے کا شوق ہے میرا مطلب ہے آپ وکالت جاری رکھیں گی۔"

"بلکل ہمارا خاندانی بزنس ہے۔عالم بھی فیملی بزنس میں چلا گیا ہے بھیا بھی ڈاکٹر ہیں تو بابا کہتے ہیں کہ ان کی لا فرم مجھے ہی سنبھالنی ہے۔"

"بہت اچھی بات ہے آپ کو اپنے بابا کا ساتھ دینا چاہیئے۔عالم آپ کا بھائی نہیں ہے کیا۔"

لیلی کافی پیتے ہوئے ہنسی اس کی ہنسی بہت پیاری تھی۔

"نہیں وہ میرا سوتیلا بھائی ہے ماما کی طرف سے۔ہمارا کوئی خون کا رشتہ نہیں۔میری ماما میری سوتیلی ماما ہیں۔"

"مگر آپ تو شاید ان سے بہت پیار کرتی ہیں۔"

جی ہاں خود سے بھی زیادہ۔میری ماما نے مجھے پالا ہے بھیا کے ساتھ۔انہوں نے مجھے اور میرے بھیا کو اتنا پیار دیا ہے کہ جس کا احسان ہم ساری عمر نہیں اتار سکتے۔وہ ایک نہایت نفیس اور شاندار عورت ہیں جن کو رشتوں کے اصل معنی پتا ہیں۔آپ کی فیملی میں کون کون ہے مسٹر پاشا۔"

"سب سے پہلے تو آپ مجھے مسٹر پاشا مت کہا کریں مجھے اچھا نہیں لگتا۔دوسری بات

کے میری فیملی میں میرے ایک چچا تھے جو بہت عزیز تھے ہمیں۔ان کے ایک دوست نے انہیں دھوکا دیا اور وہ اس دنیا سے چلے گئے۔ پھر میرے بابا ہیں اور والدہ۔ میری دادی ماں بھی ہیں جو ہم سب سے بہت پیار کرتی ہیں۔ایک بہن ہے جو ہم میں نہیں اور ایک بھائی بہن چھوٹے ہیں۔سب گائوں میں رہتے ہیں مگر میں یہاں اپنا بزنس کرتا ہوں۔"

"گائوں میں مطلب آپ لوگ وہاں ہی کے رہنے والے ہیں۔"

"میرے والد اپنے گائوں کے بڑے ہیں۔ہم گائوں میں سب گھروں کو دیکھتے ہیں کہ کسی کو کچھ ضرورت تو نہیں۔"

"یعنی آپ ایک سردار ٹائپ فیملی سے تعلق رکھتے ہیں۔"

"جی بلکل۔"

"میرے بابا بھی گائوں کے بڑے ہیں اپنے۔ مگر وہ شہر رہتے ہیں ان کا ارداہ عالم کو گائوں کی ذمہ داری سونپنے کا ہے۔"

"آپ کے بابا کو کیا گائوں رہنا پسند نہیں۔"

"ایسی بات نہیں انہیں گاؤں میں رہنا بہت پسند ہے مگر سالوں پہلے وہ اپنا گاؤں چھوڑ آئے ہیں اور وہاں کی ذمہ داری میری دادی سائیں نے لے رکھی ہے جو بہت زیادہ بوڑھی ہو چکی ہیں۔"

"امید ہے ہم مستقبل میں اچھے دوست بنیں گے۔ اگر ہم ساتھ مل کر اپنے اپنے گاؤں کے لیے کچھ کام کر سکیں تو یہ بہت اچھی بات ہو گی۔"

"کیوں نہیں میرے بابا کا تو خواب ہے اپنے گھر کو ترقی کرتے ہوئے دیکھنے کا۔ آپ سے مل کر خوشی ہوئی مسٹر پاشا۔"

"آپ مجھے بہرام بلا سکتی ہیں۔"

"نہیں آپ مجھ سے بڑے ہیں تو مسٹر بہرام یا مسٹر پاشا ہی بہتر ہے۔ میرے بابا کی کال آگئی ہے مجھے جانا ہو گا۔"

لیلی تیزی میں اٹھ گئی۔ بہرام نے اپنا سر چیئر پر رکھا۔ یہ لڑکی کیوں اسے اپنی طرف متوجہ کر رہی تھی حالانکہ اس سے ملنا بہرام کے نزدیک بدلہ حاصل کرنے کے مقصد کے سوا کچھ نہیں تھا۔

بہرام اپنے والد شیر بخش پاشاخان سے ملنے آیا تھا۔شہر بخش پاشاخان خاص طور پر شہر آئے تھے تاکہ ان کی ملاقات اپنے بیٹے سے ہو پائے۔

"کیسے ہو میرے شیر بیٹے۔"

"بلکل ٹھیک باباجان۔آپ کیسے ہیں۔میں نے سوچا تھا کہ آج آپ سے کہوں گا مجھ سے ملنے ائیں۔"

"دیکھو تم نے یاد کیا اور ہم حاضر ہو گئے ہیں۔"

"بابا آج میں میرب سے ملا تھا۔"

"تو آخر خان کی بیٹی سے تمہاری ملاقات ہو ہی گئی۔"

"جی بابا وہ کافی میچور ہے۔"

"ہم کسی بات کو نہیں جانتے بہرام۔وہ لڑکی تمہاری مٹھی میں ہونی چاہیئے۔اسے اپنے دشمن کی بیٹی سمجھنا اس سے دل مت لگا لینا۔جس مقصد کے لیئے ہم نے تمہیں بھیجا ہے تم نے وہ پورا کرنا ہے۔سالوں سے ہم منتظر ہیں کہ ہمارا بیٹا بڑا ہو اور اپنے خاندان کے

ساتھ ہوئی زیادتی کا بدلہ لیں۔"

"جی بابا جان۔آپ فکر مت کریں جیسا آپ چاہتے ہیں ویسا ہی ہو گا۔بس آپ میرا ساتھ دیتے رہیں۔"

"تم فکر مت کرو۔اگلی بار جب ہم یہاں آئیں تو تمہاری طرف سے خوش خبری کے منتظر ہیں ہم۔"

"جی بابا۔"

شیر بخش جان نے اپنی مونچھوں کو تاؤ دیا۔ان کے اندر لگی آگ کو خان اور اس کے خاندان کی بربادی ہی دور کر سکتی تھی۔

لیلیٰ ہیر کے ساتھ بیٹھی ہوئی اپنے ٹیبل پر کچھ کام کر رہی تھی۔

"آپی ایک بات تو بتائیں کیا آپ کو کسی بندے پر کرش ہوا۔"

"کیوں کیا ہوا تم مجھ سے آج یہ سوال کیوں پوچھ رہی ہو۔"

"بس ایسے ہی میرا دل کیا آپ سے پوچھوں گے آپ نے کیا کبھی کو پسند کیا یا کسی کی

شخصیت سے متاثر ہوئی آپ۔"

لیلی کی آنکھوں میں گھوڑا دوڑاتے بہرام کا چہرہ لہرایا۔لیلی عمر کے اس حصے میں تھی جہاں اس کے لیئے ایک اچھے اور میچور انسان کو پسند کرنا ایک عام سے بات تھی۔

"نہیں بس ایک انسان کو دیکھ کر مجھے لگا کہ یار اس کی کیا پرسنلٹی ہے تھوڑا روپ اور بہت ساری نرمی۔"

"کون ہیں آپی وہ بتائیں نہ جلدی مجھ سے تو انتظار نہیں ہو رہا۔"

"میں رائیٹینگ کلب میں ملی تھی ان سے۔بہت اچھے انسان ہیں وہ۔عالم بھی ان سے ملا ہے وہ بہت زیادہ میچور ہیں۔"

"کہیں 40 سال کے بوڑھے تو نہیں۔"

"ارے نہیں ان کی عمر 30 کے قریب قریب ہے۔"

"تو آپی کیا آپ کو وہ بہت پسند آئے۔"

"پسند کچھ اور چیز ہے مجھے ان کا انداز بہت اچھا لگا ہے۔"

"میں ان سے ملنا چاہوں گی۔"

"ضرور تمہاری ملاقات کروادوں گی ان سے پہلے میری تو دوبارہ ان سے ملاقات ہو۔"

لیلی نے دوبارہ سے اپنا کام شروع کردیا۔یہی لیلی کی بربادی تھی اسے کسی غیر اور نامحرم سے متاثر نہیں ہونا چاہیے تھا۔کہتے ہیں ہر چمکتی ہوئی چیز سونا نہیں ہوتی اسی طرح ضروری نہیں جو ہمیں نظر آتا ہے وہی درست ہو۔ہمارے بڑے کیا کرتے ہیں کہ کسی کے اندر کے راز کو تم کبھی جان نہیں پاتے اس لیئے کسی پر اعتبار مت کرو۔ایک لڑکی کی عزت کانچ کی طرح نازک ہوتی ہے چاہے وہ غریب ماں باپ کی بیٹی ہو یا امیر کی۔عزت پر اگر ذرا سا داغ بھی آجائے تو پھر دنیا والے بھی جینے نہیں دیتے۔ایک عورت کے پاس عزت بہت قیمتی چیز ہوتی ہے جو کسی بھی زیور سے بڑھ کر ہے۔

خان کے ایک دوست کے بیٹے کی شادی تھی۔خان ان کے بہت قریب تھے اس لیئے تمام بچوں کو خاص ہدایت کی گئی تھی ماہا کی طرف سے کہ سب نے جانا ہے۔

لیلی خان کے پاس بیٹھی ہوئی تھی۔دونوں باپ بیٹی شطرنج کھیل رہے تھے۔

"دیکھو بیٹا زندگی بھی ایک شطرنج جیسی ہی ہے ہمیں ہر ایک قدم بہت سوچ سمجھ کر

اٹھانا ہوتا ہے۔ دشمن ہر جگہ کھڑا ہوتا ہے۔ اکثر ہم جسے اپنا کہتے ہیں وہ ہمارا دشمن ہوتا ہے۔"

"بابا ہر جگہ تو دشمن نہیں ہوتا کسی جگہ پر ملکہ کا بھی راج ہوتا ہے۔"

"یہ سچ ہے کہ ملکہ کا بھی راج ہوتا ہے مگر صرف اپنے بادشاہ پر۔ اگر ملکہ بادشاہ کے بغیر ہو تو اس کے ارد گرد کے لوگ اسے اس کے عہدے سے ہٹانے میں دیر نہیں کریں گے۔"

"بابا آپ بہت سیدھی سے باتیں کرتے ہیں۔ انسان کو کبھی کبھی زندگی میں رسک لے لینے چاہیئں۔"

خان لیلی کی بات پر بہت زیادہ ہنسے پھر شطرنج کی چال میں اپنا داؤ کھیلا۔

"بیٹا کبھی کبھی زندگی میں لیئے گئے رسک آپ کو برباد کر دیتے ہیں۔ آپ زندگی کے لمحے ضائع کر دیتے ہیں مگر زندگی آپ سے بار باران لمحوں کا حساب لیتی ہے۔"

"اف بابا آپ تو ایک گیم میں اتنے سنجیدہ ہو گئے۔"

"بیٹا کبھی کبھی ماں باپ جو بات کرتے ہیں اگر اولاد کو اس کا مطلب سمجھ آجائے تو میرا

نہیں خیال کہ اولاد کوئی نقصان اٹھائے۔"

"بابا لیں ماما آگئی وہ اب آپ کو ایسی باتیں نہیں کرنے دیں گی۔"

"کیا باتیں ہو رہی ہیں باپ بیٹی میں۔"

خان اور لیلی کو کافی دیتے ہوئے ماہا نے ان سے سوال کیا۔

"کچھ نہیں ہم نے سوچا اپنی بیٹی سے کچھ زندگی کے متعلق باتیں کر لیں جائیں۔ یہ عالم نظر نہیں آرہا۔"

"آپ نے خود ہی تو اس کو لاہور بھیجا تھا آفس کے کام کے لیئے۔ بھول گیے خان آپ۔ مجھے تو لگتا ہے میرب تمہارے بابا کا بوڑھاپا شروع ہو گیا ہے۔"

اب ایسی بھی بات نہیں ہے ہم تو ہمیشہ جوان رہنے والے بندے ہیں۔ جس کی اتنی خوبصورت بیوی کو وہ انسان کبھی بوڑھا ہو سکتا ہے۔"

"اف خان آپ تو جگہ مت شروع ہو جایا کریں۔"

"اب ذرا آپ دونوں میری بھی بات سن لیں۔ دادی صاحب کی کال آئی تھی وہ آپ دونوں کو یاد کر رہی ہیں۔"

"ماہا گاؤں بھی جانا ہے مجھے تو یاد ہی نہیں رہا۔ مورے ہماری منتظر ہیں کب سے۔ میرے پاس وقت ہی نہیں ہوتا۔ مورے کہہ رہی کہ وہ شہر آ کر کیا کریں گاؤں کے معاملات ان کے بغیر نہیں چلتے۔ عالم واپس آئے تو اسے گاؤں بھیجوں گا۔"

"میرا بھی یہی خیال ہے کہ عالم کو اب گاؤں چلے جانا چاہیئے۔ آخر کب تک مورے سب اکیلے دیکھیں گی۔"

"آپ دونوں باتیں کریں میں تو کمرے میں جا رہی ہوں۔" لیلی ماہا اور خان کو باتیں کرتا چھوڑ کر باہر چلی گئی۔ لیلی نے عالم کا کال کی۔

"عالم تمہاری واپسی کب تک ہے۔"

"دو دن تک۔ کیوں کیا ہوا تمہیں کسی چیز کی ضرورت ہے تو میں لے آؤں گا۔"

"مجھے شاپنگ پر جانا ہے مگر تمہارے ساتھ جانا تھا۔ چلو کوئی نہیں میں خود ہی چلی جاؤں گی کل رات کو ہمیں بابا کے دوست کی بیٹی کی مہندی پر جانا ہے۔"

"چلو تم ہیر کو لے کر چلی جاؤ میں واپس آؤں گا تو دوبارہ شاپنگ کر لیں گے۔"

"ٹھیک ہے سنوں میرے لیئے کچھ اچھا سا لیتے آنا لاہور سے۔"

"ضرور تمہیں بھول سکتا ہوں میں۔ میری میٹنگ ہے میں تم سے واپس آ کر بات کرتا ہوں۔"

لیلی اپنی گاڑی لے کر شاپنگ مال کے لیئے نکل پڑی۔ لیلی شہر کے مشہور زمانہ مال میں آئی۔ لیلی شاپنگ کر رہی تھی جب اسے پیچھے سے آواز آئی۔

"ارے میرب آپ یہاں میرے مال میں۔"

"مسٹر پاشا آپ یہاں۔"

"جی ہاں میرا اپنا مال ہے۔ میں آج راؤنڈ پر نکلا ہوا تھا۔ آپ یہاں کیسے۔"

"میں شاپنگ پر آئی تھی کل میں نے بابا کے ساتھ ایک شادی پر جانا ہے۔"

"کیسا اتفاق ہے کہ میں نے بھی ایک شادی پر جانا ہے۔"

"کس کی شادی ہے مسٹر پاشا۔"

"میری دوست ہے اس کی شادی ہے۔ میری دوست نے میرے ساتھ کافی کام کیا ہے ہمارے دوستی اس کے منگیتر کے بھی ہے۔ میرا بزنس ہے ان لوگوں کے ساتھ۔"

"اچھا آپ سعید صاحب کی بیٹی کی بات کر رہے ہیں۔"

"جی ہاں شازیہ سعید کی۔"

"میں بھی اسی شادی ہر جانے والی ہوں۔"

"یہ تو بہت اچھی بات ہے۔ چلیں آئیں آپ کو اپنے مال کے سب سے اچھی بوتیک پر لے کر جاتا ہوں۔"

بہرام لیلی کو ایک بہترین بوتیک لے کر آیا۔

"میرا بھائی ہے ابھی بہت چھوٹا ہے مگر اسے کپڑوں کی ڈیزائنرز نگ کو بہت شوق ہے۔اس نے ایک ڈریس ڈیزائن کیا تھا وہ ایک ڈیزائنر کو بہت پسند آیا۔بابا کہتے ہیں اس کو فیشن ڈیزائنر کمپنی کھول کر دیں گے۔"

"یہ تو بہت اچھی بات ہے۔"

لیلی نے اس بوتیک کا سب سے خوبصورت ڈریس اٹھایا۔پیلے رنگ کے خوبصورت فراک پر سلور رنگ کا کام ہوا تھا۔یہ فراک بہت خوبصورت تھا۔

"آپ کو یہ پسند آیا میرب۔"

"جی مجھے یلو کلر کی ہر چیز پسند ہے۔"

"ویسے آپ کی چوائس بہت اچھی ہے۔"

بہرام نے شاب کیبر کو اشارہ کیا جس نے ان سے ڈریس لیا۔

لیلی اپنے لیئے اور ڈریس دیکھ رہی تھی مگر اسے کچھ خاص پسند نہ آیا۔

"میں باقی شاپنگ عالم کے ساتھ کروں گی مجھے بس کل کے لیئے ہی جوڑا لینا تھا۔"

"کیوں آپ خود شاپنگ کیوں نہیں کرتی میرب۔"

"مجھے شروع سے عادت ہے عالم کے ساتھ شاپنگ کرنے کی۔اس کی چوائس ہمیشہ سے ہی بہترین رہی ہے۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لیلی نے ڈریس پیک کروایا۔لیلی نے پے منٹ کرنا چاہی جب بہرام نے اسے روکا۔

"خبردار آپ نے ڈریس کی پے منٹ کی۔آپ پہلی بار میرے مال آئی ہیں اس طرح سے آپ میری مہمان ہوئی۔"

"میں یہاں پہلی بار نہیں آئی مسٹر پاشا۔مجھے نہیں اچھا لگے گا یوں ڈریس لینا۔"

"پلیز میرب آپ کو مہمان کہا ہے میں نے۔ہمارے ہاں مہمان کو بہت عزت دی جاتی ہے۔پلیز رکھ لیں۔"

شکریہ مسٹر پاشا مجھے خوشی ہوگی آپ کبھی میرے گھر آئیں اور ہم بھی آپ کو اپنی مہمان داری دیکھائیں۔ میرے بابا اور ماما آپ کو مہمان بنا کر بہت خوش ہوں گے۔"

"ضرور کیوں نہیں کل تو ملاقات ہونی ہی ہے پھر کبھی ضرور آپ کے گھر آئوں گا۔"

بہرام نے لیلی کے ہاتھ میں شاپر دیا۔لیلی کے ساتھ بہت دیر باتیں کرنے کے بعد بہرام نے لیلی کو مال کے باہر تک چھوڑا۔لیلی نہیں جانتی تھی کہ اس انجان شخص پر اعتبار کر کے وہ کتنی بڑی غلطی کر رہی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شادی پر لیلی بہت خوبصورت تیار ہوئی تھی۔لیلی اپنے والد خان کے ساتھ کھڑی ہوئی تھی۔اسے اس محفل میں بس ایک ہی شخصیت کا انتظار تھا وہ تھا بہرام۔لیلی بہرام کی منتظر تھی کہ وہ کب آئے گا۔ بہرام تھوڑی ہی دیر بعد لیلی کو آتا دیکھائی دیا دیا۔ بہرام نے بھی لیلی کو دیکھ لیا تھا مگر یہ پہلے اپنی دوست سے ملنے کے لیئے چلا گیا۔لیلی بہرام کا انتظار کر رہی تھی کہ وہ کب اس کی طرف آتا ہے۔ بہرام اس کے پاس آیا۔

"کیسی ہیں آپ میرب۔"

"میں بلکل ٹھیک ہوں مسٹر پاشا آپ کیسے ہیں۔ "

"جیسا آپ نے کل چھوڑا تھا۔ ویسے بہت خوبصورت لگ رہی ہیں آپ۔"

لیلی نے پیلے فراک پر سلور رنگ کی جیولری پہن رکھی تھی جو فراک کے ساتھ میچ کر رہی تھی۔

"آیئے ہم وہاں چل کر بیٹھتے ہیں۔"

خان ماہا کے ساتھ کچھ لوگوں سے مل رہے تھے۔اس لمحے لیلی بہرام کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی۔ بہرام نے لیلی کو باتوں میں لگایا۔

"میرب آپ کو اپنی زندگی میں کیسا ہمسفر چاہیئے۔"

"مجھے ایسا ہمسفر چاہیئے جو میرا بہت زیادہ خیال رکھے۔ آپ کو بتا ہے مجھے وہ لوگ بہت زیادہ پسند ہیں جو کسی بھی قیمت پر اپنے پیار کا ساتھ نہیں چھوڑتے۔ میرا خیال ہے کہ محبت سے زیادی عزت معنی رکھتی ہے کسی بھی رشتے میں۔"

"میرا بھی یہی خیال۔ہے۔ آپ مجھے بہت اچھی لگتی ہیں میرب۔ زندگی میں میں نے کسی لڑکی کے ساتھ خود کو اتنا مکمل نہیں پایا جتنا آپ کے ساتھ خود کو مکمل محسوس کیا

ہے۔آپ کو دیکھ کر لگتا ہے جیسے میری برسوں کی تلاش مکمل ہو گئی ہے۔"

لیلی بہرام کی بات پر شرما گئی اور چہرہ نیچے کر لیا۔

"کیا آپ کو بھی میں اچھا لگتا ہو"

"میں اس جذبے کو کوئی نام نہیں دے پا رہی مسٹر پاشا۔"لیلی نے بہت مدہم آواز میں اپنا مسئلہ بہرام کو بتاہا۔

"یہ تو اچھی بات نہیں ہے نہ۔آپ کو سمجھنا ہو گا کہ میں آپ کے لیئے کیا جذبے رکھتا ہوں۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"میرے والدین نہیں مانیں گے۔وہ میرا رشتہ عالم کے ساتھ کرنا چاہتے ہیں۔"

"کیا آپ بھی عالم کو پسند کرتی ہیں لیلی۔"

"معلوم نہیں وہ شروع سے میرے قریب رہا ہے۔ہم بچپن سے ساتھ تھے۔آپ جانتے تو ہیں ایک گھر میں رہیں ہیں ہم۔میں نے عالم کو ہمیشہ اپنا ایک اچھا دوست مانا ہے۔ماما بابا کی خواہش تھی شروع سے کہ ہم دونوں ایک ہو جائیں۔"

"آپ کی کیا خواہش ہے میرب۔"

بہرام نے لیلی کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر اس سے بہت نرم انداز میں پوچھا جو اس کے دل کر کے تار چھیڑ گیا۔لیلی اپنے سامنے بیٹھے شخص کی نیت کے بارے میں جان نہیں پا رہی تھی کہ وہ اسے استعمال کرنا چاہتا ہے۔لڑکیاں اکثر اوقات کسی کے کہے محبت کے دو جملوں کو لے کو اس قدر سنجیدہ ہو جاتی ہیں کہ انہیں بھول جاتا ہے کے ایک محرم اور نا محرم کے درمیان ایک دیوار ہے جسے پار کر کے جانے کے بعد کوئی کنارہ نہیں ملتا جہاں وہ اپنی زندگی کی ایک غلطی کو سدھار سکیں۔کیا نہیں تھا لیلی کے پاس پیسہ عزت ۔مگر لیلی نے بھی غلطی کی ایک نا محرم کو اتنا حق دیا کہ وہ اس کا ہاتھ تھامے۔کیا کوئی محبت کرنے والا آپ سے آپ کے والدین کے بغیر بات کرے گا۔اگر وہ آپ سے بات بھی کرے گا تو آپ کے والدین کی اجازت سے۔یہ پیار محبت کیا ہے کچھ بھی نہیں۔شادی کے بغیر ہر چیز بے معنی ہے۔کوئی بھی شخص جو کسی لڑکی سے محبت کا ڈھونک رچائے اور اپنی محبت کے ثبوت مانگے تو وہ دھوکے باز ہے۔اس میں قصوروار وہ شخص بھی ہے اور وہ لڑکی بھی جو اپنے والدین کی عزت کو چھوڑ کر ایک انجان شخص کے پیچھے جاتی ہے۔دونوں برابر کے قصوروار ہیں۔حقیقت میں کہیں پر میوزک کے ساتھ پھول نہیں ہوتے اور آپ کی محبت آپ کو ساری زندگی گزارنے کا نہیں کہتی۔آج ایک لڑکی تو کل کوئی دوسری ایسے لوگوں کا ہدف بن جاتی ہیں۔

"میں آپ کے جواب کا منتظر ہوں لیلی۔اپنے والدین سے بات کریں۔اگر آپ کو بھی مجھ سے محبت ہے تو مجھ سے ملنے آیئے گا میں آپ کا جواب لوں گا وہاں۔"

لیلی بہرام کے اٹھ جانے کے بعد بہت دیر سوچتی رہی۔

خان اور ماہا دونوں سونے کی تیاری کر رہے تھے جب لیلی آن کے کمرے میں آئی۔

"ارے میری بیٹی آئی ہے۔کوئی مسئلہ ہے میری بچی کو۔"

ماہا نے لیلی کے سر پر ہاتھ رکھ کر پوچھا۔

"ماما بابا میں آپ سے بات کرنا چاہتی ہوں۔"

"بولو بیٹا۔"

خان اپنی بیٹی کی بات کی طرف متوجہ ہو گئے۔

"بابا میں عالم سے شادی نہیں کرنا چاہتی میں کسی اور پسند کرتی ہوں۔"

"کیوں بیٹا ایسا کیا ہو گیا کہ آپ عالم سے شادی کرنے سے انکاری ہو۔میری جان جس

کو بھی پسند کرتی ہو تم وہ تمہیں عالم سے زیادہ خوش نہیں رکھ سکتا۔"

ماہانے لیلی کے سر پر ہاتھ رکھ کر اسے پیار سے کہا۔

"ماما میں پاشا میرا مطلب ہے وہ مشہور زمانہ بزنس میں ہیں نہ بہرام پاشا ان کو پسند کرتی ہوں۔وہ بھی مجھے لائیک کرتے ہیں۔"

خان لیلی کی بات سن کر غصے میں آ گئے "میں تمہارا رشتہ کہیں بھی کر دوں گا مگر اس خاندان میں نہیں۔تم جانتی ہو وہ کتنے گھٹیا لوگ ہیں۔"

"پلیز بابا وہ ایسے نہیں ہیں۔بہرام بہت اچھے ہیں۔آپ ایک بات بار ان سے مل تو لیں۔"

"میرب لیلی خان ہم نے کہہ دیا نہ کہ یہ رشتہ ممکن نہیں۔عالم ہی آپ کے لیئے اچھی چوائس ہے۔اب ہم آپ کے منہ سے دوبارہ بہرام پاشا کا نہ سنیں۔جا سکتی ہیں آپ۔"

لیلی روتے ہوئے کمرے سے گئی۔

"خان وہ بچی ہے ابھی ناسمجھ ہے۔"

"بس چھوڑ دیں ماہا آپ سب کچھ۔جیسے ہی عالم آتا ہے ان دونوں کی شادی کرتا ہوں

میں۔ مورے نے بلایا ہے اسے گائوں۔"

"جیسے آپ کہیں خان۔"

یہ اگلے دن کی بات تھی۔ لیلی بہرام کے سامنے بیٹھی ہوئی تھی۔

"بابا نہیں مان رہے بہرام۔ میں کیا کروں ان کے نزدیک عالم سے اچھی چوائس ہو ہی نہیں سکتی۔"

"یہ تو بہت عجیب بات ہو گئی۔ تمہاری والدہ بھی غالبا سوتیلی ہیں۔ وہ کیسے گھر کی اتنی جائیداد تمہارے ساتھ کہیں باہر جانے دے سکتی ہیں۔"

"نہیں بہرام وہ ایسی نہیں ہیں۔"

"تم بہت پاگل ہو میرب۔ بھائی تمہارا باہر ہوتا ہے۔ عالم کو ہی انہوں نے تمہارے والد کے ساتھ لگایا ہوا ہے تاکہ وہ ہر چیز پر قابض رہیں۔ دیکھو تمہیں میری بات بری لگے گی مگر یہی حقیقت ہے۔ تمہیں اس بارے میں سوچنا چاہیئے۔"

"میں کیا کر سکتی ہوں بہرام۔ میرے ہاتھ میں تو کچھ نہیں ہے۔"

"ارے پاگل تم ہی تو سب کچھ کر سکتی ہو۔ایسا کرو تم اور میں نکاح کر لیتے ہیں۔جب ہم تمہارے والد کو بتائیں گے تو وہ راضی ہو جائیں گے۔"

"نہیں بہرام میں یہ سب نہیں کر سکتی۔بابا کو مجھ سے بہت ساری امیدیں ہیں میں کیسے ان کا مان توڑ دوں۔"

"تو ساری زندگی تم اپنے حق کے لیئے آواز نہیں اٹھا پاؤ گی۔تمہاری سوتیلی والدہ کبھی تمہیں تمہارے والد کے سامنے نہیں بولنے دیں گی۔میں صرف نکاح کا کہہ رہا ہوں اگر تم چاہتی ہو کہ ہمارا رشتہ مزید آگے چلے تو نکاح کر لو مجھ سے۔"

لیلی سوچ میں پڑ گئی۔خان جو کہتے تھے وہ کرتے تھے۔لیلی جانتی تھی خان کبھی نہیں مانیں گے۔لیلی نے بھی خاموشی سے ہاں بول دی۔لیلی نے اپنی ذات کے ساتھ ایک بہت بڑی زیادتی کی تھی نکاح ہو گیا۔لیلی اس لمحے بہت پریشان تھی۔

"کیا ہوا میرب تم خوش نہیں ہو۔"

"نہیں ایسی بات نہیں پاشا۔مگر بابا پتا نہیں راضی ہوں گے بھی یا نہیں۔"

"پلیز میرب تم۔اب ان باتوں کو چھوڑ دو۔تمہیں اب خوش ہو جانا چاہیئے کہ تمہارے

پیچھے بہرام پاشا ہے۔"

لیلی مسکرا بھی نہ سکی۔دن بہت سستی سے گزر رہے تھے۔عالم گائوں میں تھا جس کی وجہ سے لیلی کہیں بھی جاتی تھی تو خان کو معلوم نہیں ہوتا تھا۔لیلی آئے دن بہرام سے ملتی۔

ایک دن لیلی بہرام سے ہوٹل میں ملنے آئی۔

"میرب تم سے ایک بات پوچھوں۔"

"پوچھیں بہرام۔"

"کیا تم مجھ سے محبت کرتی ہو۔"

"یہ کیسا سوال ہے بہرام میں آپ سے محبت کرتی ہوں تبھی تو یہاں آپ کے ساتھ آپ کی بیوی بن کر بیٹھی ہوئی ہوں۔"

"مجھے ایسا کیوں لگتا ہے میرب تم مجھ سے دن بدن دور ہو رہی ہو۔"

"ایسا نہیں ہے پاشا آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے۔"

"تم مجھ سے محبت کرتی ہو نہ میرب۔"

بہرام نے لیلی کا چہرہ ہاتھوں میں سنو کر پوچھا۔

"جی پاشا۔"

"تو اپنا آپ مجھے سونپ دو۔ میں چاہتا ہوں ہمارے درمیان یہ فاصلے مٹ جائیں۔" لیلی بہرام کی بات پر بہرام سے دور ہوئی۔

"پاشا شادی سے پہلے یہ سب مجھے اچھا نہیں لگتا۔"

"میں تمہارا غیر محرم تو نہیں ہونا میرب۔ ہم نے شادی کرنی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تم مجھے مکمل طور پر اپنا لو۔ تمہارا شوہر ہونے کے ناطے میں تم سے یہ سوال کر رہا ہوں۔ اگر تم مجھ سے محبت کرتی ہو تو مجھ پر اتنا تو اعتبار کر سکتی ہو نہ۔"

"میں آپ پر بہت اعتبار کرتی ہوں پاشا مگر شادی سے پہلے یہ سب۔۔۔۔۔۔"

"یعنی تم مجھ پر اعتبار نہیں کرتی۔"

"پلیز پاشا ایسا نہیں ہے۔"

بہرام لیلی نے قریب آیا۔ اس وقت لیلی بہرام کے ساتھ ہوٹل کے روم میں تھی۔

"تو بولو نہ کیا مجھے خود کے قریب نہیں آنے دو گی۔"

بہرام نے لیلی کی آنکھیں پر بوسہ دیا۔

بہرام نے لیلی کو بے بس کر دیا۔ لیلی اپنے سب کچھ بہرام پاشا کو دے چکی تھی۔

"بہرام آپ جلد از جلد بابا سے شادی کی بات کریں۔ ہمارا نکاح ہو چکا ہے وہ کبھی انکار نہیں کریں گے۔"

لیلی بیڈ پر بیٹھے ہوئے بہرام سے سیک سوال کر رہی تھی۔

"تم فکر کیوں کرتی یو میں اسی مہینے گائوں سے مورے اور بابا کے ساتھ تمہارے گھر آئوں گا۔"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لیلی نہیں جانتی تھی کہ اپنے باپ کے ساتھ کتنا بڑا دھوکا کیا ہے اس نے۔

ایک پورے ماہ لیلی منتظر رہی کہ بہرام کے والدین آئیں گے مگر وہ نہ آئے اور نہ ہی انہوں نے آنا تھا۔ ایک دن کورٹ سے واپس آتے ہوئے لیلی کی طبیعت خراب ہوئی ۔ یہ ڈاکٹر کے پاس چلی گئی۔ وہاں اسے معلوم ہوا یہ ماں بننے والی ہے۔ یہ خبر اسے جلد از جلد سب سے پہلے بہرام کو دینی تھی جسے بچے بہت پسند تھے۔

بہرام سے ملنے لیلی اس کے پاس اس کے آفس آئی تھی۔

"بہرام آپ کو ایک سرپرائز دینا ہے۔"

"کیا ہو گیا اب میرب۔"

"آپ کو بچے بہت پسند ہیں نہ بہرام۔ میں ماں بننے والی ہوں۔"

بہرام اس کے بات پر شاک ہو کر اٹھ گیا۔

"کیا کہا۔"

"ہاں بہرام میں ماں بننے والی ہوں۔ ہمارا بھی ایک پیارا سا بچہ ہو گا۔"

"شٹ اپ کس کا بچہ ہے یہ۔"

"بہرام آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں۔ بیوی ہوں میں آپ کی یہ بچہ آپ کا ہے۔"

"میں اس بات کو نہیں مانتا۔ تم اپنے ماں باپ کو چھوڑ کر مجھ سے تعلق قائم کر سکتی ہو۔ تمہارے اندر تو اپنی عزت کو لے کر کوئی شرم ہی نہیں تھی۔ مجھے چھوڑ کر نجانے تم نے اور کتنے لوگوں سے تعلق قائم کر رکھے ہوں گے۔"

لیلی کی زمین ہل گئی تھی۔

"نہیں پاشا ایسا نہیں ہے۔ آپ تو میری پاک دامنی کے گواہ ہیں نہ۔"

"ارے پاگل میں تمہاری گواہی کیسے دے سکتا ہوں جو عورت اپنے ماں باپ کی نہ ہو سکتی وہ میری کیسے ہو گی۔ میں کیسے یقین کر لوں کے ماں باپ کی دی ہو سالوں کی محبت کے باوجود تم نے میرے ساتھ اپنے تعلقات قائم کیئے۔ ہمیں تو ملے ہو پھر کچھ ہی دن ہوئے ہیں۔ نجانے میرے علاوہ کتنے لوگوں سے ملتی رہی ہو تم۔"

"نہیں پاشا ایسا مت کریں۔"

"جائو چلی جائو یہاں سے اور اس بچے کو اس کے اصل باپ کے حوالے کرنا۔"

"پاشا ایسا مت کریں پلیز۔"

لیلی کی زمین ہل گئی تھی۔ اگلے گئی دن یہ بہرام کو مناتی رہی۔ آخر عالم سے بات کرنا ہی پڑی لیلی کو جو ایک دن پہلے ہی شہر آیا تھا۔

"عالم مجھ سے ایک غلطی ہو گئی ہے۔"

"غلطی کیسی غلطی میرب۔"

لیلی نے آنکھوں میں آنسو لے کر عالم کو یہ داری بات بتائی۔

"تم ایسا کیسے کر سکتی ہو۔ ہمارے ماں باپ کی عزت کو یوں کیسے خراب کر سکتی ہو۔ تمہیں ذرا شرم نہیں آئی تم کیا کرنے لگی ہو۔ تمہیں احساس ہے کیا کیا ہے تم نے۔"

"عالم مجھے معاف کر دو۔ پلیز میرا ساتھ دو عالم۔ تم تو میرے بابا کے اچھے بیٹے بنے ہو نہ۔ میں بابا کی اچھی بیٹی نہیں ہوں میرا ساتھ دو پلیز۔"

"دل تو کر رہا ہے تمہارا مار مار کر وہ حال کروں گے تمہیں یاد آجائے کیا حرکت کی ہے تم نے۔ ہیر کا بھی خیال نہ کیا کہ تمہارے اس عمل سے اس کا کیا ہو گا۔"

عالم بہت غصے میں تھا۔

"عالم میں بہت اکیلی ہوں پلیز میری مدد کرو۔" عالم مجبور ہو گیا اور بہرام کے آفس چلا آیا لیلی کے ساتھ۔ بہرام سے آن کی ملاقات باہر کی ہو گئی جہاں سارے ایمبلائے کھڑے تھے۔

"زہے نصیب ملکہ عالیہ اپنی عاشق کے ساتھ آئی ہیں۔"

"بہرام پاشا کا قسم کی بے ہودہ باتیں کر رہے ہو تم۔"

"بے ہودہ ارے اس لڑکی سے پوچھو جو نجانے مجھ سے کیا چاہتی ہے۔ میں نے اس کے ساتھ دو پل کیا گزار لیئے یہ کسی اور کا گناہ میرے سر ڈال رہی ہے۔"

لیلی اس وقت بے یقینی کی کیفیت میں کھڑی تھی۔ آج وہ اپنے باپ کی پسند اپنے بچپن کے ساتھی عالم کو اس شخص کے لیئے چھوڑ کر آئی تھی جس نے بھری محفل میں اس کی عزت کو دو کوڑی کا کر دیا تھا۔

"پلیز بہرام مجھے یوں رسوا مت کرو۔ تم میرے کردار کو جانتے ہو میں تو تمہارے علاوہ کسی سے نہیں ملی کبھی۔"

"اچھا تو یہ جس کی بانہوں کا ہار بنی رہتی تھی ہر وقت اس کا کیا۔ کھانا تم اس شخص کے بغیر نہیں کھاتی اور کہتی ہو تم مخلص ہو۔ ارے تم جیسی لڑکیوں کا بھی کردار ہوتا ہے۔ جو اپنے ماں باپ کی نہ ہو سکتی وہ کسی کی کیا ہو گی۔ تم نے میرے ساتھ اپنے تعلقات قائم کرنے سے پہلے ایک بار بھی اپنے والدین کا سوچا جنہوں نے ساری عمر تمہیں پالا۔ میں کیسے تم جیسی لڑکی کا یقین کروں۔ دو مہینوں کی محبت ساری عمر کی محبت کے آگے کچھ نہیں۔"

عالم لیلی کی تذلیل ہوتے دیکھ رہا تھا۔

"بس بہرام پاشا ایک اور لفظ نہیں۔ نہیں رکھنا اسے مت رکھو ابھی کے ابھی طلاق دو اسے۔"

بہرام عالم کی بات پر ہنسا۔

"طلاق پہلے یہ تو پوچھ لو اپنی عاشق سے کہ کیا ہمارا نکاح ہوا تھا۔"

"بہرام۔۔۔۔۔۔"

لیلی کی آنکھوں میں بے یقینی تھی۔

"نجانے کس کا بچہ میرے سر ڈال رہی ہے۔ لے جائو اسے اور آئندہ میرے آفس میں قدم مت رکھنا۔"

بہرام اپنے آفس میں چلا گیا۔ سب ایمپلائے لیلی کو افسوس کی نگاہ سے دیکھا رہے تھے۔ عالم لیلی کو تھامے باہر آیا۔

"عالم کیا مجھے کہیں پناہ ملے گی اب۔"

"چپ کر کے گھر چلو میرب۔ جو ہو چکا ہے اس سے بابا کی بہت بدنامی ہو6 گی۔ لوگ

پوچھیں تو کہنا کہ یہ بچہ عالم کا ہے اور میری بیوی ہو تم۔اپنے باپ کی بنائی ہوئی عزت کو میں یوں کسی کے پیچھے خراب نہیں ہونے دوں گا۔"

"تم بھی مجھے بدکردار سمجھتے ہو نہ۔میں ایسی نہیں ہوں عالم۔اس نے مجھ سے نکاح کیا تھا۔بابا ٹھیک کہتے تھے ہمارے کچھ کام ساری زندگی ہم سے حساب مانگتے ہیں۔"

لیلی کی آنکھیں بند ہو رہی تھی۔آخری منظر جو لیلی نے دیکھا تھا وہ عالم اسے پکار تھا وہ عالم جو نے یہ ثابت کیا تھا کہ عشق کیا ہوتا ہے۔

لیلی اس وقت ہسپتال کے بستر پر لیٹی ہوئی تھی۔اپنے اندر پلتے وجود کو یہ کھو چکی تھی اور اس کی قسمت کیسی تھی کہ آج جب اسے ہسپتال لایا گیا تو عالم نے اسے اپنی بیوی ہی ظاہر کیا۔کیا عالم جیسے شخص کا احسان یہ کبھی زندگی میں اتار سکتی تھی ہر گز نہیں جس نے نہ صرف اپنی محبت کی عزت رکھی تھی بلکہ اس شخص کی عزت بھی رکھی تھی جو عالم کا باپ نہیں تھا مگر عالم کو باپ سے بڑھ کر پیار دیا تھا۔اس شخص کی عزت کو کیسے یہ سر نیلام ہونے دے سکتا تھا۔منصور صاحب کو سب کچھ بتانے کے بعد اس نے منصور صاحب کو یہی کہا کہ آپ اب سب سے یہی کہیں کہ عالم اور لیلی کا نکاح ہو گیا تھا اور

ولیمہ عالم کے آنے کے بعد ہونا تھا۔خان کو جیسے ہی پتا چلا وہ ہسپتال آئے۔اس وقت کمرے میں صرف خان اور لیلی موجود تھے۔

"یہ تم نے کیا کر دیا میری بیٹی۔تم۔نے اتنا بڑا قدم اٹھانے سے پہلے ذرا بھی خیال کیا کہ اس کے بعد تمہارا مستقبل کیا ہو گا۔کیا ایک اجنبی شخص کو اپنا آپ سونپنے ہوئے تمہارے سامنے اپنے باپ کا چہرہ نہیں آیا۔میرا نہ سہی اپنی مرحوم ماں کا ہی بھرم رکھ لیا ہوتا۔کیا جواب دوں گا میں اسے آخرت میں۔آج مجھ خود پر شرمندگی محسوس ہو رہی ہے کہ شاید میری تربیت میں کوئی کمی تھی جو یہ دن دیکھنا نصیب ہوا۔"

عالم اندر آیا اور خان کو کندھوں سے پکڑا جن کی آنکھوں سے اپنی لاڈلی بیٹی کو دیکھ کر آنسو ہی نہیں رک رہے تھے۔

"بابا اب میری عزت ہے یہ۔جو ہونا تھا وہ ہو گیا سب یہی جانتے ہیں کہ یہ میری بیوی ہے اور بچہ میرا تھا۔"

"کیوں عالم میں تمہیں قربانی کا بکرا بنا دوں آخر کیوں میں تمہیں اتنے بڑے امتحان میں ڈالوں۔تمہیں اپنا بیٹا کہہ کر اپنایا ہے اب کیسے اپنے ہی بیٹے کے ساتھ دھوکا کر دوں۔"

"نہیں بابا میرب نے جو کیا وہ اس کا عمل تھا۔ میں جو کروں گا وہ میرا عمل ہو گا۔ آپ تو میرے پیارے بابا ہیں نہ میری تربیت آپ نے کی ہے تو پھر اپنی تربیت پر بھروسہ تو ہے نہ آپ کو۔ میرب نے جو کیا اس کی سزا پالی ہے۔ یہ شاید نہیں جانتی ایسی بیٹیوں کے بارے میں معاشرہ کیا کہتا ہے مگر میں کیسے اسے سزا دوں عشق کرتا ہوں اس سے۔ چھوٹے سے تھے ہم تو آپ ہی کہا کرتے تھے کہ عالم کے ساتھ میری میرب ہی اچھی لگتی ہے تو آج کیسے اپنے ماضی کو دو پل میں بھول جائوں۔ میں اپنی جان سے محبوب ہستی کو سزا نہیں دے سکتا۔"

عالم نے خان کا ہاتھ پکڑا۔ خان نے عالم کو گلے لگا لیا۔

"میرا شیر جوان بچا۔ میرا خون نہیں ہو تم مگر تم نے آج یہ ثابت کیا ہے کہ تمہاری تربیت کرنے والی ماہا تھی جو قابل ستائش عورت ہیں۔ ساری زندگی میری اس بیٹی کا خیال رکھنا عالم۔ باپ ہو کیسے اسے دنیا کے ظلم سہنے کے لیئے چھوڑ دوں۔ اسے اپنا لینا۔"

خان رونے لگے۔ عالم نے تڑپ کو ان کے آنسو صاف کیئے اور اپنی چادر کندھوں سے اتار کر لیلی کے اوپر دی۔

"دیکھیں بابا یہ میری ہے اب۔ بہت جلد اس کی طلاق کروا کر اس سے شادی کر لوں گا میں۔"

خان عالم سے مل کے باہر چلے گئے۔ لیلی تو خاموشی سے بیٹھی ہوئی تھی۔ یہ رات قیامت جیسی تھی۔ اسی رات خان کو ہارٹ اٹیک ہوا اور وہ اس دنیا سے منہ موڑ گئے۔ لیلی گہرے صدمے میں چلی گئی اور ماہا انکی زندگی تو ویران ہو گئی تھی۔ ماہا شازل کے ساتھ ہی ہمیشہ کے لیئے باہر چلی گئی۔ وہ لیلی سے مل کر نہیں گئی۔ لیلی وہ تو اپنے حواس میں نہیں تھی۔ ایک ہیر اور عالم ہی اس کا خیال رکھتے تھے۔

یہ ایک سال بعد کی بات تھی۔ لیلی نے اپنے ہوش میں آنے کے بعد سب چیزوں سے بچنے کے لیئے لا فرم جوائن کر لی۔ عالم نے اسے بہت بار طلاق کا کہا جو یہ خاموشی سے ٹال دیتی۔ شازل کو جس طریقے سے عالم نے باہر بھیجا تھا یہ وہی جانتا تھا۔ شازل تو لیلی کی شکل بھی نہیں دیکھتا تھا۔ عالم ہی لیلی کا سہارا تھا جس نے اس کا ساتھ دیا۔ لیلی ہر رات تڑپ کا گزارتی۔

بہرام جس نے باپ کے کہنے پر اپنے چچا کا بدلہ لیا تھا خان خاندان سے وہ آج بکھر گیا

تجا۔اسے لیلی سے شدید محبت ہو گئی تھی مگر باپ کے آگے بہرام نے اپنی محبت قربان کر دی۔ بہرام کے باپ نے تو اسے نکاح نہ کرنے کا کہا تھا مگر بہرام نے پھر بھی نکاح کیا تھا۔جب بہرام کو علم ہوا کہ یہ باپ بننے والا ہے تو اسے خوشی ہوئی مگر پھر اپنے باپ کا حکم مانتے ہوئے اس نے اپنے عشق کو بھرے زمانے میں رسوا کیا۔ مگر کہتے ہیں نہ سچی محبت تو وجود کی چاہ نہیں مانگتی۔عالم نے لیلی سے بغیر کسی تعلق کے اسے زمانے کے ہر سرد اور گرم سے بچایا۔لیلی کو panic attack ہوتے اکثر وہ چیزیں بھول جاتی اس کا ہاتھ تھام کر چلنے والا بس عالم تھا۔ بہرام لیلی سے عشق کرتا تھا مگر اس نے اپنے محبوب کو رسوا کیا اور خود بھی تڑپا۔

یہ دسمبر کی ایک سخت سرد رات تھی۔عالم اور لیلی لا فرم کے ایک فنکشن کے لے لیے شہر سے دور آئے ہوئے تھے۔دونوں کے کمرے ساتھ ساتھ تھے۔اس دن قسمت کو شاید کچھ اور ہی منظور تھا۔ بہرام بھی ہوٹل آیا ہوا تھا۔اس نے برف باری کی وجہ سے ہوٹل میں رکنے کا فیصلہ کیا۔عالم روم میں جا چکا تھا۔لیلی گارڈن میں واک کے بعد روم میں جا رہی تھی جب بہرام کی نظر اس پر پڑی۔

"میرب یہ یہاں کیا کر رہی ہے۔"

بہرام لیلی کے پیچھے ہی اس کے روم میں گیا۔لیلی دروازہ بند کرنے لگی تھی جب بہرام روم میں داخل ہوا اور دروازہ بند کر دیا۔

"تم۔۔۔۔۔۔۔۔تمہاری ہمت کیسے ہوئی کمرے میں آنے کی۔"

کمرہ سائونڈ پروف تھا اس لیئے اندر کی کوئی آواز باہر نہیں جا رہی تھی۔

"میری جان بہت خوبصورت ہو گئی ہو۔میں سوچ نہیں سکتا تھا کہ میرے ہجر نے تمہیں اتنا خوبصورت بنا دیا ہے۔"

"دور رہو مجھ سے غلیظ انسان خبر دار جو میرے پاس آئے۔"

"کیوں نہ آئوں تمہارے پاس بیوی ہو میری تم۔"

"نہیں ہوں تمہاری بیوی تم نے خود انکار کیا ہے ہمارے نکاح سے۔"

"وہ تو دنیا کے سامنے انکار کیا تھا مگر حقیقت میں تم میری بیوی ہو اور ہمیشہ رہو گی۔"

بہرام نے لیلی کا بازو پکڑا۔

"چھوڑو مجھے دیکھو تم نے مجھ سے جو بھی بدلہ لینا تھا وہ پورا ہو گیا میرے پاس اب کچھ نہیں بچا۔میں خالی ہاتھ ہوں مجھ پر اتنا ظلم مت کرو۔"

"کیا بھول گئی ہو تم ہمارے ساتھ میں گزرے خوبصورت پل میری جان۔خود کو سونپا تھا تم نے مجھے۔اب تمہیں کیسے جانے دوں۔ساری عمر میری بیوی رہو گی تم جب مجھے تمہاری طلب ہو گی میں تمہارے پاس آئوں گا مگر تم کچھ نہیں کر پائو گی نکاح کا مقصد ہی یہی تھا۔"

بہرام نے لیلی کو بیڈ پر پھینکا۔لیلی بے بس تھی۔بہرام نے آج لیلی کو پھر سے توڑ دیا تھا۔رات کا آخری پہر تھا۔لیلی تو آنکھیں بند کیئے بیڈ پر پڑی ہوئی تھی۔بہرام اٹھا اور اپنی شرٹ پہننے کے بعد لیلی کو دیکھا۔

"کاش ہم ایک ساتھ رہ پاتے۔کاش میں تمہیں پتا پاتا کتنی محبت ہے مجھے تم سے مگر اپنے باپ سے کیئے ایک وعدے کے پیچھے مجبور ہوں میں۔میرا چاچا کے قاتل کی بیٹی ہو تم جن سے میرے بابا بیٹوں جیسا پیار کرتے تھے۔"

بہرام لیلی کی پیشانی پر پیار دے کر کمرے سے باہر نکل گیا یہ دیکھے بغیر کے لیلی تو ہوش میں ہی نہیں ہے۔صبح عالم لیلی کا دروازہ بجاتا رہا نہ کھولنے پر یہ ریسپشن سے چابی لا یا اور اندر گیا۔بیڈ پر لیلی بے ہوش پڑی تھی اور بخار میں تپ رہی تھی۔

عالم اسے ہسپتال لے گیا۔لیلی نے چھ دن بعد آنکھیں کھولی کیونکہ لیلی کو ایک شدید

panic attackہوا تھا۔

"میرب کیا ہوا تمہیں۔ تم نے میری جان نکال دی تھی ایسا بھی کوئی کرتا ہے۔"

"وہ پھر آیا تھا عالم۔اس نے مجھے داغ دار کر دیا۔"

عالم شاک ہو گیا۔

"کون آیا تھا میرب۔"

"بہرام وہ میرے کمرے میں آیا تھا عالم اس نے مجھے داغ دار کر دیا۔"

"میں نہیں چھوڑوں گا اس انسان کو۔وہ کیا سمجھتا ہے تمہیں کوئی ملکیت۔"

لیلی نے عالم کا ہاتھ پکڑا۔

"میرے گناہوں کی سزا ہے یہ عالم۔ مجھ جیسی لڑکیوں کے ساتھ ایسا ہی ہوتا۔جو ماں باپ کی نافرمان ہوتی ہیں دنیا کی عزت کا احساس نہیں کرتی ان کے ساتھ ایسا ہی ہوتا ہے۔جو عزت میرے بابا کی رہ گئی ہے وہ برباد ہو جائے گی اگر تم اس غلیظ شخص کے پاس جائو گے۔"

"تو کیا کرو گی تم خاموش رہو گی۔"

"مجھے یہاں سے دور لے جائو عالم۔میں یہاں اگر اس شہر میں مزید رہی تو پاگل ہو جائوں گی۔مجھے سنبھلنے کے لیئے کچھ وقت دو۔میں اس شخص سے طلاق لینا چاہتی ہوں مگر ابھی میں نے خود کے بکھرے ٹکڑوں کو سمیٹنا ہے۔لیلی میرب خان کھو گئ ہے۔میں نے آج میرب کو اپنے ہاتھوں سے ختم کیا ہے آج کے بعد میں سب کے لیئے لیلی ہوں بس۔"

وقت تیزی سے گزرا۔دو ماہ بعد لیلی کہ طبیعت بگڑی تو ڈاکٹر نے جو خبر اسے سنائی وہ اسے ختم کر گئ۔یہ دوسری بار ماں بننے والی تھی۔عالم کو ڈاکٹر نے فون پر بتایا۔لیلی ہسپتال سے سیدھا گھر گئ۔عالم ڈاکٹر کے جاننے والا تھا۔عالم گھر آیا تو اس کا رخ لیلی کے کمرے کی طرف تھا۔لیلی نے ہاتھ میں چھری اٹھا رکھی۔عالم لمحوں میں اس کے پاس پہنچا اور چھری چھین کر زوردار تھپڑ لگایا۔

"کیا کرنے لگی تھی تم ہاں۔خود کو ختم کرنے لگی تھی تم۔مرنے کا اتنا ہی شوق ہے تو خود مار دیتا ہوں اپنے ہاتھوں سے تمہیں میں۔"

عالم لیلی پر چیخا۔

"میرے اندر اس غلیظ انسان کا خون پل رہا ہے۔جینے سے اچھا ہے نہ میں مر جائوں۔"

"بند کرو اپنی بکواس۔اس بچے کا کوئی قصور نہیں کسی چیز میں۔"

"دنیا کی نظر میں یہ جائز نہیں ہے۔جس کا باپ ہمارے رشتے کو ماننے سے انکاری تھا اس بچے کا اس دنیا میں کیا کام۔"

"خبردار جو آئندہ کے بعد اس غلیظ انسان کا نام لیا۔یہ بچا میرا ہے دنیا کی نظر میں اور اگر تمہیں یہ نہیں چاہیئے تو پیدا کر کے مجھے دے دینا میں پال لوں گا۔"

لیلی نے عالم کی طرف دیکھا جس کے چہرے پر غصہ تھا۔

"کیوں کرتے ہو مجھ سے اتنی محبت۔مجھ سے محبت مت کرو۔میں محبت کے قابل نہیں۔تم کیوں ہو اتنے اچھے۔عالم تمہیں اچھی لڑکی ملنی چاہیئے مجھ جیسی غلیظ نہیں۔"

"مجھے جو بھی لڑکی ملے وہ میری میرب تو نہیں ہو سکتی نہ۔میری وہ میرب جس کا ہاتھ تھام کر میں جوانی کی ہر منزل تہ کرتا آیا ہوں۔جو میرے مرحوم بابا کی بیٹی ہے جو میری محبت ہے۔میں خود غرض نہیں تم سے ایک غلطی ہوئی جو کسی سے بھی ہو جاتی۔یہ ان سب کے لیئے سبق ہے جو لوگ اپنی حدود سے نکل جاتے ہیں۔ہر کسی کے لیئے عالم نہیں ہوتا لوگ مار دیتے ہیں ایسی لڑکیوں کو اپنی باتوں سے جو باپ کی بنائی ہوئی چار

دیواری سے نکل جاتی ہیں۔ مگر تمہارے ساتھ بابا کی دعائیں ہیں اس لیئے تمہارے پاس عالم ہے۔اب مجھے کوئی کوتاہی نہ ملے بچے کی صحت کے معاملے میں۔"

عالم اتنا کہہ کر چلا گیا۔لیلی بے تحاشا روئی۔یہ مہینے لیلی کے لیئے امتحان تھے۔عالم ہر جگہ اس کے ساتھ ہوتا۔ڈاکٹر کے پاس بھی خود عالم ہی لیلی کو لے جاتا۔ہیر کو عالم نے ہر وقت لیلی کے ساتھ رہنے کا کہا تھا۔لیلی نے لا فرم نہیں چھوڑی۔

آج لیلی بطور وکیل پہلا کیس جیت کر آئی تھی۔اپنے بھاری وجود کو شال میں چھپائے لیلی نے مٹھائی کا ڈبہ عالم اور ہیر کے آگے رکھا۔ہیر تو مٹھائی کھاتے ہی کمرے میں بھاگ گئی۔

بہت مبارک ہو لیلی میرب خان۔"

"شکریہ۔مہینوں بعد آج مجھے خوشی ہو رہی ہے کیونکہ میں بابا کا جواب پورا کر رہی ہوں۔اتنی خوشی مجھے کبھی نہیں ہوئی عالم۔"

"بہت اچھی بات ہے کہ تم نے زندگی کی طرف آنے کا فیصلہ لیا ہے۔لیلی بچے کے لیئے چیزیں کیوں نہیں لی تم نے۔"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"پتا نہیں یاد نہیں رہا۔"

"کیسے یاد نہیں رہا۔ مجھے آئے دن گاؤں جانا ہوتا ہے۔ دادی صاحب کے انتقال کے بعد تم جانتی ہو وہاں کے سب ذمہ داری مجھ پر ہے۔ تمہیں بھی تو اپنی ذمہ داری نبھانی ہے نہ۔"

"مجھے کچھ نہیں پتا عالم۔ تم نے بچے کی ذمہ داری لی ہے تم ہی سب دیکھو۔"

لیلی کمرے میں چلی گئی۔ عالم افسوس ہی کرتا رہ گیا۔ آخر لیلی نے ہادی کو جنم دیا جس نے آنکھ ہی عالم کی گود میں کھولی تھی۔ لیلی نہ تو ہادی کو دیکھتی نہ پیار کرتی۔ کبھی کبھار ہادی کا خیال آتا تو دیکھ لیتی ورنہ لا فرم میں مصروف رہتی۔ آخر ایک سال بعد عالم ہادی کو لے کر گاؤں چلا گیا۔ لیلی نے اپنے حصے کی سزا پائی۔ اپنی اولاد کو یہ پیار ہی نہیں کر پائی کیونکہ جب بھی یہ اپنے بیٹے کو دیکھتی بہرام کا عکس نظر آتا اسے۔ اب تک یہ جان نہیں پائی تھی کہ کیسا بدلہ لیا تھا بہرام نے اس سے۔ عالم نے ایک بات لیلی کو نہیں بتائی تھی کہ عالم کا گہرا تعلق تھا بہرام سے۔ بہرام اور عالم دونوں ایک ہی خاندان سے تھے مگر تربیت میں فرق کے باعث دونوں نے بتا دیا تھا انسان کی زندگی میں تربیت کتنی ضروری ہے۔ لوگوں کی نظر میں ہادی عالم کا بیٹا تھا مگر عالم نے ہادی کو اس کے باپ کے نام سے

آگاہ کیا تھا۔عالم نہیں چاہتا تھا کہ مستقبل میں ہادی اس سے دور ہو۔عالم بہرام کے اسی چچا کا بیٹا تھا جس کا بدلہ بہرام نے لیلی سے لیا۔

عالم اپنے کمرے میں تھا۔ہادی بار بار اٹھتا تھا کیونکہ اسے بخار تھا۔ہادی سے عالم کو ایسے ہی محبت ہو گئی تھی جیسے خان کو عالم سے محبت تھی۔عالم ابھی دوبارہ ہادی کو سلا کر کھڑکی کے پاس آیا۔عالم کی آنکھیں آج پھر یادِ ماضی میں کھو گئی۔

چھوٹا سا عالم تین برس کا تھا۔اسے اپنے ساتھ خان گھر لائے تھے۔ماہا اور ان کی شادی ہو گئی تھی۔عالم خان کے پاس پہلے پہلے تو جاتا ہی نہیں تھا پھر خان نے آہستہ آہستہ اسے اپنے بچوں کے قریب کیا۔وقت کے ساتھ ساتھ خان اپنے بچوں سے گئی زیادہ پیار عالم کو کرتے۔عالم نے آخرکار خان کو بابا کہہ ہی دیا۔عالم خان کے بے حد قریب تھا۔شازل شاید ماہا سے زیادہ محبت کرتا تھا خان کی نسبت اسی خاطر ماہا اب سب چھوڑ کر بھی شازل کے پاس ہی گئی تھی۔عالم جب 14 برس کا تھا تو ایک دن خان نے اسے اپنے پاس بلایا۔دونوں باپ بیٹا باہر گھومنے گئے۔ایک پر سکون جگہ بیٹھ کر خان عالم کو کچھ بتانا چاہتے تھے۔

"عالم میرے شیر بیٹے میں آپ کو کچھ بتانا چاہتا ہوں۔امید ہے آپ میری بات بہت تحمل سے سنیں گے۔یہ آپ کا ماضی ہے جو آج نہیں تو کل آپ کے سامنے آئے گا۔میں چاہتا ہوں کہ میرا بیٹا اپنی زندگی کا ہر راز جانے۔لوگ تمہیں میرے خلاف کر سکتے ہیں مگر میں تمہیں آج خود ساری سچائی بتا دینا چاہتا ہوں۔مجھے غلط مت سمجھنا اور اپنی ماں سے کبھی کسی چیز کے بارے میں سوال مت کرنا۔"

عالم خان کے ہاتھوں کو پکڑ کر بولا۔

"بابا آپ کی نیت پر کبھی شک کر سکتا ہوں میں۔یہ تو ایسا عمل ہے نہ کہ میں اپنے وجود کا حصہ الگ کر دوں۔"

14 سالہ عالم اپنی عمر سے گئی سال بڑا تھا۔

"تمہیں پتا ہے تمہارے والد کا نام شہزاد پاشا تھا۔تمہارے والد اور میں نے اکٹھی وکالت کی تھی۔پاشا خاندان میں لڑکے لڑکیوں کو کچھ نہیں سمجھتے۔ماہا ایک بہت اچھی وکیل بنتی مگر نجانے کیسے وہ شہزاد پاشا کی محبت میں گرفتار ہو گئی۔تم جانتے ہو شہزاد پاشا نے ماہا سے شادی نہیں کرنی تھی۔ماہا بے حد خوبصورت تھی۔ایک دن وہ تمہارے والد سے ملنے گئی۔"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بولتے بولتے خان چپ ہو گئے۔

"بولیں نہ بابا۔"

عالم نے بہت ضبط سے خان سے سوال کیا۔

"شہزاد نے تمہاری ماں کو قید کر لیا۔ منصور تمہارے ماموں اس وقت میرے پاس آئے۔ وہ سمجھتے تھے کہ شاید مجھے کچھ علم ہو شہزاد کے بارے میں مگر میں کچھ نہیں جانتا تھا۔"

خان بھی یاد ماضی میں تھے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"منصور یقین کرو مجھے نہیں بتا کیا ہوا ہے اور ماہا تمہاری بہن کہاں ہے۔"

"تم یقین کرو خان اگر تم کسی بات میں شامل ہوئے تو تم میرے ہاتھوں نہیں بچو گے۔"

ماہا کو بہت تلاش کیا گیا۔ ایک دن شہزاد کے ایکسیڈنٹ کی خبر منصور اور خان کو ملی۔ یہ شہزاد کے فارم ہاؤس پہنچے تو انہیں شہزاد کے مرنے کی خبر ملی۔ اس لمحے انہیں ایک کمرے سے سہمی ہوئی ماہا ملی۔ جن کے چہرے سے شادابی ختم ہو گئی تھی۔ ماہا کو زیادتی کا

نشانہ بنایا تھا شہزاد نے۔ قسمت ایسی تھی ماہا کی کہ شہزاد کا ایکسڈنٹ ہوا اور اسی وقت موقع پر وہ دم توڑ گیا۔ منصور فوراً بہن کو لے کر نکلے۔ فارم ہاؤس کے پاس ہی ایکسڈنٹ ہوا تھا اس لیئے فوراً ہی خان وہاں پہنچے۔ شیر بخش نے خان پر الزام لگایا کہ انہوں نے اپنے دوست کو مار دیا ہے۔ خان بھی ایک مضبوط خاندان سے تھے انہوں نے ثابت کر دیا کہ یہ ایک حادثہ تھا۔ اس سب میں جس چیز کو چھپالیا گیا وہ تھی ماہا کی کہانی۔ منصور نے اپنے تمام بھائیوں اور خاندان والوں کو کچھ نہیں بتایا۔ ماہا کو خان اور ان کی پہلی بیوی کے پاس چھوڑا گیا۔ ماہا ایک سال کچھ بھی نہ بولی اور ایک سال بعد منصور نے خاندان میں یہی بتایا کہ انہوں نے ماہا کی شادی کر دی تھی اور اس کا شوہر فوت ہو گیا ہے۔ ننھا سا عالم ماہا کی گود میں آیا۔ ماہا عالم سے نفرت کرتی تھی۔ ایک دن منصور نے انہیں سمجھایا کہ ایک غلطی ان کی بھی تھی کہ کیوں یہ ایک اوباش شخص سے ملنے گئی۔ آج ان کی عزت کی خاطر منصور چپ ہیں کیونکہ اگر بات کھلتی ہے تو تمام عمر لوگ عالم کو جس طریقے سے مخاطب کریں گے وہ عالم کے لیئے بہت تکلیف دہ ہو گا۔ ماہا نے اپنی سزا پائی۔ خان کی پہلی بیوی بچوں کی پیدائش کے بعد گزر گئی اور تین برس بعد خان نے ماہا اور ان کے بیٹے یعنی عالم کو اپنا نام دیا جس کی رگوں میں پاشا خاندان کا خون تھا۔ حال میں دیکھا جاتا تو لیلی کے ساتھ سب کچھ ہو جانے کے بعد بھی وہ بدنام نہیں ہوئی وجہ یہی

تھی کہ لیلی کے باپ نے ایک عورت کو عزت دی تھی اس کے بچے کو نام دیا تھا۔ماہا کو کبھی زندگی میں خان نے کچھ بھی یاد نہیں کروایا تھا۔عالم کو بھی بس اتنا ہی معلوم تھا کہ اس کے باپ کا انتقال بچپن میں ہی ہو گیا تھا۔ہادی کو دیکھ کر عالم کو اپنا عکس نظر آتا تھا عالم تو بے نام تھا اسے دنیا ایک گالی کے طور پر لیتی۔ مگر خان نے اسے اپنایا۔عالم نے خان سے بے پناہ محبت کی۔ کیسے وہ خان کو بھول سکتا تھا۔ہادی خان کا خون بھی تو تھا۔ہادی اسی خاندان کا خون تھا جہاں سے عالم کا تعلق تھا مگر عالم صرف اپنے باپ کا نام استعمال کرتا تھا ورنہ اس کے لیئے باپ ہمیشہ خان ہی رہے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عالم نے خان کی ساری بات سنی۔

"بیٹا میرا مقصد تمہیں تکلیف دینا نہیں تھا۔میرا مقصد صرف تمہیں تمہارے خاندان کا بتانا تھا۔اپنی ماں سے ساری عمر کبھی سوال مت کرنا۔میں نے ماہا کو بڑے پیار سے رکھا ہے۔ عورت تو ہوتی ہی عزت کے قابل ہے بس کچھ لوگ اسے بہکا دیتے ہیں۔ تم تو میرے بیٹے ہو میرے شیر ۔ کبھی عورت سے بدلہ مت لینا۔ عورت بہت مضبوط ظاہر ہوتی ہے مگر ہے وہ بہت نازک۔ عورت کو عزت کے لیئے پیدا کیا گیا ہے۔اگر کوئی انسان غلطی کر جائے تو میرا بیٹا اسے معاف کر دینا چاہیئے۔ معافی سے ہمیں خود بھی

سکون ملتا ہے اور دوسرا فریق بھی سکون میں رہتا ہے۔"

عالم اس وقت رو رہا تھا۔ یہ نیچے بیٹھا اور خان کے ہاتھ تھام کا چومے۔

"میں کبھی آپ کا احسان اتار نہیں پاؤں گا۔"

خان نے عالم کے بال اس کے ماتھے سے پیچھے کیئے اور اس کی پیشانی پر بوسہ دیا۔

"باپ کبھی اولاد پر احسان نہیں کرتی۔ تم تو بیٹے ہو میرے۔ آج یہ بات ہو گئی آئندہ تم سے کبھی یہ بات دوبارہ نہیں کروں گا میں۔ میرا مقصد محض تمہیں سچائی سے آگاہ کرنا تھا۔ سچائی انسان کی زندگی کے لیئے بہت ضروری ہوتی ہے میرے بیٹے۔" خان نے عالم سے کبھی دوبارہ کسی ایسی بات کا ذکر نہیں کیا۔

عالم آج بھی ماضی میں کھویا تھا۔ بہرام کو دیکھتے ہی عالم کو علم ہو گیا تھا کہ یہ اسی کم ظرف خاندان سے ہے جہاں سے عالم کا تعلق ہے۔

شہرام شہر آیا ہوا تھا۔اس نے ہر جگہ تلاش کیا کہ کہیں اسے وہ پری نظر آئے جو آج سے دو سال پہلے اسے نظر آئی تھی۔ یہ اپنے دوستوں کے ساتھ گھومنے پھرنے نکلا ہوا

تھا۔سب دوست ایک ریسٹورنٹ میں بیٹھے ہوئے تھے جب اسے ایک لڑکی کی آواز آئی جو لگ بھگ سولہ کی ہو گی۔

"بابا دیکھیں نہ شازل بھیا کو یہ ہمیشہ سے ایسے ہی کرتے ہیں۔ بھلا کوئی اپنی اتنی معصوم سے بہن کے ساتھ بھی ایسا کرتا ہے۔دیکھیں سب لوگ دیکھ رہے ہیں مگر بھیا نہیں سن رہے۔"

ہیر جو کب سے شازل سے اپنا پرس لینے کی کوشش کر رہی تھی اسے شہرام نے دیکھ لیا۔ہیر سچ میں ایک باربی کی طرح خوبصورت تھی۔اس دن اتفاق سے اس نے پنک فراک پہن رکھی تھی۔بال کھلے ہوئی تھے اور بینڈ لگا ہوا تھا ان میں۔اپنی فیملی کے ساتھ آئی اس لڑکی کو شہرام دیکھتا رہا اور اس کا یہ ایک ایک نقش دماغ میں بٹھا کیا۔آج دو سال بعد بھی شہرام اسی ریسٹورنٹ آیا کہ شاید اس پری کو دیکھ لے مگر اس کی خواہش لا حاصل ہی رہی۔یہ اسی عمر سے کپڑوں کی ڈیزائنر میں آگیا۔فیشن ڈیزائنگ کو اس نے اپنے شعبے کے طور پر پڑھا تھا۔کچھ مضبوط خاندان ہونے کی وجہ سے اسے کبھی کسی چیز کو لے کر کوئی مسئلہ نہیں ہوا۔

حال

شازل ماہا کو لے کر پاکستان آگیا۔ یہاں آتے ہی اسے پتا چلا کہ اس کی بہن ہسپتال میں ہے۔ یہ فوراً ہی ہسپتال آیا۔ عالم سے اس کی ملاقات ہوئی۔ لیلیٰ ابھی تک ہوش میں نہیں تھی۔

"عالم میرب کیسی ہے وہ۔"

"تمہیں اب بھی اپنے کی کیا ضرورت تھی۔ تم تو خوش ہو جاؤ تمہاری تو دلی مراد پوری ہو گئی ہے نہ۔ پچھلے دو دن سے میرب بے ہوش ہے۔ ہیر کا کچھ پتا نہیں اور تم کہاں غائب ہو ہاں۔ بھائی ہو تم ان کے مجھ سے زیادہ تمہارا حق ہے ان پر۔"

"میں۔۔۔۔میرب ٹھیک تو ہے نہ اور ہیر وہ کہاں ہے۔"

"بہرام پاشا کے بھائی نے اسے اغوا کیا ہے اور خبروں میں بھی دے دیا کہ شہرام کی ہیر سے شادی ہو گئی ہے۔ میں نے ہر طریقے سے کوشش کر لی ہے مگر مجھے ہیر کا علم نہیں ہو رہا۔ میرب کا نروس بریک ڈاؤن ہوا ہے۔ ڈاکٹرز کوئی جواب نہیں دے رہے۔"

شازل بلکل بے جان ہو گیا۔ پھر شازل کا ایک بات یاد آئی۔

"میں آتا ہوں عالم۔ تم میری بہن کا خیال رکھنا۔ شیر بخش خان نے اچھا نہیں کیا اب اسے اس کی اوقات پتا چلے گی۔"

شازل یہ کہتے ہی واپس مڑا۔

شہر بخش خان اس وقت اپنے کمرے میں تھا۔ اس کی بیوی ساتھ ہی تھی اور یہ دونوں کسی بات کو لے کر بحث کر رہے تھے۔۔ ملازم نے دروازہ بجایا۔

"سائیں دیکھیں باہر پولیس آئی ہے۔"

شیر بخش خان حیران ہوا پولیس اور اس کے گھر۔ شیر بخش فورا نیچے آیا۔ شازل کے ساتھ کھڑی ایک ہستی کو دیکھ کر پاشا حویلی کی در و دیوار ہل گئی۔ اس حویلی کی بڑی بیٹی مناہل اس وقت شازل کے ساتھ کھڑی تھی۔

"تم۔۔۔۔۔۔تم تو۔۔۔۔۔۔"

شیر بخش خان کی زبان اس کا ساتھ نہیں دے رہی تھی۔ بہرام جسے عامر نے پولیس کی حویلی جانے کی اطلاع دی یہ بھی فورا شہر سے یہاں آ گیا تھا۔ بہرام نے بھی اپنی بہن کو دیکھا۔ بہرام کی دادی اور ماں دونوں حیرانی ست اپنی بیٹی کو دیکھ رہے تھے۔

"میں شہر بخش خان آپ کی وہ بیٹی جس آپ نے اپنے ہاتھوں سے جہنم میں بھیج دیا تھا۔میں زندہ ہوں دیکھیں سہی سلامت۔"

شہر بخش خان کی زمین ہل گئی تھی۔آٹھ برس پہلے اپنی بیٹی کو دشمنوں کے گھر بھیج دینے کے بعد انہوں نے یہ بات مشہور کروادی تھی کہ کہ مناہل مر گئی ہے

"مناہل میرا بچہ۔"

بہرام جیسے ہی بہن کے پاس آیا مناہل نے کھینچ کے تھپڑ بہرام کو مارا۔

"شرم باقی ہے اس خاندان میں یا مر گئی سالوں پہلے۔کسی لڑکی کی زندگی برباد کرتے ہوئے آپ کو اپنی بہنوں کا خیال نہ آیا لالہ۔جس لڑکی کی زندگی برباد کی آپ نے اسی کے باپ نے اس گھر کی عزت بچائی ہے۔خان خاندان کی بہوہوں میں اور شازل خان کے دو بچوں کی ماں۔ارے آپ جیسے لوگ تو درندوں سے بھی گئے گزرے ہیں ۔ایک باپ جس نے اپنے گناہ کو چھپانے کے لیئے چپ چاپ بیٹی قربان کردی اور ایک بھائی جس نے نام نہاد محبت کے پیچھے ایک لڑکی برباد کردی کیا خاندان ہے۔"

"بیٹا۔۔۔۔"

"بس کریئے دادی صاحب۔اپنے بیٹے کے کالے کارناموں پر ہمیشہ سے پردہ ڈالا ہے آپ نے۔جس لڑکی کی عزت کو پامال کیا تھا آپ کے بیٹے نے بدلے میں مجھے دشمن کے گھر بھیج دیا کہ اپنا گناہ چھپ جائے۔ارے وہ تو خان بابا کا شکریہ جو رستے میں مجھے ملے اور درندوں سے بچا لے گئے۔مجھے سب کچھ دیا اور اپنے بیٹے کے ساتھ شادی کروا کر مجھے معتبر کیا۔میں سوال کرتی ہوں کس جرم میں اس شخص کی بیٹی کو برباد کی آپ نے لالہ۔"

"چچا کے قاتل کی بیٹی ہے وہ۔دوستی کی آڑ میں چچا کا قتل کیا تھا خان نے۔"

مناہل نے بھائی کا گریبان پکڑ لیا۔

"شرم سے ڈوب مرو لالہ تم۔عالم کو جانتے ہو نہ وہ تمہارے ہی چچا کی اولاد ہے جو خان نے پالی ہے۔جس دن چچا مرے تھے اس دن ان کے فارم ہاؤس سے ایک لڑکی نکلی تھی ماہا جو عالم کی ماں ہیں میری ساس ہیں وہ سوتیلی۔ہمارے چچا نے ان کے ساتھ زیادتی کی تھی اور ان کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا۔کبھی ماضی کو جاننے کی کوشش نہیں کی تھی آپ نے۔خان خاندان نے تو پاشا خاندان کی اولاد کو سنبھالا ہے۔ارے میں پوچھتی ہوں ابھی بھی دل نہ بھرا جو ہیر کو شہرام لے گیا ساتھ۔اب بس میں چپ نہیں رہوں

گی۔"

بہرام کی والدہ بیٹی کے پاس آئی۔

"میری بچی میری بچی۔"

"بس مورے میرا سب سے کوئی تعلق نہیں ہے۔مجھے ہیر چاہیئے ورنہ ابھی کے ابھی بہرام اور اس حویلی سے لوگوں کو پولیس لے کر جائے گی۔"

"تم اپنے باپ کے خلاف جائو گی۔"

"وہ تو اسی دن تعلق ڈور گئے تھے جس دن دشمن کے حوالے کیا تھا مجھے شیر بخش پاشا۔رہی بات آپ کی تو بے فکر رہیں آپ کو میں نہیں لوگ سزا دیں گے جن کے ساتھ ظلم کیا ہے آپ نے۔مگر ہیر جب تک نہیں ملتی آپ کے یہ چہیتے بیٹے جن کے ذریعے لوگوں کی بیٹیوں سے بدلے لیتے ہیں انہیں پکڑا جائے گا۔آپ کے وفاداروں کو بھی تو عقل آئے ذرا۔"

شازل بہت دیر سے پیچھے کھڑا تھا اب آگے آیا۔

"شیر بخش پاشا میں چاہتا تو تمہاری بیٹی سے تمام بدلے لے سکتا تھا مگر اس معصوم کا تو

کوئی قصور نہیں تھا نہ۔ البتہ تم جیسا گھٹیا انسان میں نے آج تک نہیں دیکھا۔ میرا خاندان بکھر گیا صرف تمہاری وجہ سے۔ آج میری دونوں بہنیں مصیبت میں ہیں صرف تمہاری بدولت۔"

بہرام کی والدہ بہرام کے پاس آئی اور ایک تھپڑ اسے لگایا۔

"اپنے باپ کے پیچھے تم نے خود کو برباد کر لیا۔ تمہیں احساس نہ آیا کہ کسی کی بہن بیٹی بھی اپنی عزت کی طرح ہوتی ہے۔"

"مجھے معاف۔۔۔۔۔"

"خبردار تجھے ساری عمر معاف نہ کروں میں۔ کہاں ہے ان کی بیٹی پتا مجھے۔ میں خود اسے ان کے حوالے کروں گی۔"

"مورے مجھے نہیں پتا۔ شہرام کسیبد لے کے لیئے لے نہیں کر گیا اسے۔ شہرام کو تو کسی بات کا علم نہیں تھا۔"

پولیس اندر آئی۔ بہرام کا وکیل بھی ساتھ ہی آیا۔

"بہرام اور پاشا صاحب کی ضمانت ہو گئی ہے۔"

بہرام شہر سے انتظام کر کے آیا تھا۔

"ابھی کے لیئے تم نے اپنے باپ کو بچالیا ہے بہرام پاشا مگر میں اب تمہیں چھوڑوں گا نہیں۔مجھے میرے بہن سہی سلامت چاہیئے۔یاد رکھنا تمہارے باپ کی عزت دو کوڑی کی کر دوں گا میں۔"

شازل مناہل کا ہاتھ تھامے باہر نکل گیا اور اپنے پیچھے بہت کچھ چھوڑ گیا۔

ہیر کی آنکھ کھلی تو اسے احساس ہوا کہ یہ شہرام کے حصار میں سو رہی ہے۔شہرام نے ہیر کو سینے سے لگایا ہوا تھا۔ایک بازو ہر ہیر کا سر تھا جبکہ دوسرا ہیر کے ارد گرد تھی۔ہیر کو رات کا منظر یاد آیا۔

رات کو جب کھانا کھا کر ہیر سونے لگی تو شہرام اس کے پاس آیا۔

"ہیر کپڑے بدل لو۔"

"نہیں میں ایسے ہی ٹھیک ہوں مجھے نیند آ رہی ہے۔"

"تمہاری نیند کی تو ایسی کی تیسی۔ہر وقت تو تمہیں نیند آئی رہتی ہے۔پتا نہیں کتنا سوتی

ہو تم۔ سچ میں ہمارے بچے تو ماں کو ڈھونڈتے ہی رہ جایا کریں گے۔"

ہیر نے کمبل سیٹ کرے ہوئے شہرام کو دیکھا۔

"کس نے کہہ دیا تم سے کہ ہمارے بچے ہوں گے۔"

"مسز میں تو پہلے ہی تمہیں پتا دوں مجھے بچے چاہیئں وہ بھی ڈھیر سارے۔ میرا دل کرتا ہے میرے بچے ہوں جو ہر وقت میرے آگے پیچھے گھومتے رہیں۔ کتنا خوبصورت گھر ہو گا نہ۔ میں تم اور ہمارے ڈھیر سارے بچے۔"

شہرام ہیر کے پاس ہی بیٹھ گیا۔

"مجھے ایسی کوئی خواہش نہیں ہے شہرام۔"

"بچوں کی خواہش کس لڑکی کو نہیں ہوتی۔"

"کیوں نہیں ہر لڑکی کی خواہش ہوتی ہے ماں کے مرتبے پر فائز ہونا۔ مگر جس لڑکی کی زبردستی کسی نے نکاح کیا ہو اور رشتہ بنایا ہو اس لڑکی کو ہرگز یہ خواہش نہیں ہوتی کہ اس کے بچے ایسے ماحول میں رہیں۔"

شہرام نے ہیر اور اپنے پاس کھینچا۔ ہیر شہرام کے بہت قریب تھی۔

"میں نے جو قدم اٹھایا ہے وہ مجبوری میں اٹھایا ہے ہیر۔ساری دنیا کے سامنے اپنے رشتے کو قبول کیا ہے۔یہاں سے جانے کے بعد ایک بڑا سا فنکشن کروں گا تاکہ تمہارے سارے اعتراضات دور ہو جائیں باربی۔"

شہرام نے ہیر کا چہرہ تھوڑی سے پکڑ کو اوپر کیا۔ہیر نے آج پہلی بار شہرام کو دیکھا تھا اتنے قریب سے۔

"ایک بات یاد رکھو شہرام پاشا برائی ہمیشہ برائی ہی ہوتی ہے چاہے اسے اچھائی کے لبادے میں اوڑھ کر کیا جائے۔شادی جیسے بھی ہوئی ہماری تھی تو زبردستی کی نہ۔ایک اور بات مرد اپنی محبت کے کیلئے کبھی مجبور نہیں ہوتا وہ چاہے تو جان بھی دے دیتا ہے مگر محبوب کو کوئی تکلیف نہیں آنے دیتا۔"

ہیر نے شہرام کی آنکھوں میں دیکھ کر اسے لاجواب کیا۔

"میری جان چاہیئے تمہیں باربی۔"

"نہیں شہرام پاشا صرف آزادی۔"

"آزادی تمہیں مجھ سے کبھی نہیں ملے گی۔میں مر بھی جائوں تب بھی تم میرے نام

کے ساتھ ہی زندہ رہو گی۔ تم میری ہو بس میری یہ آنکھیں یہ لب یہ چہرہ یہ وجود اسے چھونے کا حق صرف میرا ہے۔"

شہرام نے جھک کر ہیر کے ہر نقش پر بوسہ دیا۔

"بہت جلد ہمارے درمیان ایک تیسرے وجود کا اضافہ ہو گا جو تمہیں مجھ سے مکمل جوڑ دے گا۔"

" تمہیں اتنا یقین ہے۔ اگر بیٹی ہوئی اور کوئی اس کے ساتھ ایسا کرے گا تو کیا کرو گے تم شہرام پاشا۔"

"بیٹی میری بیٹی کی ہر خواہش پوری کروں گا میں۔ ضروری نہیں کہ ہماری بیٹی کے لیئے بھی کوئی شہرام پاشا آئے۔ ہمارے خاندان کی کہانی الگ ہے۔ ہمارا ماضی الگ ہے۔ ہماری بیٹی کو سیکھانا ہے میں نے کہ چاہت کا جواب چاہت سے دینا ہے۔"

شہرام نے ہیر کی تھوڑی پر ہاتھ رکھ کر اس کا چہرہ دوبارہ اوپر کیا۔ ہیر پیچھے ہوئی۔

"نہیں شہرام میں نہیں چاہتی تم میرے قریب آئو"

"ہیر میں تمہارے قریب آ چکا ہوں اب تو کوئی فاصلہ نہیں رہا۔"

شہرام نے ہیر کو تھام کر بیڈ پر لٹایا۔

"میرے دل میں کبھی تم جگہ نہیں بنا پاؤ گے شہرام۔"

"بے فکر رہو میں تمہیں اپنا اتنا عادی بنا دوں گا کہ باہر کی دنیا تمہارے لیئے کوئی اہمیت نہیں رکھے گی۔"

شہرام ہیر ہر جھکا۔ہیر جانتی تھی اس پاگل شخص سے فرار کا ایک ہی راستہ ممکن ہے اس جگہ سے جانا۔

شہرام کی آنکھ ہیر کے کسمانے پر کھلی۔ہیر کے پیر میں سخت تکلیف ہو رہی تھی۔

"باربی۔۔۔۔کیا ہوا میری جان۔"

"میرا پیر بہت درد ہے۔"

شہرام ہیر کے پیر کو دیکھنے لگا۔شائد سردی کے باعث ہیر کو زیادہ درد ہو رہا تھا۔

"باربی تم بیٹھو میں آتا ہوں۔"

شہرام واپس آیا تو ہیر کے پیر کو سیدھا کیا۔پلاسٹر لگا ہوا تھا ہیر کے پیر اور ٹانگ پر۔شہرام نے جھک کر ہیر کے پیر کو چوما۔

"پلیز شہرام۔"

"کچھ نہیں ہے بار بی ابھی سردی ہے بہ تھوڑی دیر میں درد ٹھیک ہو جائے گا۔ میں ناشتہ لاتا ہوں تمہارے لیئے۔"

ہیر کے سامنے ناشتہ رکھتے ہوئے شہرام بھی ہیر کے ساتھ ہی بیٹھا

"ہیر آجائو پہلے فریش ہو جائو۔"

ہیر بہت بے بس تھی۔ ہر چیز میں شہرام کی مدد چاہیئے ہوتی تھی۔ شہرام ہیر کو بانہوں میں اٹھا کر واش روم لایا۔

"میں خود چلی جائوں گی۔"

"میں باہر ہی ہوں مجھے آواز دینا ٹھیک ہے۔"

تھوڑی دیر بعد ہیر نے شہرام کو بلایا۔ شہرام نے ہیر کے ہاتھ کی پٹیاں اتار کر اس کے ہاتھ دھلوائے۔ ہیر کا چہرہ شہرام نے بچوں کی طرح صاف کیا۔

"میں برش کیسے کروں۔"

"میں کروا رہا ہوں نہ۔"

شہرام نے ہیر کو برش بھی خود ہی کروایا۔

"ہیر تم کپڑے بھی تبدیل کرلو۔"

"مجھے کپڑے دے دو میں خود ہی تبدیل کر لیتی ہوں۔"

شہرام ہیر کو بیڈ پر بٹھا کر اس کے کپڑے لایا۔ہیر نے کپڑے تبدیل کیئے۔شہرام اس کے لیئے دودھ لایا تھا۔

"میں ناشتہ خود کرلوں گی۔"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
.com

"ہیر ہاتھ دیکھو اپنے زخمی ہیں۔میں کروارہا ہوں ناشتہ مجھے آواز نہ آئے تمہاری۔"

شہرام نے ہیر کو ناشتہ کروایا۔

"شہرام مجھے باہر جانا تھوڑی دیر کے لیئے۔مجھے یہ قید نہیں پسند۔"

شہرام برتن اٹھا رہا تھا۔ہیر کہ بات سن کر اس کی طرف متوجہ ہوا۔

"دن میں چلتے ہیں۔ابھی صبح ہے تو باہر کافی سردی ہے۔دو بجے تک دھوپ یہاں ہمارے گھر کے پاس ہو گی تو لے جائوں گا تمہیں۔"

شہرام نے ایک کتاب اٹھا کر ہیر کو دی۔

"تم کتاب پڑھ لو میں تب تک کھانا بنالوں دن کے لیئے اور رات کا بھی۔ پھر اکٹھے بیٹھیں گے۔"

شہرام ہیر کو کتاب دے کر باہر چلا گیا۔ ہیر کافی دیر کتاب پڑھتی رہی۔ دو گھنٹے تک شہرام نے کھانا بنایا۔ شہرام اندر آیا تو لائٹ بند ہو گئی۔ باہر بھی دھوپ کے بجائے بارش شروع ہو گئی۔

"شہرام۔۔۔۔۔"

ہیر نے شہرام کو آواز دی۔ شہرام کمرے میں موم بتی لیئے آیا۔

"باربی میری جان یہاں بجلی کا کافی مسئلہ ہے۔ میں دیکھتا ہوں کیا مسئلہ ہوا ہے۔"

شہرام ہیر کے پاس آ کر اسے بول کر باہر چلا گیا۔ باہر بادل برس رہے تھے۔ کاٹیج میں شہرام نے ہر طریقے کا انتظام کیا تھا جس کی وجہ سے سردی نہیں تھی۔ ہیر کو سامنے لگی کھڑکیوں سے پردے ہٹے ہونے کی وجہ سے باہر چھائی کالی گھٹا اور بجلی چمکتے ہوئے نظر آ رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد شہرام آیا۔

10"منٹ تک لائٹ آجائے گی۔میں نے چیک کیا ہے تار کا کچھ مسئلہ ہے۔سیٹ کیا ہے میں نے ابھی ٹھیک ہو جائے گا۔"شہرام ہیر کے پاس بیٹا۔

"شہرام آیا تھوڑی دیر کے لیئے باہر چلتے ہیں۔"

"باربی باہر اندھیرا ہو گیا ہے کالی گھٹا کی وجہ سے۔سردی بہت ہے اور بارش بھی بہت تیز ہے۔"

ا"اچھا تھوڑی دیر کے لیئے کھڑکی کے پاس ہی لے جائو۔"شہرام ہیر کو لے کر باہر لاونج میں آیا۔کھڑکیوں پر بارش پڑ رہی تھی اور ایک خوبصورت آواز پیدا ہو رہی تھی۔ہیر کے نزدیک ہی شہرام نے لکڑیاں جلا کر رکھی جو شہرام نے پہلے ہی انتظام کر رکھا تھا۔شہرام ہیر کے پاس بیٹھا۔ہیر کی ٹانگوں کو شہرام نے اپنے گھٹنے پر رکھا اور خود بھی ٹانگیں سیدھی کر کے دیوان پر بیٹھ گیا۔

"کتنا پیارا موسم ہے نہ۔"

ہیر کھڑکی کے پاس پڑتے بارش کے قطروں کو دیکھتی ہوئی بولی۔

"باربی یہ موسم تو بہت زیادہ ڈرا دیتا ہے۔دیکھو نہ کیسے اندھیرا ہو گیا ہے۔"

"نہیں شہرام یہ موسم تونے تحاشا خوبصورت ہے اور اوپر سے سردی۔ جب ہم سوات جاتے تھے نہ تو وہاں ایسا ہی موسم اکثر ہوتا تھا۔ میں اور شازل لالہ اکثر کوئی ڈروانی مووی دیکھا کرتے تھے۔ پھر شازل لالہ فیری ٹیلز سنایا کرتے تھے۔ میرے پاس اب بھی ڈھیر ساری کہانیاں تھی گھر میں۔ ہم آگ کے پاس بیٹھ کر بہت کچھ کھانے کو رکھتے تھے اپنے ساتھ۔ کمبل میں بیٹھ کر آگ کے سامنے ہاتھ گرم کرنا اور مدھم روشنی میں بھائی یا آپی کے منہ سے کہانیاں سننا مجھے بہت پسند تھا۔"

ہیر کی آنکھوں میں ماضی کو یاد کر کے کئی ڈیپ جلے۔

"تمہیں کہانیاں سننے کا شوق ہے میری جان۔"

"بہت زیادہ بتایا نہ مجھے کہانیاں ایسے لگا کرتی تھی جیسے میں ان کے اندر شامل ہوں ان کرداروں میں۔ ہمارے ہاں ایک بہت مشہور کہانی ہے داستان صوفیہ اور مراد کی محبت کی کہانی۔ شازل بھائی کی پسندیدہ تھی وہ کہانی۔"

"میں نے بھی وہ کہانی سن رکھی ہے۔"

"شازل بھائی کہتے تھے کہ مراد سردار کا مزار ہمارے گھر کے پاس ہے مگر لیلی آپی کہتی

تھی کہ نہیں وہ گھنے جنگل میں ہے۔وہاں جو بھی جاتا ہے اسے اس کا سچا پیار مل جاتا ہے۔"

"میں نے جو کہانی سنی تھی نہ بار بی اس میں مجھے یہی بتایا گیا تھا کہ مراد وارث ایک انسان تھے اور ان سے ایک پری کو محبت ہوئی تھی۔ پھر جب وہ پری انسان بن کر مراد سے شادی کے لیئے آئی تو ان کو مراد سردار کے ساتھ ہی مار دیا گیا۔ان دونوں کی قبریں کسی کو نہیں پتا۔"

"شازل لالہ بتایا کرتے تھے کہ یہ کہا جاتا ہے کہ مراد وارث پری سے بہت محبت کرتے تھے۔۔پری نے یہ دعا کی تھی کہ ان کی آنے والی اگلی نسل میں سے کوئی لڑکی اور لڑکا ان جیسی محبت کریں۔"

"ہو سکتا ہے یہ کہانی سچ ہو۔"

"معلوم نہیں مگر لگتا تو ہے کہ کہانی سچی تھی۔ خیر بچپن سے یہ کہانی سنتے آئے ہیں۔"۔

"ہیر سردی بہت ہے اندر چلیں۔"

"نہیں میرا دل کر رہا ہے یہاں بیٹھنے کا۔"

ہیر نے کسی ضدی بچے کی طرح نہ میں سر ہلایا۔شہرام نے ہیر کا دیوان بھی اپنے دیوان کے ساتھ جوڑا۔ہیر کو اپنے قریب کیا اور اسے کمبل سے ڈھانپا۔

"بلکل بچی ہو تم۔"

"جی نہیں میں اتنی بڑی ہوں۔شہرام تمہیں کوئی کہانی آتی ہے۔"

"نہیں میں نے کبھی کہانی نہیں پڑھی۔"

"مگر مجھے کہانیاں اچھی لگتی ہیں کیا تمہارے پاس کہانیوں والی کوئی کتاب نہیں۔"

"ایک کتاب ہے بہت مشہور زمانہ ہے جو عروبہ نے لکھی ہے مراد اور صوفیہ کی داستان۔"

"وہ ہے کیا شہرام تمہارے پاس۔"

"شاید میں دیکھتا ہوں۔"

شہرام ہیر کے ساتھ یہ کتاب پڑھتا رہا۔تھوڑی دیر بعد شہرام کو اپنے سینے پر ہیر کی بھاری سانسیں محسوس کوئی جو سو چکی تھی۔سردی بہت تھی جس کی وجہ سے ہیر کو بخار تھا ہلکا ہلکا۔شہرام نے ہیر کے سونے کا مکمل یقین کر کے اسے اٹھایا اور کمرے میں لا کر

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بیڈ پر لٹادیا۔ شہرام نے اپنا کچھ کام کرنا تھا۔ شہرام باہر آیا اور اپنی ڈیزائنگ والی کتاب نکالی۔ شہرام بہت دیر بیٹھا رہا۔ آج شہرام نے ہیر کے ساتھ بہت باتیں کی تھی۔ ہیر کو تنہائی میں رکھنے کا مقصد ہی یہی تھا کہ ہیر کے پاس جب کوئی اور انسان نہیں ہوگا تو وہ خود بخود ہی شہرام کے قریب ہو جائے گی۔ یہ انسان کا المیہ ہے کہ جب تنہائی ہوتی ہے تو اس وقت دشمن بھی دوست لگنے لگتا ہے۔ شہرام کافی دیر کام کرتا رہا۔ دوپہر کے تین بج رہے تھے۔ باہر ابھی بھی اندھیرا سا تھا۔ بارش رک گئی تھی مگر سردی بہت زیادہ تھی۔ شہرام نے کھانا گرم کیا اور کمرے میں آیا۔ ہیر کمبل میں آرام سے سو رہی تھی ۔ شہرام نے ہیر کا ماتھا چیک کیا اسے بخار ہو گیا تھا۔ ٹھنڈ بہت تھی۔ شہرام نے ہیر کو اٹھایا۔ ہیر کی آنکھوں نہیں کھل رہی تھی۔ آخر کار شہرام نے اسے اپنے سینے سے لگایا اور سوپ پلایا۔

"لیلی آپی مجھے پاس بلالیں۔"

ہیر نیند میں بھی بول رہی تھی۔ شہرام نے ڈاکٹر سے پوچھا تھا جس کے مطابق زخموں کے باعث ہیر کو بخار ہونا تھا۔۔ شہرام نے ہیر کو دوائی دی۔

"مجھے آپی کے پاس جانا ہے۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہیر اپنا سر پٹخ رہی تھی۔ شہرام سب کچھ چھوڑ کر اس کے پاس بیٹھ گیا۔

"ہیر بار بی میری جان ٹھیک ہو تم۔"

ہیر بار بار اپنا سر پیٹخ رہی تھی۔ شہرام نے اس کا سر سینے پر رکھا اور ہیر کے ارد گرد اپنا حصار بنایا۔

شہرام کی اپنی آنکھ لگ گئی تھی۔ ہیر جب اٹھی تو اسے گرمی کا شدد سے احساس ہوا۔ شہرام اس کے پاس سویا ہوا تھا۔ گھڑی شام کے چھ بجا رہی تھی۔ یہاں تو دن رات کا پتا نہیں چلتا تھا۔ ہیر کا بخار اب کم تھا۔ بجلی آچکی تھی اور کمرے میں مدہم روشنی تھی۔ شہرام نے ہیر کو تنہا کر دیا تھا۔ ہیر جانتی تھی کہ شہرام کیا چاہ رہا ہے۔ ہیر کو سچ میں لگنے لگا تھا کہ اگر یہ کچھ اور دن یہاں رہی تو کہیں سچ میں اسے شہرام کی عادت نہ ہو جائے یا شہرام کی بچوں کی خواہش۔ ہیر جلد از جلد یہاں سے نکلنا چاہتی تھی۔ مگر یہ علاقہ رہائشی علاقے سے دور تھا۔ ہیر اس وقت اپنے قدموں پر کھڑی بھی نہیں ہو سکتی تھی۔ ہیر کو شہرام کا موبائل یا لیپ ٹاپ دیکھنا تھا کہ کہاں ہے وہ۔ وہی ایک ذریعہ تھا جس کے ذریعے یہاں سے نکل سکتی تھی۔ ہیر کو اب انتظار کرنا تھا کہ کب یہ خود قدموں پر کھڑے ہو پائے گی تب ہی یہ اس کاٹج میں اپنی مطلوبہ چیز تلاش کر سکتی

ہے۔ ہیر نے اپنے ہاتھ پر بندھی پڑھی دیکھی تو اسے احساس ہوا کہ اسے اب ہوش سے کام لینا ہے ورنہ فرار کا کوئی راستہ نہیں۔

ہیر کی آنکھ باہر سے آتی آوازوں سے کھلی تھی۔ نرم گرم بستر میں ہیر کو سردی کا احساس نہیں ہو رہا تھا حالانکہ باہر برف باری جاری تھی۔ ہیر نے اپنے کھلے بال چہرے سے پیچھے کیئے۔ ایک ہاتھ میں پٹی بندھی ہوئی تھی جس کے باعث ہیر کو ہاتھ ہلانے میں مشکل ہوتی تھی۔ ایک پیر پر ہیر کے اچھی خاصی چوٹ آئی تھی جس کی بدولت ہیر چل نہیں پاتی تھی بغیر سہارے کے۔ کمرے کا دروازہ کھول کر شہرام پاشا اندر آیا۔

"میری باربی جاگ گئی۔"

شہرام نے ہاتھ میں اٹھایا ہوا سویٹر ٹیبل پر رکھا اور ہیر کے پاس آیا۔ پچھلے ایک ماہ سے اس گھر میں شہرام کے ساتھ رہتے ہوئے ہیر کو احساس ہو گیا تھا کہ آزادی ناممکن ہے۔ یہاں سے دور دور تک کسی گھر کا نام و نشان نہیں ملتا تھا بس برف سے ڈھکا علاقہ اور پہاڑ نظر آتے تھے۔ یہاں کوئی فون نہیں تھا اور ہیر اپنی ہی بیوقوفی کے باعث اب بھاگ بھی نہیں سکتی تھی۔

شہرام نے ہیر کو سہارا دے کر اٹھایا۔

"باربی فریش ہو جائو۔ناشتہ بنادیا ہے میں نے۔آج تھوڑی دیر کے لیئے تمہیں باہر لے کر جائوں گا۔"

ہیر کی آنکھیں بلکل اپنے بابا جیسی تھی کانچ جیسی بھوری۔انہیں آنکھوں کا شہرام دیوانہ تھا۔

"تم پاگل ہو شہرام۔کب تک مجھے اس گھر میں قید رکھو گے۔میں مر جائوں گی یہاں ۔مجھے آپی سے ملنا ہے عالم بھائی سے ملنا ہے۔"

ہیر کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے۔

"باربی ہم کچھ اور دن یہاں رہیں گے پھر ہم اپنے گھر چلیں گے۔میں نہیں چاہتا کوئی ہماری زندگی میں عمل دخل کرے۔مجھے نہیں پسند کوئی میری باربی کو مجھ سے دور کرے۔میں تمہیں بہت خوش رکھوں گا باربی۔میرے پاس دنیا کا سب کچھ ہے۔باربی ہمارے بچے ہو جائیں گے تو تم سب بھول جائو گی۔"

ہیر کو اس دن سے خوف آتا تھا جس دن اس کے پائوں میں ہمیشہ کے لیئے بچے جیسے کوئی زنجیر پڑ جاتی۔پچھلے ایک ماہ سے شہرام اس سے بہت بار بچوں کا ذکر کر چکا تھا اور ہیر

جانتی تھی کہ شہرام کی یہ خواہش آج نہیں تو کل پوری ہو جائے گی۔ پھر کیا مستقبل ہو گا اس بچے گا۔ ہیر ہر گز شہرام جیسے جنونی انسان کے رہنا نہیں چاہتی تھی جس کے بھائی نے اس کی آپی کو تباہ کیا تھا۔

"تمہیں بہرام بھائی اچھے نہیں لگتے تھے نہ باربی اس لیئے ہم ان سب کے ساتھ نہیں رہیں گے۔ تم ان سے مت ملنا۔ باربی اٹھو میں تمہاری ہیلپ کرتا ہوں۔"

ہیر بے انتہا مجبور تھی اس شخص کی مدد لینے کو۔ نہ یہ صحیح سے کھا سکتی تھی نہ چل سکتی تھی۔ شہرام اس کا بہت خیال رکھتا۔ شہرام ایک بہترین ڈیزائنر تھا۔ اس ویرانے میں رہ کر بھی اس نے اپنا کام جاری رکھا تھا۔ ہیر کے لیئے اس نے بہت خوبصورت کپڑے ڈیزائن کیئے تھے جو صرف ہیر کے پاس ہی تھے اور کسی کے پاس ایسے کپڑے نہیں تھے۔ شہرام کا فیشن کی دنیا میں اپنا نام تھا۔

ہیر باتھ لے کر آئی تو شہرام نے اس کے لیئے خوبصورت مخمل کا سفید فراک نکالا جس پر مختلف رنگ کے موتی لگے ہوئے تھے۔ ہیر کے بال ڈرائے کرتے ہوئے شہرام اس کو شیشے میں دیکھ رہا تھا۔ ہیر لاتعلق بنی بیٹھی تھی۔

"باربی تم ناراض ہو۔"

"تم اس قسم کے سوالات مجھ سے کیوں پوچھتے ہو شہرام۔ مجھے تم سے بے حد خوف آتا ہے۔ تم مجھ سے محبت نہیں کرتے بس تمہیں جنوں ہے مجھے پانے گا۔"

"نہیں باربی میں تمہیں بہت چاہتا ہوں۔ میں سالوں سے تمہارے لیئے تڑپا ہوں باربی۔"

"تمہارے باپ نے جیسے تمہارے بھائی کے ذریعے میری بہن کی زندگی برباد کی کیا ایسے ہی تم میری زندگی برباد کرو گے۔"

"باربی بھائی نے جو کیا وہ ان کا اپنا عمل ہے۔ میری تمہاری زندگی سے کسی کا تعلق نہیں۔"

"تعلق ہے شہرام۔ یہ کیسا رشتہ ہے جس میں مجھے میرے اپنوں کی قربانی دینی ہے۔"

"شادی کے بعد ہر لڑکی گھر والوں سے دور رہتی ہے باربی۔ تم رخصت ہو کر میرے ساتھ آئی ہو۔ تم اپنے گھر والوں سے مل سکتی ہو باربی مگر مجھ سے دور نہیں جا سکتی۔ تم خود کو سمجھا لو کہ تم میری شہرام پاشا کی پاشا بیگم ہی رہو گی میرے مرنے کے بعد بھی۔"

شہرام ہیر کے بال بند کر کے ناشتہ لینے چلا گیا۔ہیر ڈریسنگ ٹیبل پر سر رکھ کر رونا شروع ہو گئی اس قید سے رہائی شاید ساری عمر ممکن نہ تھی۔

ہیر اٹھ کر کھڑی دو دن بعد اس کا پلاسٹر اترنا تھا۔یہ دو دن پر لگا کر اڑے۔۔شہرام کے ساتھ ہیر کو رہتے ہوئے ڈیڑھ ماہ ہو گیا تھا۔پچھلے تین چار دنوں سے ہیر کو اپنی طبیعت میں تبدیلی میں واضع فرق محسوس ہو رہا تھا۔ہیر اپنی طبیعت کو شہرام سے چھپا رہی تھی وہ نہیں جانتی تھی کہ شہرام تو اس کی ہر بات پر نظر رکھے ہوئے ہے۔

ہسپتال میں پلاسٹر اترنے کے بعد ہیر شہرام کا انتظار کر رہی تھی۔شہرام کے ساتھ ڈاکٹر آئی۔

"مسز شہرام آپ کا چیک اب کرنا ہے مجھے۔شہرام سر کہہ رہے ہیں کہ آپ کی طبیعت کچھ دنوں سے بہتر نہیں ہے۔"

"نہیں میری طبیعت بلکل ٹھیک ہے۔"

"مسز شہرام ایک بار چیک اپ کروالیں ہو سکتا ہے کوئی مسئلہ ہو۔"

ہیر بے حد مجبور تھی۔اس لمحے یہ انکار بھی نہ کر پائی۔شہرام اور ہیر دونوں ڈاکٹر کا

انتظار کر رہے تھے۔ڈاکٹر اپنی کرسی پر آکر بیٹھی۔

"مبارک ہو مسٹر شہرام آپ کا اندازہ ٹھیک تھا آپ کی بیوی امید سے ہیں۔دو ہفتے ہو گئے ان کی پریگننسی کو۔"

ہیر پر آسمان ٹوٹ پڑا۔اس لمحے اس نے شہرام کے چہرے کی خوشی بھی نہ دیکھی۔ہیر کا اندر تک ہل گیا تھا۔

"بہت شکریہ ڈاکٹر آپ نہیں جانتی کتنی بڑی خوشی کی خبر دی ہے آپ نے مجھے میری بیوی کے بارے میں۔"

"بہت مبارک ہو آپ دونوں کو سر۔آپ نے اپنی بیوی کا بے حد خیال رکھنا ہے۔یہ بہت زیادہ کمزور ہیں اور پہلی بار امید سے ہیں یہ اس لیئے آپ کو ان کا مکمل خیال رکھنا ہے۔"

"آپ بے فکر رہیں ڈاکٹر ہم کل ہی اپنے شہر والے گھر میں جا رہے ہیں۔آپ ہمارے ولیمے کے فنکشن پر ضرور آیئے گا۔"

"جی ضرور۔"

شہرام ہیر کا ہاتھ تھامے اسے اپنے ساتھ گاڑی تک لایا۔ شہرام جانتا تھا کہ ہیر تھوڑی ڈسٹرب ہو گی اس لیئے شہرام نے ابھی کوئی بات نہ کی۔ کاٹیج میں آتے ہی شہرام ہیر کا بانہوں میں اٹھا کر اندر لایا۔

"ہیر میں سامان پیک کر رہا ہوں ہم کل صبح یہاں سے شہر کے لیئے نکلیں گے۔"

"بہت خوش ہو تم۔"

"تو کیا مجھے خوش نہیں ہونا چاہیئے۔ اب مجھے کیسی بات کا کوئی خوف نہیں۔ تمہیں پتا ہے میں اپنے بچے کے لیئے خود اپنے ہاتھوں سے پیاری سے نرسری بنائوں گا۔"

"مجھے اس بچے کی کوئی خوشی نہیں ہے۔ تمہیں کیا لگتا ہے اس بچے کو دنیا میں لگائوں گی میں۔"

"ہیر میری باربی ایسی حالت میں تمہیں یہ باتیں زیب نہیں دیتی میری جان۔ بچے کو تم کوئی نقصان نہیں پہچاپئو گی۔ کوئی ماں اتنی ظالم نہیں ہوتی۔ تم تو میری باربی ہو۔"

"میں تمہارے ساتھ نہیں رہوں گی شہرام پاشا۔ نجانے میرے پیچھے لوگوں نے کتنی باتیں پھیلادی ہوں گی۔"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کسی نے کوئی بات نہیں کی میری جان۔سب ہمارے ولیمے کے منتظر ہیں۔یہاں سے جاتے ہی ہمارا ولیمہ ہے۔میں کھانا لا رہا ہوں تمہارے لیئے خاموشی سے کھا لینا۔"

ہیر شہرام کے جانے کے بعد بے تحاشا روئی۔یہ اور کر بھی کیا سکتی تھی۔

بہرام کے ساتھ ہی عامر باہر کلب آیا ہوا تھا۔کوئی میٹنگ تھی اس کی۔میٹنگ کے بعد بہرام لیلی کے گھر کے لیئے نکلا۔جتنی لڑائی اس کی اور لیلی کی ہوئی تھی لیلی کے ہوش میں آنے کے بعد وہ یہی جانتا تھا۔لیلی نے اپنا ہر حربہ استعمال کیا مگر ہیر کے بارے میں معلوم نہ ہو سکا۔بہرام ہادی کو دیکھنا چاہتا تھا۔لیلی کے گھر کے آگے گاڑی رکی۔

"سر گھر آ گیا ہے۔"

بہرام عامر کی بات پر ہوش میں آیا۔یہ گاڑی سے اتر کر لیلی کے گھر کے اندر آیا۔اسے اندر اپنی بہن مناہل کے دو بچے اور اپنا بیٹا نظر آیا۔ہادی اسی کی ہو بہو کاپی تھا۔عالم کی آواز آتے ہی ہادی پیچھے مڑا اور باپ کی طرف بھاگا۔

"بابا دیکھیں نہ آپی مجھے فٹ بال نہیں دے رہی۔"

عالم نے ہادی کو اٹھا یا کر اس کے گال پر پیار دیا۔

"بابا ہیں نہ ان کو بتاتے ہیں کیسے میرے بیٹے کو اپنے ساتھ نہیں کھلاتے۔"

عالم کو ہادی کو پیار کرتا دیکھ بہرام کی آنکھوں سے ایک آنسو ٹوٹ کر گرا۔

کتنا کچھ کھو دیا تھا اس نے۔اپنی پہلی اولاد کو اس نے کھو دیا پھر دوسری اولاد کو پیار نہ کر پایا۔اس کے وجود سے انجان رہا۔اپنی محبت کو ایک ایسے بدلے کے پیچھے برباد کیا جو کبھی بدلہ تھا ہی نہین۔سہی کہتے ہیں کسی سے بدلہ لینے کے لیئے سوچنے والے نہ صرف خود برباد ہوتے ہیں بلکہ اپنے پیاروں کو بھی برباد کر دیتے ہیں۔اپنے باپ کے پیچھے اپنے چچا کے لیئے بہرام نے اپنی محبت ہمیشہ کے لیئے گوا دی تھی۔لیلی تو اس کی طرف دیکھنا بھی پسند نہیں کرتی۔سہی ہی تو کہتی تھی وہ اپنے رشتے کو دنیا کے سامنے اس نے خود ایک گالی بنا دیا تھا۔

"عالم۔۔۔۔"

عالم بہرام کی آواز پر پیچھے مڑا۔

"تم۔۔۔۔کیا لینے آئے ہوئے یہاں اب بہرام پاشا۔میری بہن کو تو نجانے کہاں

چھپار کھاہے اور مجھے اپنا چہرہ دیکھانے آ گئے۔"

"عالم مجھے میرے بیٹے سے ملنے دو پلیز۔"

ہادی عالم اور اپنے باپ کے سامنے کھڑے شخص کی باتیں سن رہا تھا۔

"ہادی بیٹا آپ جائو اندر رامی کے پاس میں تھوڑی دیر میں آتا ہوں۔"

ہادی کو نیچے اتار کر عالم بہرام کی طرف متوجہ ہوا۔

"کس بچے کی بات کرتے ہو تم۔ جس کو نہ تم نے کبھی پیار دیا نہ اپنایا۔ تم جانتے ہو وہ ہوٹل کی رات لیلی کے لیئے کتنی بھیانک تھی۔ تم نے اپنے رشتے کو ایک گالی بنایا۔ اس دن میری لیلی بے ہوش پڑی تھی بخار میں تپتی ہوئی۔ ہادی کی پیدائش کے وقت لیلی شدید ڈپریشن میں جا چکی گئی تھی۔ جب ہادی پیدا ہوا تھا نہ تو ڈاکٹر نے مجھے کہا تھا کہ یا تو آپ کا بیٹا بچے گا یا لیلی۔ تم جانتے ہو میں نے اپنے بیٹے کو پالا ہے۔ تمہارا خون سمجھ کر لیلی نے کبھی میرے بیٹے کو مکمل پیار ہی نہ دیا۔ جب وہ روتا تھا تو اس کے پاس جو شخص موجود ہوتا تھا وہ میں تھا۔ آج تم کو حق سے لینے آئے ہو اسے یا ملنے۔"

"عالم پلیز مجھے میرے بیٹے سے میرے اصل رشتے کے ساتھ ملنے دو۔ میں لاکھ برا سہی

مگر اپنے بیٹے کے لیئے ایسا نہیں کروں گا۔"

"تمہاری پہچان میں نے اپنے بیٹے کو کروائی ہے تم رک جائو میں اسے بلاتا ہوں تمہیں خود ہی اپنی جگہ اس کی زندگی میں معلوم ہو جائے گی۔"

ہادی کو عالم نے بلایا۔

"ہادی بیٹا میں نے آپ کو آپ کے بابا کے بارے میں بتایا تھا نہ بہرام پاشا۔یہ ہیں وہ آپ کے بابا۔جائو ملوان سے۔"ہادی بہرام کے قریب آیا۔بہرام نیچے بیٹھا اور ہادی کو سینے سے لگالیا۔ہادی کے چہرے پر جا بجا پیار کرتے ہوئے بہرام کو اپنایت کا ایک انوکھا احساس ہو رہا تھا۔ہادی نے بہرام سے ہاتھ چھڑوایا۔

"بابا یہ بیڈ بوائے ہیں مجھے ان کے پاس نہیں جانا۔"

بہرام اپنے بیٹے کو دیکھتا رہ گیا جو بھاگ کر عالم کے پاس چلا گیا۔

"بابا یہ گندے ہیں میری ماما کو انہوں نے تنگ کیا تھا۔ماما ان کی وجہ سے بہت روئی۔"

"میرے بچے میرے شہزادے ایسا مت کہو۔میں تو آپ کا بابا ہوں نہ۔میرے پاس نہیں آئو گے۔"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"نہیں میں آپ کا بیٹا نہیں۔ میں صرف عالم بابا کا بیٹا ہوں جو میرے اینجل ہیں۔"

ہادی نے اپنا چہرہ موڑ کر عالم کی گردن میں چھپایا۔

عالم نے ہادی کو اندر بھیجا۔

"تمہیں جواب بہت اچھے سے مل گیا ہو گا۔ ہم دونوں ایک ہی خاندان سے ہیں مگر ایک فرق ہے ہم میں تربیت کا۔ ماں باپ جیسی بچے کی تربیت کرتے ہیں چھوٹی عمر سے وہ ظاہر کرتی ہے کہ بچا مستقبل میں کیا کرے گا۔ تمہیں پتا ہے میری تربیت نہایت شاندار ہوئی جس کی بدولت آج میں اس مقام پر ہوں۔ تمہاری تربیت کی ہی خالتی ہے کہ تم ایک لڑکی کی عزت نہ کر پائے۔ ویسے تمہارے خاندان کا تو شاید یہ اصول ہے کہ اپنی بیٹیوں کے علاوہ باقی لوگوں کی بیٹیوں کو کھلونا سمجھنا۔ تم جانتے ہو میرے بابا کہہ کرتے تھے عزت سب کی ایک جیسی ہوتی ہے۔ یہ مت سمجھو کہ تم جو کسی کی بیٹی کے ساتھ کرو گے وہ اپنی بیٹی پر نہیں آئے گا۔ اگر کسی کو اپنی بیٹی اور بہن سمجھو گے تو کل کو تمہاری اپنی عزت محفوظ رہے گی۔ تم جیسے لوگ اپنی انا کی خاطر نہ صرف اپنا نقصان کرتے ہیں بلکہ دوسروں کا بھی۔ معلوم ہے لیلی سب کچھ بھول جاتی مگر تم نے جو اس کی اولاد اور اپنی شادی کو لوگوں کی نظر میں مشکوک بنا دیا لیلی یہ کبھی نہیں بھولے گی۔"

"تم ٹھیک کہتے ہو عالم میں غلط تھا۔ مگر میری محبت سچی ہے میں میرب سے بے انتہا محبت کرتا ہوں۔"

"محبت اوہ پلیز یہ فلمی ڈائیلاگ حقیقت میں اچھے نہیں لگتے۔ لڑکے نے لڑکی پر ہزاروں ظلم کیئے اس کی عزت کو لوگوں کی نظر میں خراب کیا اور آخر میں لڑکی بولی میں آپ کو معاف کرتی ہوں۔ ایسا حقیت کی دنیا میں ممکن نہیں۔ عورت کبھی اپنی تذلیل نہیں بھولتی۔ تم محبت نہیں کرتے تھے کبھی بھی لیلی سے۔ میں اپنی لیلی کو کبھی اجازت نہیں دوں گا کہ وہ تم جیسے شخص کے پیچھے برباد ہو۔"

اس سے پہلے کے بہرام کچھ اور بولتا عامر اس کے پاس آیا۔

"سر شہرام سرہیر میڈیم کو لے حویلی چلے گئے ہیں۔"

بہرام عامر کی بات سنتے ہی اس کے ساتھ چلا گیا،

بہرام حویلی پہنچا تو اسے سامنے ہی دادی اور مورے بیٹھی ہوئی نظر آئی۔

"دادی صاحب کہاں ہے شہرام۔"

"بچا وہ ہیر بچی کو لایا تھا سیدھے اپنے کمرے میں لے گیا۔"

بہرام کارخ شہرام کے کمرے کی طرف تھا۔بہرام نے دروازہ کھولا۔شہرام ہیر کے سرہانے بیٹھاہوا تھا۔ہیر سورہی تھی۔

"باہر آئو شہرام۔"

بہرام شہرام کو بول مر باہر چلا گیا۔

"جی لالہ۔"

بہرام نے ایک تھپڑ شہرام کے گال پر مارا۔یہ شہرام کو زندگی میں پہلی بار بہرام کی طرف سے تھپڑ پڑا تھا۔

"تمہیں شرم نہیں آئی کسی کی بیٹی کے ساتھ ایسا کرتے ہوئے۔پچھلے پورے ڈیڑھ ماہ سے ڈھونڈ ہو رہے ہیں اس کے گھر والے اور میں تمہیں۔"

شہرام نے ڈھٹائی سے جواب دیا۔

"آپ کو یہ باتیں زیب نہیں دیتی لالہ۔آپ نے خود کیا کیا ہے ہیر کی بہن کے ساتھ ۔آپ نے تو دنیا کے سامنے اپنے رشتے کو گناہ بنادیا۔میں نے ایسا نہیں کیا۔ہیر کو عزت دی ہے پوری دنیا کے سامنے۔"

"میرے کسی عمل کے لیئے تم مجھ سے سوال نہیں کر سکتے شہرام۔ تم نے غلط کیا ہے تو کیا ہے۔"

"غلط میں نے نہیں غلط آپ نے کیا ہے لالہ۔ مجھے پتا ہے کہ محض ایک بدلے کے پیچھے آپ نے اپنی بیوی کے ساتھ اپنے تعلق کو دنیا کی نظر میں ایک گالی بنا دیا۔ آپ کا بچا آپ کے بجائے کسی اور کی گود میں پرورش پا رہا ہے اس سے بڑی ناکامی آپ کے لیئے اور کیا ہو گی۔"

"میں نے جو کیا ہے اس کا جواب میں دوں گا مگر تم نے تو حد کر دی ہے۔ ہیر کو لے کر کہاں غائب ہو گئے تھے تم۔"

"ہیر کو لے کر میں صرف کچھ عرصے کے لیئے دور ہوا تھا۔ وہ میری بیوی ہے اور اس کے کسی بھی معاملے کے لیئے میں آپ کو جواب دہ نہیں ہوں۔ اب تو اس حویلی کی امانت ہے اس کے پاس۔ میں بابا بننے والا ہوں۔ کل کے لیئے ولیمہ کا اعلان کیا ہے میں نے۔"

"بہرام تمھیں یہ سب کرتے ہوئے شرم نہ آئی۔"

"شرم کیسی شرم لالہ۔آپ نے جب ایک لڑکی کی زندگی خراب کی تو کیا آپ کو احساس تھا۔جانتے ہیں آپ میرے پاس اس رستے کے علاوہ کچھ بھی نہیں بچا تھا۔نہ ہیر کی بہن کبھی اسے میرا ہونے دیتی نہ کبھی ہیر میرے پاس آتی۔آپ کی وجہ سے ایک معصوم کی زندگی برباد ہوئی۔آپ مجھ سے کس بات کا جواب مانگتے ہیں۔"

ملازم بھاگتا ہوا اوپر آیا۔

"چھوٹے سائیں وہ کوئی لیلی اور شازل آئے ہیں جی نیچے۔شاید یہ لڑکی پہلے بھی آئی ہے۔بڑا شور کر رہی ہے جی۔"

بہرام فوراً سے نیچے گیا۔

"آنٹی میں نہیں چاہتی کہ میں ایسا کچھ کر جاؤں کہ بعد میں مجھے بھی اس بات پر پچھتاوا ہو۔برائے مہربانی میری بہن کو بلا دیں۔"

بہرام کی ماں کے سامنے کھڑی لیلی اپنی بہن کے بارے میں سوال کر رہی تھی۔

"لیلی تم۔۔۔۔۔"

"خبردار بہرام پاشا جو تم میرے کسی بھی معاملے میں بولے۔"

شہرام نیچے آیا۔لیلی شہرام کی طرف آئی۔

"کہاں ہے میری بہن۔ تمہیں ذرا شرم نہیں آئی یہ سب کرتے ہوئے۔بے غیرتی کا ہر ریکارڈ توڑ دیا ہے تم دونوں بھائیوں نے۔"

"پلیز سالی صاحبہ تھوڑا تحمل سے۔میری بیوی اوپر کمرے میں آرام کر رہی ہے۔آپ جانتی تو ہیں نہ جب عورت ماں بنتی ہے تو اسے آرام کی کتنی ضرورت ہوتی ہے۔"

"ماں۔۔۔کیا کیا ہے تم نے میری بہن کے ساتھ۔۔۔"

لیلی نے شہرام کا گریبان پکڑ لیا۔اسے آواز آئی۔

"آپی۔۔۔۔"

ہیرا اسے بلا رہی تھی۔دور سے آتی ہیر کو دیکھ کر لیلی فوراً اس کی طرف بڑھی۔گرین اور گولڈن رنگ کے شلوار قمیض پر ہیر نے گولڈن رنگ کا ڈوپٹہ گلے میں لے رکھا تھا۔

"میری جان میرا بچی۔"

لیلی فوراً سے آگے گئی اور ہیر اور سینے سے لگا لیا۔شازل بھی آگے آیا جو خاموشی اسے

دور کھڑا ہوا تھا۔

"ہم اپنی بہن کو لے جارہے ہیں۔ میں نہیں چاہتا کہ کوئی مزید ڈرامہ ہو۔ ہم اس خاندان سے اور کوئی بھی رشتہ نہیں رکھنا تکھتے۔ اگر بہرام اور شہرام پاشا چاہیں تو اپنی بچے لے جائیں میرے گھر میں میری بہنوں کے لیئے جگہ تو ہے مگر اس خاندان کے گندے خون کے لیئے نہیں۔"

ہیر بے یقینی سے اپنے بھائی کو دیکھ رہی تھی۔ اس کا بھائی اتنا سفاک کیسے ہو سکتا تھا۔

"آپ ایسے کیسی کہہ سکتے ہیں بھائی اس میں میرا یا آپی کے بیٹے کا تو کوئی قصور نہیں۔"

"یہی دنیا کا دستور ہے ہیر۔ تم دونوں کے بچے اس خاندان کے ہوں گے کل کو اپنی باپ کے بارے میں پوچھیں گے تو کیا جواب دو گی۔ لیلی کے لیئے تو پھر بھی عالم ہے مگر تمہارے لیئے کون آئے گا۔ آج سب جانتے ہیں تم شہرام پاشا کی بیوی ہو کل کو کوئی تمہیں تمہارے بچے کے ساتھ نہیں اپنائے گا۔"

"بس کردو تم شازل۔ ہم بے سہارا نہیں ہیں۔ اس گھر کی بیٹی ہی تمہاری بیوی ہے تم شاید بھول رہے ہو۔ تمہاری اپنی اولاد میں بھی اس خاندان کا خون شامل ہے۔ تم یہ

بات کیسے کہہ سکتے ہو کہ ایک ماں اپنے بچے سے دور ہو۔ تم نے آج تک کس مصیبت میں میرا ساتھ دیا ہے۔ جب بابا گئے تو اس وقت عالم تھا ہمارے پاس تم نہیں۔ تمہارے لیئے تمہارے بیوی بچے اہم تھے نہ تو اب کیوں تم ہماری زندگیوں کا فیصلہ لو۔"

"حقیقت یہی ہے لیلی کوئی ایک اغواشدہ لڑکی کو نہیں اپناپاتااور وہ بھی ایک بچے کے ساتھ۔"

عالم کی آواز پیچھے سے آئی۔

"تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں شازل۔ مجھے سمجھ نہیں آتی بابا نے میری اور تمہاری تربیت ایک جیسی کی ہے مگر تم مختلف کیوں ہو۔ یہ دونوں تمہاری بہنیں ہیں۔ رہی بات بچوں کی تو میں سنبھال لوں گا دونوں بچوں کو۔ ایک میرا بیٹا ہے اور دوسرا میری بہن کا بچہ ہو گا۔"

ہیر جو خاموش کھڑی تھی وہ بول پڑی۔

"نہیں عالم بھائی آپ نے آج تک آپی کا اور میرا بہت ساتھ دیا ہے۔ شازل بھیا ٹھیک

ہی تو کہتے ہیں میں ایک اغواشدہ لڑکی ہوں مجھے کوئی نہیں اپنائے گا۔آپ تو آپی سے بے انتہا محبت کرتے ہیں مگر میرے لیئے کوئی ایسے کھڑا نہیں ہو گا۔کل میرا ولیمہ ہے شہرام کے ساتھ آپ سب ضرور آنا۔میں نہ تو اپنے بچے کو خود سے دور کروں گی نہ ہی اسے شازل بھائی جیسے لوگوں کی باتیں سننے کے لیئے چھوڑوں گی۔"

"ہیر تم کیسی باتیں کر رہی ہو میری جان۔میں ہوں نہ میرے پاس سب کچھ ہے میری بیٹی کو دینے لے لیئے۔تمہارے بچے کو میں پال لوں گی۔"

"نہیں آپی آپ کے بہت احسان ہیں مجھ پر۔آپ اور عالم بھیااپنی زندگی جی لیں۔میں رہ لوں گی شہرام کے ساتھ۔شہرام۔۔۔۔۔"

شہرام جو خاموش کھڑا تھا فوراہیر کے پاس آیا۔

"مجھے کمرے میں جانا ہے۔"

شہرام نے ہیر کا ہاتھ تھامااور اسے کمرے کی طرف لے گیا۔بہرام اور اس کی والدہ دونوں نے لیلی سے بات کرنا چاہیئے۔

"بس آنٹی۔میری بہن کو مجبور کر دیا ہے آپ کے بیٹے نے یہاں اس مقام تک آنے

کے لیے۔ بہرام پاشا تمہاری اولاد میں تمہیں کبھی نہیں دوں گی۔ میں نے طلاق کے کاغذات پر دستخط کر دیا ہے اب تم بھی دستخط کر دینا۔"

لیلی روتے ہوئے حویلی سے نکلی۔ عالم بھی اس کے پیچھے ہی تھا۔ بہرام بلکل لاجواب ہو گیا تھا۔ یہی معاشرے کا المیہ ہے۔ لڑکی کا قصور نہ بھی تو ایک ذرا سی بات اس کے دامن کے لیئے داغ بن جاتی ہے۔ ہیر شہرام کے ساتھ رہنے کو تیار ہو گئی کیوں کہ وہ جانتی تھی اس کے بچے کو عالم جیسا باپ نہیں ملے گا۔ عالم تو لیلی سے محبت کرتا ہے۔ لیلی عالم لے لیئے بچپن سے اس کی جان سے زیادہ اہم تھی مگر ہیر عالم کا بھائی تھا۔ زندگی کے کسی موڑ پر آکر جو بات آج شازل کہہ رہا تھا اگر وہ عالم کہہ دیتا تو۔ عالم اپنے محبوب کے بچے کو تو اپنا لیتا مگر بہن کے بچے کو اپنا کر بھی اس طرح پیار نہ دے پاتا جس کا حقدار ہیر کا ہونے والا بچہ تھا۔

ہیر کمرے میں بیٹھی ہوئی رو رہی تھی۔ اس کے آنسو ہی نہیں رک رہے تھے۔

"میری باربی آپ کیوں روتی ہیں میں ہوں نہ۔ کبھی کوئی آنچ نہیں آنے دوں گا تم پر۔"

ہیر اور رونے لگ گئی۔

"تم نے مجھے آج ایک اغواشدہ لڑکی بنادیا شہرام۔میں ساری زندگی تمہیں کبھی نہیں اپناپاؤں گی۔مجھ سے سب کچھ چھین لیاہے تم نے۔میری واپسی کے تمام راستے بند ہیں صرف تمہاری وجہ سے۔میں صرف اپنے بچے کی وجہ سے تمہارے ساتھ ہوں۔"

"میں تمہیں بہت محبت دوں گا ہاربی تمہیں کچھ بھی یاد نہیں رہے گا۔"

ہیر کے رونے میں اور روانی آگئی۔ہیر جانتی تھی شہرام اور اس کا تعلق خالی ہے۔ہیر کبھی اپنے مجرم کو معاف نہ کرپاتی۔مگر ایک ماں مجبور ہوگئی تھی اپنے ہی مجرم کے پاس رہنے کو۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بہرام اس وقت لیلی کے سامنے موجود تھا۔

"لیلی پلیز دیکھو جو ماضی میں ہوا اس کو بھول جاتے ہیں۔میں چاہتا ہوں ہمارا بچہ ہمارے ساتھ رہے۔اسے پہچان ہو اپنے ماں باپ کی۔"

"بہرام پاشا ایک بات سن لو اور سمجھو۔ہیر کے ساتھ جو معاملہ ہوا وہ مجھ سے بہت مختلف تھا۔تمہارا بھائی ہیر کا مجرم ہے مگر اس نے ایک بات تو اچھی کی نہ کہ اپنی بیوی کو

دنیا کے سامنے اپنا مانا۔ تم نے کیا کیا۔ میری محبت کو میرا گناہ بنا دیا۔ یاد ہے وہ دن جب تمہارے آفس آئی تھی کیا کہہ تھا تم نے۔ میں کتنے لوگوں کے ساتھ اپنی زندگی گزار چکی ہوں۔ تم میری پاکیزگی کو جانتے تھے مگر پھر بھی تم نے مجھے لوگوں کے سامنے ذلیل کر ڈالا۔ سوچتی ہوں اگر عالم نہ ہوتا تو میرا کیا ہوتا۔ بھائی اور ماں تو مجھے چھوڑ گئے تھے۔ بابا میری وجہ سے اس دنیا سے چلے گئے اور بچا بھی تھا میرے پاس کیا جواب پوتا دنیا کو دینے کے لیئے میرے پاس۔ تمہارے بچے کو لوگ ایک گالی کہتے۔ اس وقت تم کہاں تھے۔ جانتے ہو تمہارے آفس سے نکلنے کے بعد میں نے میرب خان کو اپنے اندر دفن کر دیا تھا۔ میں لعنت بھیج آئی تھی ان لمحوں پر جو تمہارے ساتھ گزارے تھے میں نے۔ گناہ کیا تھا میں نے اور اس کی سزا مجھے ملی۔ آج میری وجہ سے میری بہن مجبور ہے میرے بابا میری وجہ سے گئے اور تم۔۔۔۔۔ تم تو ایک بہت اچھی زندگی جی رہے ہو۔ کل کو شادی کرو گے بچے ہوں گے تمہیں شاید لیلی نامی لڑکی یاد بھی نہ رہے۔ مگر سب کچھ تو میں نے برداشت کیا۔ تم شاید وہ ہوٹل والی رات بھول گئے۔۔۔۔"

لیلی کچھ دیر کے لیے خاموش ہو گئی۔ بہرام کی آنکھوں سے بھی آنسو نکل آئے۔ لیلی نے آسمان کی طرف دیکھا پھر سامنے بیٹھے شخص کو۔

"اس دن ہوٹل میں اس رات میں نے موت کی دعا شدت سے کی تھی۔ تم نے مجھے اس دن اس کمرے میں چھوڑتے ہوئے یہ بھی نہ سوچا کہ تمہارے عمل کا انجام کیا ہو گا۔ لوگ مجھے ایک بد کردار اور ایسی لڑکی کہہ کر بلائیں گے جس کا تصور ہی مجھے مار دیتا ہے۔ تم ایک بد کردار شخص ہو حقیقت میں بہرام پاشا۔ تم محبت اور عزت کسی کو دے ہی نہیں سکتے۔ میں تمہارے پاس لوٹنے سے پہلے مر جانا پسند کروں گی۔ رہی تمہارے بیٹے کی بات تو بے فکر رہو وہ آتا رہے گا تم سے ملنے مگر مجھ پر یہ احسان کر دو اور اس بوجھ سے آزاد کر دو مجھے جو میری زندگی میں روز ایک زہر کی طرح کھل رہا ہے۔"

بہرام خاموش ہو گیا تھا۔ بہرام نے آج لیلی کی آنکھوں میں اپنے لیئے نفرت بھی نہیں دیکھی تھی۔ شاید بہرام لیلی کی نفرت کے قابل بھی نہیں رہا تھا۔ لیلی تو اپنی سزا کاٹ چکی تھی اب بہرام کا وقت تھا اپنی زندگی میں کیئے گئے کاموں کا حساب دینا۔

ساتھ ماہ بعد

شہرام نے ہیر کا ہاتھ تھاما ہوا تھا۔ ہیر کا ڈاکٹر سے چیک اپ کروانا تھا اس نے۔ ڈاکٹر نے انہیں مہینوں پہلے بتا دیا تھا کہ دو جڑواں بیٹیاں ہیں ان کی۔ شہرام کے لیئے وہ سب سے

خوشی کا سن تھا مگر ہیر اس دن بہت زیادہ روئی تھی۔اسے ڈر تھا کہ کہیں جو اس کے ساتھ ہوا وہ اس کی بچیوں کے ساتھ نہ ہو

۔"ہیر کچھ تو بولو۔"

"کیا بولوں۔"

شہرام ایسے ہی گھنٹوں ہیر کو پکارتا رہتا۔وہ سن کر بھی نہ سنتی۔شہرام جانتا تھا اس کے پاس جو ہیر ہے وہ صرف ایک گڑیا ہے جو اپنی اولاد کی وجہ سے اس کے ساتھ ہے۔

شہرام اسے بہت پیار کرتا۔شیر بخش خان سے کبھی ہیر کا سامنا ہوتا تو یہ ان سے مخاطب ہونا پسند بھی نہ کرتی۔ولیمے کے بعد یہ حویلی کے سب لوگوں سے ملی۔سب اس سے بہت محبت کرتے تھے مگر یہ کسی سے محبت نہیں کرتی تھی۔نہ یہ حویلی کا کوئی کام کرتی نہ کوئی کہتا۔حویلی والے اس سے شرمندہ تھے۔

"ہیر کچھ بات کرو۔اپنی بچیوں کے لیئے کچھ شاپنگ کرتے ہیں۔"

"نہیں میں ایسے ہی ٹھیک ہوں۔"

"کیوں ہیر تم خوش نہیں ہو کیا۔اگر تم بچیوں کے آنے کی وجہ سے پریشان ہو تو پاگل

بیٹیاں تو رحمت ہوتی ہیں۔ کیا ہوا ہماری اگر صرف بیٹیاں ہی ہوئی۔ میری شہزادیاں ہیں یہ۔"

شہرام نے گاڑی روکی۔ ہیر سے بات کرتے ہوئے اس کے پیٹ پر ہاتھ لگا کر شہرام بولا۔ پھر جھک کو اسے پیار دیا۔

"مجھے بیٹیوں سے نہیں ان کے نصیب سے خوف آتا ہے۔ اگر کل کوئی شہرام پاشا ان کی زندگی میں آگیا تو۔"

"ہیر پلیز پرانے وقت کو مت یاد کیا کرو۔"

"وہ وقت کبھی بھول نہیں سکتی میں نہ میں کبھی بھولوں گی۔ بس دعا کرنا شہرام پاشا تمہارا کیا تمہاری بیٹیوں پر نہ آئے۔"

شہرام بے بس تھا۔ روز یہ کوشش کرتا کہ ماضی ان کے بیچ نہ آئے مگر ماضی انسان کو کبھی نہیں چھوڑتا۔

کمرے میں ہر طرف پھول ہی پھول تھے۔ بیڈ پر رکھے پھولوں اور ارد گرد پھولوں کی

لڑیوں کے درمیان بیٹھی لیلی اس وقت بہت زیادہ نروس تھی۔ چہرے پر جالی والا گھونگھٹ تھا اور ہاتھوں پر بہت خوبصورت مہندی لگی ہوئی تھی۔ ڈیپ ریڈ رنگ لہنگے میں یہ بے انتہا پیاری لگ رہی تھی۔ آج شام ہی اس کا نکاح عالم سے ہوا تھا۔ جس خواب کو کبھی خان نے دیکھا تھا آج وہ خواب سچ ہو گیا تھا۔ طلاق اور عدت کے فورا بعد ہی عالم نے لیلی سے نکاح کر لیا تھا۔ آج انہوں نے ولیمہ کیا تھا۔ ویسے بھی لوگوں کو اس بات کا علم نہیں تھا کہ ان کی شادی اب ہوئی ہے۔ سب یہی جانتے تھے کہ ان دونوں کا ولیمہ خان کی وفات کے باعث نہ ہو پایا جواب ہوا تھا۔

کمرے کا دروازہ کھلا اور اندر آنے والا عالم تھا۔ بلیک شروانی میں یہ بہت پیارا لگ رہا تھا۔ اس کمرے کو سالوں سے لیلی کا انتظار تھا آج وہ انتظار ختم ہوا تھا۔ عالم بیڈ پر آیا اور لیلی کے سامنے بیٹھ گیا۔ لیلی کا گھونگھٹ اٹھاتے ہوئے عالم کے چہرے پر خوشی دیکھنے والی تھی۔

"شادی مبارک ہو لیلی۔"

"تمہیں بھی عالم۔"

عالم نے لیلی کا چوڑیوں والا ہاتھ تھاما۔ سالوں بعد لیلی نے چوڑیاں پہنی تھی۔

"مجھے بے انتہا خوشی ہو رہی ہے تمہیں آج اپنے اصل مقام پر دیکھ کر۔"

"عالم آج میں تمہارا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں زندگی میں ہر جگہ تم نے میرا ساتھ دیا ہے۔ جس جگہ میرا بھائی اور ماں ساتھ چھوڑ گئے وہاں تم کھڑے تھے۔"

"میں نے کسی کا ساتھ نہیں دیا لیلی میں نے تو بس اپنی جان کو ہر تکلیف سے بچا لیا تھا۔ ماضی جیسا بھی تھا ہم دونوں اس سے واقف ہیں۔ ہمارا بیٹا اس سے واقف ہے۔ مگر میں نہیں چاہتا یہ ماضی کبھی ہمارے درمیاں دوبارہ آئے۔ میں چاہتا ہوں تم سب بھول جائو۔ بس یاد رکھو تو اتنا کہ اب ہمیں یہاں گائوں میں رہ کر بابا اور دادی کا ہر خواب پورا کرنا ہے۔ ان کی طرف سے دی گئی ہر ذمہ داری کو نبھانا ہے۔"

"شازل اور ماما ماں کہاں ہیں۔"

"وہ واپس جا چکے ہیں۔ شازل شاہد ہماری زندگیوں میں دخل اندازی نہیں چاہتا اور ماما کو تم جانتی ہو بابا کے بعد وہ اس جگہ نہیں رہ سکتی اسی لیئے وہ شازل کے پاس جا چکی ہیں۔ ایک اور بات ہیر نے اچھا نہیں کیا شہرام کے ساتھ رہ کر لیلی۔"

"اس نے اپنی بیٹیوں کا مستقبل دیکھا عالم جوان کے باپ کے ساتھ ہے۔ اب وہ دو

بچیوں کی ماں ہے ہم چاہے اس کی بچیوں کو دنیا کی ہر خوشی دیتے مگر دنیا والے انہیں جینے نہ دیتے۔ہادی کی والدیت میں صرف اس کے باپ کا نام ہے جبکہ دنیا میں یہ بات بہت کم لوگ جانتے ہیں کہ وہ تمہارا بیٹا نہیں۔شہرام اور ہیر کی شادی کا علم تو تمام لوگوں کو تھا۔ہیر کہتی ہے اب اس کی زندگی کا مقصد اس کی بچیوں کی پرورش ہے۔"

"مگر اس سے یہ بات ضرور کہنا عالم کے گھر کا دروازہ ہمیشہ کھلا ہے اپنی بہن اور اس کی بچیوں کے لیئے۔"

لیلی کی پیشانی پر اپنے پیار کی پہلی مہر ثبت کی تھی عالم نے۔یہ پہلی بار تھا کہ عالم نے لیلی کو چھوا تھا۔بچپن سے ساتھ رہنے کے باوجود دونوں نے ہمیشہ اپنے درمیان فاصلہ قائم رکھا تھا۔

آج ان کے ملنے کی رات تھی۔لیلی کو آج معلوم ہوا تھا کہ عشق کی حقیقت کیا ہے اور عزت اور احترام کسے کہتے ہیں۔

دس سال بعد

بہرام اپنے کمرے میں سو رہا تھا۔اس کے کمرے کا دروازہ بجا اور اندر آنے والا اور کوئی

نہیں ہادی تھا جو اپنے باپ سے پورے تین ماہ بعد ملنے آیا تھا۔

"ڈیڈ کیسے ہیں آپ۔"

بہرام کے اٹھ جانے پر ہادی نے اس سے سوال کیا۔ 15 سالہ ہادی بلکہ بہرام کی کاپی تھا۔

"میں ٹھیک ہوں میرے شہزادے کیسے کو تم۔ کتنا یاد کیا تمہیں میں نے اس عرصے میں۔"

بہرام نے ہادی کو سینے سے لگایا۔

"میرے پیپرز ہو رہے تھے ڈیڈ اس لیئے میں آ پایا۔"

"میرا بیٹا ٹھیک ہے نہ اسے کسی چیز کی ضرورت تو نہیں نہ۔"

"نہیں ڈیڈ۔ ڈیڈ میں آپ سے کہنے آیا تھا کہ کیا آپ میرے ساتھ باہر جائیں کھانے کے بعد۔ ہیر خالہ کہہ رہی تھی کہ آپ اپنی صحت پر بلکل دھیان نہیں دیتے۔"

"میرا بیٹا آ گیا ہے نہ میرے پاس ان سب ٹھیک ہو گا۔"

بہرام اس وقت 45 سال کا تھا۔ اپنے بیٹے کو دیکھ کر یہ دوبارہ زندہ ہو جاتا تھا۔ عالم نے

ہادی کو اس کے باپ کے پاس بہت بچپن سے بھیجنا شروع کیا تھا۔لیلی یہ سب نہیں چاہتی تھی مگر عالم نے کبھی بھی نہیں چاہا تھا کہ اس کے بیٹے کی زندگی میں کوئی ایسی خواہش باقی رہے جو پوری نہ ہو۔بہرام نے لیلی کو طلاق تو دے دی تھی مگر طلاق دینے کے بعد یہ خود بھی اکیلا ہو گیا تھا۔جو غرور تھا وہ تو کب کا ختم ہو گیا تھا۔اب تو بس ایک ایسا انسان رہ گیا تھا جسے تنہائی کھاتی تھی۔بہرام روز اپنے کیئے کو یاد کرتا اور خواہش کرتا کے کاش یہ وقت کو واپس کر سکے مگر کہتے ہیں کچھ لمحوں کا اپنی زندگی میں ہمیشہ حساب دینا ہوتا ہے ہمیں۔لوگ کیا کہتے تھے اس بات سے عالم کو کبھی کوئی فرق نہیں پڑا تھا۔اب تو بہت سے لوگ جانتے تھے کہ بہرام ہی ہادی کا اصل والد ہے مگر عالم نے کسی کو کچھ بولنے کا حق نہیں دیا تھا۔بہرام کے ہاتھ میں تھا سب کچھ۔لیلی اس کی تھی مگر ایک دھوکے نے اس سے لیلی ساری زندگی لے لیئے جدا کر دی۔اب یہ حویلی میں رہتا تھا۔دادی صاحب اور شیر بخش انتقال کر گئے تھے۔انجم کی شادی کے بعد اس کی بیٹی کی پیدائش ہوئی اور وہ دنیا سے چل بسی۔اس کی بیٹی کو بہرام نے پالا تھا۔وہ زیادہ تر ہیر کے پاس ہی رہی مگر بہرام کے لیئے وہ اس اس کی بیٹی تھی جو تنہائی میں اس کو یاد دلاتی تھی کہ اپنی بیٹی کے لیئے اسے زندہ رہنا ہے۔

بہرام کے ساتھ ناشتے کی ٹیبل پر ہادی بیٹھا ہوا ناشتہ کر رہا تھا ساتھ ہی گل لالہ بیٹھی ہوئی تھی۔ ہادی کی دادی بھی ٹیبل پر ہی تھی ہادی گل لالہ کو دیکھ رہا تھا جو بہرام سے بار بار کوئی بات پوچھ رہی تھی۔ گل لالہ کی عمر اس وقت نو برس تھی۔ ہیر کچن سے آئی اس کے ساتھ ہی اس کا چھوٹا بیٹا بھی آیا جو ماں کی جان کہیں بھی نہیں چھوڑتا تھا۔

"ابراہیم بیٹا جائو دیکھو بابا تیار ہوئے یا نہیں۔ حور جلدی ناشتہ کرو اور یہ زینیہ کہاں ہے "۔

ابراہیم اپنے بڑے بیٹے کو ہیر نے سب کو بلانے بھیجا۔ آخر ہیر خود ہی کمرے میں آئی۔ یہ دس سال ہیر کے لیئے بہت سی تبدیلیاں لائے تھے۔ شہرام اور اس کے درمیان جو فاصلہ آگیا تھا وہ آج بھی قائم تھا۔ شہرام آج بھی اپنی زندگی کی ہر خوشی ہیر کو دیتا۔ ہیر ایک بے جان مجسمہ تھی جس کو جتنا مرضی پیار کر لیا جاتا وہ نہیں بدلتی تھی۔ ایسا نہیں تھا کہ شہرام سے کبھی کوئی شکایت کی تھی ہیر نے۔ ان دونوں کے چار بچے تھے۔ دو بیٹیاں اور دو بیٹے۔ ہیر نے کبھی اپنے فرائض میں کوئی کوتاہی نہ کی۔ شہرام کی ہر ضرورت کا خیال رکھا تھا ہیر نے اور گھر والوں کا بھی بہت خیال رکھتی یہ۔ مگر جس پیار کی توقع شہرام اس سے کرتا وہ اسے نہ ملتا۔ ہیر شہرام کے پاس تو تھی

مگراس کی روح بہت سال پہلے زخمی ہو چکی تھی۔کچھ زخموں کو بھرنے میں سالوں لگ جاتے ہیں اور شہرام کو یقین تھاایک دن ہیر اس سے اظہار محبت کرے گی۔ مگر نجانے وہ وقت کب آنا تھا۔"آپ روز صبح صبح بچوں والی حرکتیں شروع کردیتے ہیں شہرام۔"

"تمہاراانتظار کر رہاتھاتم جانتی ہو نہ کچھ ایسے کام ہوتے ہیں جو میں تمہارے بغیر نہیں کرتا۔"

شہرام کی گھڑی اس کے ہاتھ میں پہنانے کے بعد ہیر اس کاوالٹ اور موبائل لے آئی۔ہیر خاموشی سے واپس جانے لگی جب شہرام نے اس کے ہاتھ تھام کر اسے واپس کھینچا۔

"تم آج بھی اتنی ہی خوبصورت تھی جیسے ہماری ملنے کے پہلے دن تھی۔"

شہرام نے ہیر کی پیشانی پر بوسہ سیا مگر ہمیشہ کی طرح آگے سے خاموشی ہی اس کی ساتھی تھی۔ایک رات ہیر نے شہرام کو کہا تھا کہ میں نے آپ کو معاف کر دیا ہے مگر شاید ہمارارشتہ عام لوگوں جیسانہ ہو۔ان دونوں کارشتہ سچ میں عجیب تھا۔

لیلی صبح صبح اپنی بیٹی کو ڈھونڈ رہی تھی جو نجانے کہاں چھپی تھی۔

"خدیجہ کہاں ہوں بیٹا آجائو سامنے۔دیکھو ماما انتظار کر رہی ہیں ماما نے ناشتہ بنانا ہے۔"

اس کی بیٹی صبح صبح روز ایسے ہی چھپ جاتی ہے پھر اسے اپنی بیٹی کو ڈھونڈنا پڑتا۔لیلٰی کے تین بچے تھے ہادی کے علاوہ۔ایک عبداللہ دوسرا قاسم اور تیسرا ہادی پھر ایک بیٹی تھی۔

کمرے سے عالم نکلا اور اس کی گود میں اپنی گڑیا اٹھائی ہوئی تھی یعنی خدیجہ اپنی بیٹی۔

"دیکھو کب سے اسے ڈھونڈ رہی ہوں اور یہ تمہارے پاس ہے عالم۔"

"جان عالم کبھی آپ بھی کہہ کر بلا لیا کریں۔"

عالم نے لیلی کا گال پیار سے چھوا۔لیلی نے اپنی بیٹی کو گود میں اٹھایا اور ناشتہ بنانے لگی۔بیٹے تو صبح ہی سکول جا چکے تھے جبکہ بیٹی خدیجہ ابھی چھوٹی تھی تین سال کی۔

"تم بیٹھو ٹیبل پر میں کھانا لگا رہی ہوں عالم۔"

"لیلی یار تمہیں کچھ زیادہ ہی جلدی نہیں ہوتی مجھے بھیجنے کی۔"

گڑیا کو نیچے چھوڑ کر لیلی عالم کی طرف متوجہ کوئی۔

"تو تمہارا کیا خیال ہے سارا دن گھر بٹھا کر رکھوں تمہیں۔"

"ویسے آئیڈ یا برا نہیں ہے۔"

"شرم تو چھو کر نہیں گزری تمہیں میں کہتی ہوں کہ چار بچوں کے باپ ہو پھر بھی ایسا لگتا ہے ابھی بھی رومانس کے کیڑے تمہارے اندر موجود ہیں۔"

"میں تو تمہیں پہلے بتا تو کبھی بوڑھا نہیں ہو گا میں۔ ابھی ہماری عمر ہی کیا ہے جو تمہیں ہم دونوں کے بڑھاپے کی فکر پڑ گئی۔"

"عالم میں سوچ رہی ہوں ہم نے اچھا نہیں کیا ہادی کو اس کے باپ کے پاس بھیج کر۔"

"لیلی یہ غلط ہے جتنا حق ہمارا ہادی پر ہے اتنا ہی بہرام کا بھی۔ جو گزر گیا وہ ماضی تھا ۔ ہم۔ نے بہرام کو معاف کر دیا ہے۔ ہمارا حق نہیں بنتا کہ ہادی کو اس کے بابا سے دور رکھیں۔"

"عالم میں نہیں چاہتی کہ میرا بیٹا مجھ سے دور ہو۔"

"لیلی ایک بات یاد رکھو ہمارا بیٹا بہرام کا خون ہے۔ ایک نہ ایک دن تو اس کا خون جوش

مارے گا اس دن تم اسے اپنے پاس نہیں رکھ پاؤ گی تو بجائے پابندی کے اسے جانے تو اپنے باپ کے پاس۔"

"وہ شہر پڑھنے جائے گا تو تم نے ہی کہا ہے نہ عالم کہ وہ بہرام کے ساتھ رہ لے۔"

"بلکل بجائے کہیں اور رہنے کے اچھا ہے ہادی اپنے باپ کے پاس رہ لے۔ میرا یقین کرو ہم اپنے فیصلے پر نہیں پچھتائیں گے۔ باپ جتنا مرضی برا ہو ہوتا تو باپ ہی ہے نہ۔"

"مجھے تمہاری باتوں کی کبھی سمجھ نہیں آئی عالم۔ عالم ماما کب تک آئیں گی ہمارے پاس۔"

"جن ان کا دل کرے گا۔"

آج بھی گزرے ماضی کے رنگ لیلی کے رشتوں کے درمیاں تھے۔ شازل آج بھی لیلی سے بات نہیں کرتا تھا صرف ضرورت کے تحت۔ لیلی نے عالم کے ساتھ اپنی زندگی کی نئی شروعات تو کر دی تھی مگر ماضی کے کچھ اوراق ہمیشہ کے لیئے اس کی زندگی میں لکھ دیئے گئے تھے۔ خان کی بات بار بار اس کے کانوں میں گونجتی تھی کہ زندگی میں کچھ لمحوں کا حساب ہمیشہ دینا ہوتا ہے۔

لیلی آج ایک نامور وکیل تھی جس کے نام سے ہی لوگ مطمئن ہو جاتے تھے۔ مگر لیلی کی ایک غلطی نے اس کی زندگی میں بھی خالی بن کر دیا اور ہیر کی زندگی میں بھی۔

****

❤ ختم شدہ ❤

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین